روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAI RAABTA

صبح صادق	04:42
طلوع آفتاب	06:06
زوال آفتاب	12:43
غروب آفتاب	07:19

آج کی حدیث

رت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قسم ہے اللہ کی، اس شخص کا ایمان (کامل) نہیں ہے (آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہی فرمایا تو) صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ شخص کون ہے (جس کا ایمان کامل نہیں ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ شخص ہے جس کے پڑوسی اس کی برائیوں اور اس کے شر سے محفوظ و مامون نہ ہوں''۔(بخاری)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 191, Saturday- 11 July, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ شمارہ نمبر ۱۹۱ ہفتہ، ۱۱ر جولائی، ۲۰۲۶، ۲۵ محرم الحرام ۱۴۴۸ھ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸

اسرائیلی دعویٰ سے ایک نئی ہلچل شروع

کیا ایران امریکی صدر ٹرمپ کے قتل کی سازش تیار کر رہا ہے؟

اسرائیلی انٹیلی جنس نے امریکی حکام کو رواں ہفتہ ٹرمپ کے قتل کی سازش سے متعلق جانکاری فراہم کی، جس کے بعد امریکی سیکورٹی اداروں نے ممکنہ خطرات کے پیش نظر نگرانی مزید سخت کر دی ہے۔ امریکی اخبار 'وال اسٹریٹ جرنل' نے جمعہ کو اپنی ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ اسرائیل نے امریکہ کے ساتھ ایک اہم خفیہ اطلاع شیئر کی ہے۔ اس خفیہ اطلاع میں کہا گیا ہے کہ ایران امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو قتل کرنے کی مبینہ سازش تیار کر رہا ہے۔ اگر اس خفیہ اطلاع کی تصدیق ہو جاتی ہے تو یہ انکشاف ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی پہلے ہی انتہائی عروج پر ہے اور دونوں ممالک ایک دوسرے کے ٹھکانوں پر فضائی حملے کر رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اسرائیلی انٹیلی جنس نے امریکی حکام کو رواں ہفتہ یہ اطلاع فراہم کی، جس کے بعد امریکی سیکورٹی اور انٹیلی جنس اداروں نے ممکنہ خطرات کے پیش نظر اپنی نگرانی مزید سخت کر دی ہے۔ تاہم اب تک نہ تو امریکی حکومت اور نہ ہی اسرائیلی حکام کی جانب سے اس دعوے کی باضابطہ تصدیق کی گئی ہے، جبکہ ایران کی طرف سے بھی اس معاملے پر کوئی سرکاری ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ دوسری طرف امریکی نشریاتی ادارہ 'سی این این' نے بھی 'وال اسٹریٹ جرنل' کی رپورٹ کی تصدیق کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ اسرائیل کی جانب سے امریکہ کو ایسی خفیہ معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ سی این این کے مطابق امریکی انٹیلی جنس ادارے اس ممکنہ خطرے کو سنجیدگی سے لے رہے ہیں اور اس حوالے سے مسلسل صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ایران کی اسلامی انقلابی گارڈ کور (آئی آر جی سی) کی قدس فورس کے سابق کمانڈر قاسم سلیمانی کی ہلاکت کے بعد سے ایران کے بعض حلقے انتقامی کارروائی کی بات کرتے رہے ہیں۔ قاسم سلیمانی جنوری 2020 میں عراق کے شہر بغداد کے قریب ایک امریکی ڈرون حملے میں مارے گئے تھے۔ اس وقت امریکہ میں ڈونالڈ ٹرمپ کی پہلی صدارتی مدت جاری تھی اور اسی حملے کا حکم ٹرمپ نے دیا تھا۔ اسی وجہ سے ایران کی اسلامی انقلابی گارڈ کور قاسم سلیمانی کی ہلاکت کا ذمہ دار ڈونالڈ ٹرمپ کو قرار دیتی ہے۔ 'وال اسٹریٹ جرنل' کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی انٹیلی جنس کا خیال ہے کہ ایران اب بھی قاسم سلیمانی کی ہلاکت کا بدلہ لینے کی کوشش کر سکتا ہے۔ تاہم رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ امریکی حکام اس امکان پر بھی غور کر رہے ہیں کہ اسرائیلی انٹیلی جنس کی جانب سے اس نوعیت کی اطلاعات امریکہ کی ایران سے متعلق پالیسی اور ڈونالڈ ٹرمپ کے فیصلوں کو متاثر کرنے کے مقصد سے بھی پیش کی جا سکتی ہیں۔ بہرحال، ماہرین کا کہنا ہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان جاری کشیدگی کے باعث ایسی اطلاعات خطے کی صورتحال کو مزید حساس بنا سکتی ہیں۔ اگرچہ اس مبینہ سازش کے حوالے سے ابھی تک کوئی آزاد یا باضابطہ ثبوت عوام کے سامنے نہیں آیا، تاہم امریکی سیکورٹی ادارے کسی بھی ممکنہ خطرے کو نظر انداز نہیں کر رہے۔ دوسری جانب امریکہ اور ایران کے درمیان جاری فوجی اور سفارتی کشیدگی کے سبب مشرق وسطیٰ کی صورتحال مسلسل غیر یقینی بنی ہوئی ہے۔ ایسے میں اسرائیل کی جانب سے فراہم کی گئی اس مبینہ خفیہ اطلاع نے عالمی سطح پر نئی تشویش پیدا کر دی ہے۔ مبصرین کی نظریں اب اس بات پر مرکوز ہیں کہ امریکہ، اسرائیل یا ایران اس معاملے پر مزید کوئی سرکاری موقف یا ثبوت پیش کرتے ہیں یا نہیں۔

رام مندر چندہ تنازعہ: آزادانہ تفتیش کی عرضیاں سپریم کورٹ میں سماعت کیلئے منظور، ۱۳ر جولائی کی تاریخ مقرر

سپریم کورٹ نے رام جنم بھومی ٹرسٹ میں مبینہ مالی بے ضابطگیوں اور چندے کے انتظام سے متعلق آزادانہ تفتیش کی عرضیوں کو سماعت کے لیے منظور کرتے ہوئے 13 جولائی کی تاریخ مقرر کر دی ہے۔ سپریم کورٹ نے ایودھیا کے شری رام جنم بھومی تیرتھ کشیتر ٹرسٹ سے متعلق مبینہ مالی بے ضابطگیوں اور چندے کے انتظام میں بے قاعدگیوں کے الزامات پر دائر متعدد عرضیوں کو سماعت کے لیے منظور کرتے ہوئے 13 جولائی کی تاریخ مقرر کر دی ہے۔ ان عرضیوں پر چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت کی سربراہی میں قائم بنچ سماعت کرے گی، جس میں جسٹس جوئے مالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا بھی شامل ہیں۔ عرضیوں میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ مندر میں موصول ہونے والے چندے اور عطیات کے انتظام میں مالی بے ضابطگیوں کے شواہد سامنے آئے ہیں، اس لیے پورے معاملے کی آزادانہ اور غیر جانبدارانہ جانچ کرائی جائے۔ عرضی گزاروں نے عدالت سے مطالبہ کیا ہے کہ معاملے کی تفتیش مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) کے سپرد کی جائے، خصوصی تحقیقاتی ٹیم تشکیل دی جائے اور ٹرسٹ کے مالی معاملات کا جائزہ لینے کے لیے آزاد ماہرین پر مشتمل کمیٹی قائم کی جائے۔ سپریم کورٹ اس سے قبل تعطیلات کے دوران ان عرضیوں کو فوری سماعت کے لیے فہرست بند کرنے کی درخواست مسترد کر چکی تھی۔ اسی نوعیت کی بعض عرضیاں الہ آباد ہائی کورٹ میں بھی زیر سماعت ہیں۔ دوسری جانب ریاستی حکومت کی جانب سے قائم خصوصی تحقیقاتی ٹیم کی جانچ کے بعد اتر پردیش پولیس اس معاملے میں مقدمہ درج کر چکی ہے اور اب تک آٹھ افراد کو حراست میں لیا جا چکا ہے۔ ایک عرضی نریندر کمار گوسوامی کی جانب سے دائر کی گئی ہے، جس میں شری رام جنم بھومی تیرتھ کشیتر ٹرسٹ کے مالی ریکارڈ کی مرکزی تفتیشی بیورو سے جانچ کرانے اور ٹرسٹ کے کھاتوں کا آڈٹ کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل سے کرانے کی درخواست کی گئی ہے۔ دوسری عرضی اجے کمار رائے اور دنیش کمار یادو نے دائر کی ہے، جس میں بھی مبینہ مالی بے ضابطگیوں کی جانچ مرکزی تفتیشی بیورو سے کرانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ تیسری عرضی راشٹریہ جنتا دل کے رکن پارلیمان سدھاکر سنگھ کی جانب سے دائر کی گئی ہے۔ اس میں سپریم کورٹ کی نگرانی میں مرکزی تفتیشی بیورو سے جانچ، ٹرسٹ کے تمام مالی ریکارڈ کا فارنسک آڈٹ اور مالی دستاویزات، ڈیجیٹل لیجر، متحدہ ادائیگی نظام کے لین دین کے ریکارڈ اور بینک گوشواروں کو محفوظ رکھنے کی ہدایت جاری کرنے کی اپیل کی گئی ہے تاکہ کسی بھی ممکنہ چھیڑ چھاڑ کو روکا جا سکے۔ عرضیوں میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ جانچ مکمل ہونے تک ٹرسٹ کسی بھی بڑے مالی فیصلے، اہم معاہدے، سرمایہ کاری یا جائیداد سے متعلق فیصلہ مجوزہ نگرانی کمیٹی کی منظوری کے بغیر نہ کرے۔ اس کے علاوہ ٹرسٹ کو اپنے قیام سے اب تک موصول ہونے والے تمام چندوں اور عطیات کی مکمل تفصیلات عوام کے سامنے پیش کرنے کی بھی درخواست کی گئی ہے۔

رام مندر کا چندہ گنتی کرنے میں مصروف ۲۰ر سے زائد ملازمین کا اچانک استعفیٰ

بتایا جارہا ہے کہ چندہ اور نذرانہ کی گنتی کیلئے عملہ کی کمی کے باعث اب صرف ایک ہی شفٹ مقرر کی گئی ہے

رام مندر میں چندہ اور نذرانہ کی گنتی پر مامور 20 سے زائد ملازمین نے اجتماعی طور پر کام چھوڑ دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان پر کام کا بوجھ تو بڑھا دیا گیا، لیکن اس کے مطابق ادائیگی نہیں کی گئی۔ اسی بات پر ناراض ہو کر ان تمام ملازمین نے بڑے پیمانے پر استعفیٰ دے دیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب چندہ کی گنتی پہلے کی طرح 2 شفٹوں کی جگہ صرف ایک ہی شفٹ میں ہو سکے گی۔ پہلے صبح 8 بجے سے دوپہر 2 بجے تک اور دوپہر 2 بجے سے رات 8 بجے تک 2 شفٹوں میں نذرانے کی گنتی کی جاتی تھی۔ بتایا جارہا ہے کہ چندہ اور نذرانہ کی گنتی کے لیے عملہ کی کمی کے باعث اب صرف ایک ہی شفٹ مقرر کی گئی ہے، جس کا وقت صبح 10 بجے سے شام 5 بجے تک رکھا گیا ہے۔ کئی ملازمین کے استعفوں کے بعد دوسری شفٹ اور پہلی شفٹ کے باقی ماندہ ملازمین کو ایک ہی ٹیم میں ضم کر دیا گیا ہے۔ اس طرح اب ٹیم میں صرف 15 سے 16 افراد رہ جائیں گے۔ جب تک نئے افراد ٹیم میں شامل نہیں ہوتے، یہی انتظام برقرار رہے گا۔ اس دوران باقی ماندہ ملازمین پر کام کا بوجھ بھی بڑھ جائے گا۔ ذرائع کے مطابق، آج سے دوسری شفٹ میں کام کرنے والے ملازمین کو بھی صبح 10 بجے ہی طلب کیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ رام مندر میں نذرانے کی چوری کا معاملہ اس وقت سرخیوں میں ہے اور اس معاملے میں ایس آئی ٹی جیسے جیسے اپنی تحقیقات کا دائرہ وسیع کر رہی ہے، ویسے ویسے حیران کرنے والے انکشافات سامنے آرہے ہیں۔ ایس آئی ٹی کے مطابق ملزمین چوری شدہ نذرانے کی رقم کا ایک حصہ شیئر بازار میں سرمایہ کاری کر کے منافع کمانے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ اس کے علاوہ کچھ رقم وہ لوگوں کو سود پر قرض بھی دیتے تھے۔ پولیس اب اس پہلو سے بھی ملزمین کے جاننے والوں کے بینک اکاؤنٹس کی جانچ کر رہی ہے۔ ایس آئی ٹی نے اپنی تحقیقات میں پایا ہے کہ 2 اہم عہدیداروں، جن میں ٹرسٹ کے سابق رکن انل مشرا اور کاؤنٹنگ انچارج سبھاش شریواستو شامل ہیں، نذرانے کے انتظام میں نہایت اہم کردار ادا کرتے تھے۔ تحقیقات کے مطابق، ان دونوں نے حفاظتی ضابطوں پر مؤثر طریقے سے عمل درآمد نہیں کرایا، جس کے باعث مندر میں آنے والے نذرانے کی چوری اور خرد برد ممکن ہو سکی۔

مشہور اداکار راجپال یادو کو ۳ر ماہ کی جیل

چیک باؤنس کیس میں دہلی ہائی کورٹ نے سنائی سزا، 7.35 کروڑ کا جرمانہ بھی عائد

بالی ووڈ کے مشہور اداکار راج پال یادو کو چیک باؤنس کے معاملے میں ایک بار پھر جیل جانا ہوگا۔ دہلی ہائی کورٹ نے انہیں 3 ماہ قید کی سزا سنائی ہے۔ اس کے ساتھ عدالت نے ان پر بھاری جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔ جمعہ (10 جولائی) کو دہلی ہائی کورٹ میں اس معاملے کی سماعت ہوئی، جہاں عدالت نے نچلی عدالت کے فیصلے کو برقرار رکھتے ہوئے راج پال یادو کی سزا کو برقرار رکھا۔ ہائی کورٹ نے چیک باؤنس کے تمام 7 مقدمات میں راج پال یادو کو 3-3 ماہ کی سادہ قید کی سزا سنائی ہے۔ تاہم عدالت نے حکم دیا کہ تمام سزائیں ایک ساتھ چلیں گی، اس لیے انہیں مجموعی طور پر صرف 3 ماہ کی سزا ہی کاٹنی ہوگی۔ جسٹس سورن کانتا شرما کی بنچ نے راج پال یادو کی جانب سے نچلی عدالت کے فیصلے کے خلاف داخل درخواستیں مسترد کرتے ہوئے سزا برقرار رکھی۔ انہوں نے کہا کہ راج پال یادو کو عدالت میں دیے گئے اپنے تحریری عہد (انڈرٹیکنگ) پر عمل کرنے کے لیے کئی مواقع فراہم کیے گئے، لیکن بار بار موقع ملنے کے باوجود انہوں نے اس کی پابندی نہیں کی۔ عدالت نے 3 ماہ قید کی سزا کے ساتھ ہی ہر مقدمہ میں 1.05 کروڑ روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔ اس طرح ساتوں مقدمات میں مجموعی جرمانہ 7.35 کروڑ روپے بنتا ہے۔ عدالتی حکم کے مطابق ہر مقدمے میں ایک کروڑ 4 لاکھ 75 ہزار روپے شکایت کنندہ کو جبکہ 25 ہزار روپے ریاست کو ادا کیے جائیں گے۔ قابل ذکر ہے کہ راج پال یادو نے 2010 میں 'اتہ پتہ لاپتہ' کے نام سے ایک فلم بنائی تھی۔ اس فلم کے لیے انہوں نے 5 کروڑ روپے کا قرض لیا تھا۔ تاہم راجپال یادو کا کہنا تھا کہ یہ قرض نہیں بلکہ سرمایہ کاری تھی۔ وہ یہ رقم واپس ادا نہ کر سکے، جس کے بعد واجب الادا رقم بڑھ کر 9 کروڑ روپے ہو گئی۔ اسی معاملے میں انہوں نے 5 فروری 2026 کو تہاڑ جیل میں خود سپردگی کی تھی۔ اس مشکل وقت میں سونو سود سمیت کئی اداکاروں نے ان کی مدد کی تھی۔ راج پال یادو نے ایک موقع پر کہا تھا کہ ''آنے والے برسوں میں میرے پاس برانڈنگ کے لیے 1200 کروڑ روپے کا کام ہے۔ میرے پاس 4 معاہدے ہیں، جن میں فلمیں شامل نہیں ہیں۔ کوئی پروجیکٹ 200 کروڑ روپے کا ہے، کوئی 2000 کروڑ روپے کا۔ ان میں کچھ میری فیس ہے اور کچھ پروجیکٹس میں میرا شیئر ہے۔ اس کے علاوہ میری 10 فلمیں بھی لائن میں ہیں۔'' تہاڑ جیل سے رہائی کے بعد راج پال یادو نے کہا تھا کہ ''میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں پیسوں سے گھرا ہوا ہوں۔''

عراقی حکومت کا ملک میں کرپشن کے خلاف اعلان جنگ

بغداد: (ایجنسیز) عراقی وزیر اعظم محمد شیعہ السوڈانی نے کہا ہے کہ ملک میں بدعنوانیوں کیخلاف اعلان جنگ کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی حکومت ملک میں کرپشن سے نمٹنے کے لیے پرعزم ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق عراقی وزیر اعظم نے کہا کہ عوامی رقوم کی حفاظت کے لیے کوئی سرخ لکیر نہیں ہے۔ بدعنوانی کے مقدمات میں ملوث ثابت ہونے والے کسی کے لیے بھی کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی، چاہے اس کا عہدہ یا اثر و رسوخ کچھ بھی ہو۔ دیانتداری اور نگرانی کے معاملات کا جائزہ لینے والی ایک میٹنگ کے دوران، السوڈانی نے وضاحت کی کہ ریاست بلا امتیاز قانون کو سب پر لاگو کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ بدعنوانی کا مقابلہ کرنا قومی ترجیح ہے جو براہ راست ملکی وسائل کے تحفظ اور اپنے اداروں پر شہریوں کا اعتماد بحال کرنے سے منسلک ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نگران اور عدالتی ادارے مالی ضیاع اور انتظامی بدعنوانی کے مقدمات میں ملوث افراد کے تعاقب میں اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس بات کی بھی تصدیق کی کہ حکومت کسی بھی ایسی خلاف ورزی کو برداشت نہیں کرے گی جس سے عوامی فنڈز کو نقصان پہنچے یا اصلاحات اور ترقی کی کوششوں میں رکاوٹ پیدا ہو۔ عراقی وزیر اعظم نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ مرحلے میں شفافیت اور جوابدہی کے اصولوں کو مضبوط کرنے، چوری شدہ رقوم کی وصولی کے طریقہ کار کو تیز کرنے اور تمام ملوث افراد کو جوابدہ کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس سے قانون کی حکمرانی کو مستحکم کرنے اور انصاف کے حصول میں مدد ملتی ہے۔ عراقی حکومت نے ملک میں وسیع پیمانے پر پھیلی بدعنوانی (کرپشن) کے خلاف باقاعدہ اعلانِ جنگ کر دیا ہے۔ وزیر اعظم محمد شیعہ السوڈانی کا کہنا ہے کہ عوامی رقوم اور ملکی وسائل کے تحفظ کے لیے کوئی سرخ لکیر نہیں ہے اور کرپشن میں ملوث کسی بھی شخص کو رعایت نہیں دی جائے گی، چاہے اس کا عہدہ یا اثر و رسوخ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔ عراقی سیکیورٹی فورسز نے بغداد کے انتہائی محفوظ علاقے گرین زون میں ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کے ساتھ داخل ہو کر بدعنوانی میں ملوث متعدد سیاست دانوں کے گھروں پر چھاپے مارے ہیں۔

ایودھیا: مجوزہ مسجد منصوبہ مسلم برادری کی عدم دلچسپی کی وجہ سے محدود کر دیا گیا

اب فاؤنڈیشن نے اسپتال اور لائبریری کے بجائے صرف ایک چھوٹی مسجد تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ایودھیا تنازع کے سپریم کورٹ فیصلے کے تحت تعمیر ہونے والی مجوزہ مسجد کا منصوبہ مالی وسائل کی کمی اور مسلم برادری کی عدم دلچسپی کے باعث نمایاں طور پر محدود کر دیا گیا ہے۔ اب فاؤنڈیشن نے اسپتال اور لائبریری کے بجائے صرف ایک چھوٹی مسجد تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایودھیا تنازع پر سپریم کورٹ کے تاریخی فیصلے کے تحت تجویز کردہ مسجد منصوبہ اب اپنی اصل منصوبہ بندی کے مقابلے میں بہت چھوٹا کر دیا گیا ہے، کیونکہ مسلم برادری کی جانب سے اس منصوبے کی مالی معاونت میں خاطر خواہ دلچسپی نہیں دکھائی گئی۔ یہ بات منصوبے کے ذمہ دار عہدیداروں نے بدھ کو بتائی۔ اتر پردیش کے شہر ایودھیا کئی دہائیوں سے ہندوستان کے مذہبی تنازعات کا مرکز رہا ہے۔ ۱۹۹۲ء میں یہ شہر اس وقت عالمی توجہ کا مرکز بن گیا تھا جب ایک ہندو ہجوم نے ۱۶ویں صدی کی بابری مسجد کو شہید کر دیا، جس کے بعد ملک بھر میں فسادات پھوٹ پڑے تھے جن میں تقریباً ۲ر ہزار افراد ہلاک ہوئے، جن کی اکثریت مسلمانوں کی تھی۔ ۲۰۱۹ء میں ہندوستان کی سپریم کورٹ نے متنازع مقام ہندو فریق کے حوالے کرتے ہوئے ریاستی حکومت کو ہدایت دی تھی کہ وہ مسلمانوں کو مسجد کی تعمیر کیلئے زمین فراہم کرے، جبکہ مسجدی کمپلیکس کی تعمیر کے اخراجات مسلم برادری کے عطیات سے پورے کئے جائیں۔ اسی مقصد کیلئے انڈو اسلامک کلچرل فاؤنڈیشن (IICF) قائم کی گئی تھی مگر فاؤنڈیشن کے عہدیداروں کا کہنا ہے کہ عطیات توقعات سے بہت کم ملنے کی وجہ سے پانچ ایکڑ اراضی پر مجوزہ بڑے منصوبے کو ترک کر دیا گیا ہے۔ ابتدائی منصوبے کے مطابق اس مقام پر ایک مسجد، ۳۰۰ر بستروں پر مشتمل جدید کثیر الخصوصی اسپتال اور ایک لائبریری تعمیر کی جانی تھی۔ فاؤنڈیشن کے چیئرمین ظفر احمد فاروقی نے اس کی وجہ مالی وسائل کی کمی کو قرار دیتے ہوئے کہا، ''مسلم برادری کی جانب سے واضح طور پر دلچسپی کا فقدان ہے اور جو عطیات موصول ہوئے ہیں وہ ناکافی ہیں۔ اب ہم پہلے سے کہیں چھوٹی مسجد تعمیر کرنے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔'' دوسری جانب مسجد کا منصوبہ تعطل کا شکار ہے، جبکہ حکمراں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے اپنے اہم انتخابی وعدوں میں شامل عظیم الشان رام مندر کی تعمیر مکمل کر لی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ۲۰۲۴ء کے عام انتخابات سے چند ماہ قبل اس مندر کا باضابطہ افتتاح کیا تھا۔ فاؤنڈیشن کے سکریٹری اطہر حسین نے بتایا کہ اب ایک ''چھوٹی مسجد'' تعمیر کرنے کا منصوبہ ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

وینزویلا میں زلزلے سے ہلاکتوں کی تعداد ہوئی 3889، عالمی امداد اور راحتی کارروائیاں جاری

وینزویلا میں 24 جون کے تباہ کن زلزلے کے بعد ہلاکتوں کی تعداد 3889 ہوگئی اور 16740 افراد زخمی ہیں۔ ہزاروں افراد بے گھر ہیں جبکہ 28 ممالک کی انسانی امداد متاثرین تک پہنچائی جا رہی ہے۔ کاراکاس: وینزویلا میں 24 جون کو آنے والے تباہ کن زلزلے کے بعد ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 3889 ہو گئی ہے، جبکہ 16740 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ وینزویلا کی قومی اسمبلی کے صدر جارج روڈریگیز نے تازہ اعداد و شمار جاری کرتے ہوئے بتایا کہ قدرتی آفت کے بعد ملک میں امدادی اور بچاؤ کی کارروائیاں مسلسل جاری ہیں اور حکومت متاثرہ شہریوں کی ہر ممکن مدد کر رہی ہے۔ جارج روڈریگیز نے سماجی رابطے کے ایک پلیٹ فارم پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ زلزلے کے باعث اب تک 17,907 افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 6462 افراد کو مختلف علاقوں سے بحفاظت نکال لیا گیا ہے، جبکہ ہزاروں متاثرین عارضی امدادی مراکز میں رہائش پذیر ہیں۔ اطلاعات کے مطابق زلزلے کے بعد اب تک 1142 آفٹر شاکس ریکارڈ کیے جا چکے ہیں، جس کے باعث متاثرہ علاقوں میں خوف و ہراس کی فضا برقرار ہے اور امدادی سرگرمیوں میں بھی مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ ادھر وینزویلا کی قائم مقام صدر ڈیلسی روڈریگیز نے حالیہ زلزلے سے متاثرہ افراد کی مدد کے لیے 28 ممالک کی جانب سے فراہم کی جانے والی انسانی امداد پر اظہار تشکر کیا ہے۔ انہوں نے کاراکاس میں قائم ایک مرکزی امدادی مرکز کا دورہ کیا، جہاں دو ہزار ٹن سے زائد بین الاقوامی امدادی سامان کو ترتیب دے کر عارضی امدادی کیمپوں میں بھیجنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ ڈیلسی روڈریگیز نے کہا کہ وینزویلا ان تمام ممالک، عوام اور حکومتوں کا بے حد شکر گزار ہے جنہوں نے اس مشکل وقت میں مدد کا ہاتھ بڑھایا۔ انہوں نے کہا کہ ہر امداد فراہم کرنے والا ملک یہ دیکھ سکے گا کہ اس کی بھیجی گئی امداد کس طرح متاثرین تک پہنچائی جا رہی ہے تاکہ شفافیت برقرار رہے اور متاثرہ افراد کو حقیقی فائدہ حاصل ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس المناک سانحے پر عالمی برادری کے بھرپور تعاون نے وینزویلا کو یہ احساس دلایا ہے کہ وہ اس آزمائش میں تنہا نہیں ہے۔ ان کے مطابق اب سب سے اہم مرحلہ متاثرہ علاقوں کی بحالی، تباہ شدہ انفراسٹرکچر کی تعمیر نو اور متاثرہ خاندانوں کی معمول کی زندگی کی طرف واپسی کو یقینی بنانا ہے۔ قبل ازیں جاری ہونے والی ایک سرکاری رپورٹ میں بے گھر افراد کی تعداد 17,345 بتائی گئی تھی، تاہم تازہ ترین اعداد و شمار میں اس میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ حکومت نے متاثرین کی رہائش، خوراک، طبی سہولتوں اور دیگر بنیادی ضروریات کی فراہمی کے لیے متعدد عارضی امدادی کیمپ قائم کیے ہیں۔ واضح رہے کہ قائم مقام صدر ڈیلسی روڈریگیز گزشتہ ہفتے زلزلے کے متاثرین کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے سات روزہ قومی سوگ کا اعلان بھی کر چکی ہیں۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ حکومت اس المناک سانحے سے متاثر ہونے والے تمام خاندانوں کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کی حفاظت، بحالی اور ہر ممکن تعاون کا عزم دہراتی ہے۔

کلکتہ ہائی کورٹ کی ابھیشیک بنرجی کو تنبیہ، 'آواز کا نمونہ نہ دیا تو عدالتی تحفظ ختم ہوسکتا ہے'

کلکتہ ہائی کورٹ نے ترنمول کانگریس کے جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی کو ۱۵ر جولائی تک عدالت میں پیش ہوکر اپنی آواز کا نمونہ دینے کا حکم دیا ہے۔ بصورت دیگر گرفتاری سے حاصل عبوری تحفظ واپس لیا جاسکتا ہے

کولکاتا: کلکتہ ہائی کورٹ نے ترنمول کانگریس کے جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی کو سخت تنبیہ کرتے ہوئے ہدایت دی ہے کہ وہ 15 جولائی کو دوپہر دو بجے تک بیدھان نگر عدالت میں پیش ہو کر مغربی بنگال پولیس کے محکمہ جرائم کی تفتیش کے افسران کو اپنی آواز کا نمونہ فراہم کریں۔ عدالت نے واضح کیا ہے کہ اگر وہ مقررہ وقت تک اس حکم پر عمل نہیں کرتے تو انہیں گرفتاری سمیت پولیس کی کارروائی سے حاصل عبوری عدالتی تحفظ واپس لیا جا سکتا ہے۔ جسٹس سوگت بھٹاچاریہ کی واحد بنچ نے اپنے حکم میں کہا کہ ابھیشیک بنرجی کو عدالتی مجسٹریٹ اور فارنسک ماہرین کی موجودگی میں آواز کا نمونہ دینا ہوگا۔ عدالت نے یہ بھی عندیہ دیا کہ حکم کی خلاف ورزی کی صورت میں صرف عبوری تحفظ ہی ختم نہیں ہوگا بلکہ ان پر مالی جرمانہ بھی عائد کیا جا سکتا ہے۔ یہ معاملہ حالیہ مغربی بنگال اسمبلی انتخابات سے قبل ایک انتخابی جلسے میں دیے گئے مبینہ اشتعال انگیز بیان سے متعلق ہے۔ ابھیشیک بنرجی پر الزام ہے کہ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران تشدد پر اکسانے اور مرکزی وزیر داخلہ کو دھمکی دینے جیسے بیانات دیے تھے، جن کی تفتیش کے سلسلے میں ان کی آواز کا نمونہ درکار ہے۔ عدالت نے اس بات پر بھی سخت ناراضی ظاہر کی کہ ابھیشیک بنرجی پہلے بھی دو مرتبہ عدالت میں حاضر ہو کر آواز کا نمونہ دینے سے گریز کر چکے ہیں۔ آٹھ جولائی کو بھی وہ بیدھان نگر عدالت میں مقررہ وقت پر حاضر نہیں ہوئے تھے، حالانکہ عدالت نے ایک دن پہلے ہی انہیں پیش ہونے کا مشورہ دیا تھا۔ اس موقع پر محکمہ جرائم کی تفتیش کے افسران تقریباً دو گھنٹے تک عدالت میں ان کا انتظار کرتے رہے۔ ابھیشیک بنرجی نے عدالت سے درخواست کی تھی کہ انہیں آواز کا نمونہ دینے کے لیے ذاتی طور پر بیدھان نگر عدالت میں حاضر ہونے سے استثنا دیا جائے، تاہم جمعہ کو اس درخواست کی سماعت کے دوران عدالت نے سخت موقف اختیار کرتے ہوئے ان کی استدعا مسترد کر دی اور واضح الفاظ میں آخری مہلت دے دی۔ سماعت کے دوران ابھیشیک بنرجی کے وکیل نے عدالت کو یقین دلایا کہ ان کے مؤکل عدالتی حکم کی مکمل پابندی کریں گے اور مقررہ تاریخ اور وقت پر عدالت میں حاضر ہو کر اپنی آواز کا نمونہ فراہم کریں گے۔ وکیل نے عدالت سے یہ بھی درخواست کی کہ پیشی کے دوران ان کے مؤکل کو کسی قسم کی جسمانی ہراسانی یا غیر ضروری پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس پر جسٹس سوگت بھٹاچاریہ نے مغربی بنگال پولیس کو ہدایت دی کہ جس دن ابھیشیک بنرجی عدالت میں پیش ہوں، اس روز ان کی مناسب سکیورٹی کو یقینی بنایا جائے تاکہ عدالتی کارروائی پُرامن طریقے سے مکمل ہو سکے۔ عدالت نے واضح کیا کہ عدالتی احکامات پر عمل درآمد ہر شہری کی ذمہ داری ہے اور اس معاملے میں مزید تاخیر یا عدم تعاون کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

سنجے راؤت کا اسکول کٹ خریداری میں ۴۰۰ رکروڑ کے گھوٹالے کا الزام

وزیراعلیٰ سے تحقیقات کا مطالبہ، شیوسینا (یو بی ٹی) کے رہنما سنجے راؤت نے پمپری چنچواڑ میونسپل کارپوریشن میں اسکول کٹ خریداری میں ۴۰۰ رکروڑ روپے کے گھوٹالے کا الزام لگاتے ہوئے وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس سے فوری تحقیقات کا مطالبہ کیا

ممبئی: شیوسینا (یو بی ٹی) کے رہنما اور راجیہ سبھا رکن سنجے راؤت نے مہاراشٹر کے پمپری چنچواڑ میونسپل کارپوریشن میں اسکول کِٹ کی خریداری کے معاملے میں 400 کروڑ روپے کے گھوٹالے کا الزام عائد کرتے ہوئے وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس سے فوری تحقیقات کرانے اور قصوروار افراد کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ سنجے راؤت نے آج 9 جولائی 2026 کو وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس کو لکھے گئے ایک سرکاری مکتوب میں دعویٰ کیا کہ طلبہ کے لیے یونیفارم، سویٹر، موزے، برساتی اور اسکول بیگ کی خریداری کے دوران ریاستی قوانین کے مطابق لازمی ای ٹینڈرنگ پر عمل نہیں کیا گیا، بلکہ سپریم کورٹ کی ہدایات کو بھی نظرانداز کیا گیا۔ انہوں نے اس معاملے میں ایک سینئر کابینہ وزیر اور میونسپل کارپوریشن کے بعض افسران کے کردار کی جانچ کا مطالبہ کیا۔ مکتوب کے مطابق پمپری چنچواڑ کے متعدد مقامی عوامی نمائندوں نے سنجے راؤت سے ملاقات کرکے سرکاری اسکولوں کے طلبہ کے لیے اسکول کِٹ کی خریداری میں بے ضابطگیوں سے آگاہ کیا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ ریاستی ضابطوں کے مطابق تین لاکھ روپے سے زائد کی ہر سرکاری خریداری ای ٹینڈرنگ کے ذریعے ہونی چاہیے، لیکن اس کے باوجود سولاپور کی جگدمبا ریڈی میڈ ڈریسز کوآپریٹو سوسائٹی کو بغیر کسی مسابقتی بولی کے براہ راست کروڑوں روپے کا ٹھیکہ دے دیا گیا۔ سنجے راؤت نے مزید الزام لگایا کہ یہ معاملہ پہلے سپریم کورٹ تک بھی پہنچ چکا تھا، جہاں اسکول کِٹ کی قیمت 239 روپے فی یونٹ مقرر کی گئی تھی، لیکن پمپری چنچواڑ میونسپل کارپوریشن نے مبینہ طور پر 814 روپے فی یونٹ کی شرح سے خریداری کا معاہدہ کیا۔ ان کے مطابق اس سے ہر کِٹ پر 575 روپے کا اضافی بوجھ سرکاری خزانے پر پڑا، جس کے نتیجے میں مجموعی مالی نقصان تقریباً 400 کروڑ روپے تک پہنچ گیا۔ انہوں نے اپنے مکتوب میں یہ بھی دعویٰ کیا کہ ریاستی کابینہ کے ایک سینئر وزیر نے متعلقہ فرم کو بغیر ٹینڈر کے ٹھیکہ دلوانے کے لیے میونسپل کمشنر پر سیاسی دباؤ ڈالا۔ سنجے راؤت نے وزیراعظم نریندر مودی کے بدعنوانی مخالف نعرے ''نہ کھاؤں گا، نہ کھانے دوں گا'' کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اگر ایسے معاملات میں کارروائی نہ ہوئی تو بدعنوانی کے خلاف حکومت کے دعوے سوالوں کے گھیرے میں آجائیں گے۔ سنجے راؤت نے الزام عائد کیا کہ یہ دباؤ عوامی مفاد کے بجائے مالی فائدہ حاصل کرنے کے لیے ڈالا گیا اور اس معاملے میں 50 سے 55 کروڑ روپے کی خطیر رقم بعض متعلقہ افراد تک پہنچنے کا شبہ ہے۔ انہوں نے بچوں کے لیے تعلیمی سامان کی خریداری میں مبینہ بدعنوانی کو انتہائی افسوسناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے عوام کے ٹیکس کا پیسہ ضائع ہوا اور تعلیمی نظام کی شفافیت پر بھی سوالات کھڑے ہوئے ہیں۔ اپنے مکتوب کے اختتام پر سنجے راؤت نے وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس سے مطالبہ کیا کہ اس پورے معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں، مبینہ طور پر ملوث وزیر اور افسران کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور ان کے بقول وزیراعلیٰ دفتر کو فراہم کیے گئے تمام دستاویزی شواہد کی بنیاد پر حقیقت عوام کے سامنے لائی جائے۔

مالیگاؤں: غیر قانونی اسلحہ کے خلاف پولیس کا بڑا کریک ڈاؤن

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں شہر میں جرائم، غیر قانونی اسلحہ اور جرائم پیشہ عناصر کے خلاف پولیس نے سخت اور فیصلہ کن مہم چھیڑ دی ہے۔ پوارواڑی اور قلعہ پولیس اسٹیشن کی الگ الگ کارروائیوں میں مجموعی طور پر تین دیسی ساختہ پستول، دو تلواریں اور متعدد لائیو کارتوس برآمد کرتے ہوئے پانچ ملزمان کو گرفتار کرلیا گیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ابتدائی کارروائی کے بعد تفتیش کا دائرہ وسیع کردیا گیا ہے اور اسلحہ سپلائی کرنے والے نیٹ ورک، اس کے ذرائع اور اس سے وابستہ دیگر افراد تک پہنچنے کی کوششیں تیز کردی گئی ہیں۔ حکام کے مطابق آئندہ چند دنوں میں اہم انکشافات سامنے آنے کا امکان ہے۔ تفصیلات کے مطابق قلعہ پولیس خفیہ اطلاع پر فوری کارروائی کرتے ہوئے دیدہ کالونی، گلی نمبر 4 سے محمد عرفان محمد اسماعیل ساکن نیا اسلام پورہ کو ایک دیسی ساختہ پستول اور لائیو کارتوس سمیت گرفتار کرلیا۔ پولیس کے مطابق برآمد شدہ اسلحہ کی مالیت تقریباً 25 ہزار روپے ہے۔ ملزم کے خلاف آرمز ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کرکے اس سے پوچھ گچھ شروع کردی گئی ہے تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ اسلحہ کہاں سے حاصل کیا گیا اور اس کا استعمال کس مقصد کے لیے کیا جانا تھا۔ اسی روز قلعہ پولیس نے ایک اور کامیاب کارروائی انجام دیتے ہوئے گرنا گراؤنڈ کے قریب حسنین کریمین مسجد کے پاس سے فیصل ابراہیم تمبولی (26 سال، ساکن گلشن یاسین، مالیگاؤں) کو دو تلواروں سمیت گرفتار کیا۔ پولیس کے مطابق ملزم بغیر کسی قانونی اجازت کے خطرناک ہتھیار اپنے قبضے میں رکھے ہوئے تھا۔ دونوں تلواروں کی مجموعی مالیت تقریباً 3 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ اس سلسلے میں مقدمہ نمبر 124 / 2026 آرمز ایکٹ کے تحت درج کرکے مزید تحقیقات جاری ہیں۔ دوسری جانب پوارواڑی پولیس نے بھی جرائم پیشہ عناصر کے خلاف مؤثر کارروائی کرتے ہوئے حفظ الرحمن، نواز اشرف، محمد ریحان اور ایک دیگر ملزم کو گرفتار کیا۔ ان کے قبضے سے دو دیسی ساختہ پستول اور متعدد لائیو کارتوس برآمد کیے گئے۔ پولیس نے تمام ملزمان کو عدالت میں پیش کیا جہاں عدالت نے دو ملزمان کو چار دن جبکہ ایک ملزم کو سات دن کی پولیس ریمانڈ پر بھیج دیا۔ دورانِ ریمانڈ تفتیشی ٹیم اسلحہ کی خرید و فروخت، سپلائی چین، ممکنہ خریداروں اور اس غیر قانونی نیٹ ورک سے وابستہ دیگر افراد کے بارے میں معلومات حاصل کرے گی۔ سماعت کے دوران ملزمان کی جانب سے ایڈووکیٹ خلیل انصاری نے عدالت میں وکالت کی۔ پولیس حکام نے واضح کیا ہے کہ مالیگاؤں میں غیر قانونی اسلحہ، اسلحہ اسمگلنگ اور جرائم پیشہ عناصر کے خلاف کارروائیاں مزید تیز کی جائیں گی۔ حساس مقامات پر نگرانی بڑھادی گئی ہے جبکہ خفیہ اطلاعات کی بنیاد پر مسلسل چھاپہ ماری کا سلسلہ جاری رہے گا تاکہ کسی بھی ممکنہ مجرمانہ سرگرمی کو بروقت ناکام بنایا جاسکے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ غیر قانونی اسلحہ نہ صرف قانون شکنی بلکہ شہر کے امن و امان کے لیے سنگین خطرہ ہے، اسی لیے ایسے عناصر کے خلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی اپنائی جارہی ہے۔ شہریوں سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ اگر کسی مشکوک شخص یا غیر قانونی اسلحہ کے بارے میں معلومات ہوں تو فوری طور پر پولیس کو اطلاع دیں تاکہ شہر کو جرائم سے پاک اور پرامن بنایا جاسکے۔ دونوں مقدمات میں مزید تفتیش جاری ہے اور پولیس کو امید ہے کہ اس کارروائی کے ذریعے ایک بڑے غیر قانونی اسلحہ نیٹ ورک سے پردہ اٹھ سکتا ہے۔

ناندیڑ میں صرف ۳رسال قبل بنائے گئے فلائی اوور کا حصہ گر پڑا

اسکوٹی پر جارہیں ۲ رطالبات حادثے کا شکار ہونے سے بال بال بچیں، مقامی باشندوں میں سخت ناراضگی

ناندیڑ۔ لاتور قومی شاہراہ پر واقع فلائی اوور کا ایک حصہ جمعرات کی صبح تقریباً ساڑھے نو بجے اچانک منہدم ہوگیا، اسکوٹر پر سوار دو طالبات جس کے نیچے آتے آتے رہ گئیں۔ فلائی اوور کی حفاظتی دیوار گرنے کا پورا منظر وہاں نصب سی سی ٹی وی کیمرے میں قید ہوگیا، جس کا ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہورہا ہے۔ واقعے کے بعد احتیاطی تدابیر کے تحت شاہراہ پر ٹریفک فوری طور پر بند کردی گئی۔ یہ حادثہ شہر کے مضافاتی علاقے میں واقع ایس جی جی ایس انجینئرنگ کالج کے سامنے پیش آیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ناندیڑ اور لاتور اضلاع کو ملانے والے اس فلائی اوور کی تعمیر چند برس قبل کے ٹی آئی ایل کمپنی نے کروائی تھی، جس پر کروڑوں روپے خرچ کئے گئے تھے۔ اس شاہراہ سے روزانہ ہزاروں چھوٹی اور بڑی گاڑیاں گزرتی ہیں، جبکہ قریب ہی معروف انجینئرنگ کالج ہونے کی وجہ سے طلبہ کی بھی بڑی تعداد یہاں سے آمد و رفت کرتی ہے۔ عینی شاہدین کے مطابق صبح اچانک فلائی اوور کا ایک حصہ دھنس گیا اور اس کی حفاظتی دیوار بھی نیچے آ گری۔ اسی دوران وہاں سے اسکوٹی پر دو طالبات گزر رہی تھیں۔ دیوار کا ملبہ ان کے انتہائی قریب گرا، جسکے باعث دونوں طالبات اسکوٹی سمیت سڑک پر گر پڑیں، تاہم خوش قسمتی سے وہ کسی بڑے حادثے کا شکار ہونے سے محفوظ رہیں۔ حادثے کے فوراً بعد ضلعی انتظامیہ اور متعلقہ محکموں کی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں۔ حفاظتی اقدامات کے طور پر شاہراہ پر ٹریفک معطل کردی گئی، جبکہ جے سی بی مشینوں کی مدد سے ملبہ ہٹانے اور راستہ صاف کرنے کا کام جنگی بنیادوں پر شروع کردیا گیا۔ فلائی اوور کی تعمیر کو صرف تین برس ہوئے ہیں لہٰذا شہریوں میں شدید غم و غصہ پایا جارہا ہے۔ مقامی افراد نے تعمیراتی کمپنی کے کام کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کرانے اور ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ دوسری جانب کے ٹی آئی ایل کمپنی کے حکام نے دعویٰ کیا ہے کہ گزشتہ رات آنے والے زلزلے کے باعث فلائی اوور کی دیوار میں دراڑیں پڑگئی تھیں، جس کے نتیجے میں یہ حادثہ پیش آیا۔ تاہم اس دعوے کی سرکاری سطح پر ابھی تک کوئی تصدیق نہیں کی گئی ہے۔ واقعے کی سی سی ٹی وی فوٹیج میں دیوار کے اچانک منہدم ہونے اور دو طالبات کے معجزانہ طور پر محفوظ بچ جانے کا منظر واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔

اسپتالوں میں مریضوں کی حالت قابل رحم ناقص انتظامات کے سبب مریض بے حال

سرکاری اسپتالوں میں ادویات کی دستیابی نہیں، ایم آر آئی مشین بھی بند، حالات تشویشناک، اعظمی کا اسپتالوں میں ضروری سہولیات فراہمی کا مطالبہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی مہاراشٹر قانون ساز اسمبلی میں طبی سہولت کا فقدان اور اسپتالوں میں ناقص انتظامات و ابتر حالات پر ابوعاصم اعظمی نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے سرکار کی توجہ اس اہم مسائل پر مبذول کروائی انہوں ایوان کو بتایا کہ سرکاری اور میونسپل اسپتالوں میں مریضوں کی حالت قابل رحم ہے یہاں مریضوں کے علاج کے ساتھ ادویات کی فراہمی نہیں ہوتی جس کے سبب مریضوں کو باہر سے ادویات کا انتظام کرنا ہوتا ہے ایسے میں سرکاری اسپتالوں کے ناقص انتظامات کے سبب حالات ابتر ہے ممبئی کے جے جے اسپتال ۵ سے ٦ ہزار روپے کی یومیہ ایک مریض کو دی جاتی تھی اور یہ ادویات اسپتال میں میسر نہیں ہوتی اسے پرائیوٹ کلینک سے خریدنا ہوتا ہے جب میں نے اس کی شکایت ڈین سے کی تو انہیں اس بات کا علم تک نہیں تھا اس پر ڈین نے کہا کہ مریض کو تمام ادویات یہاں سے ہی فراہم ہوگی انہوں نے مجھ سے کہا کہ مریض نے اس کی شکایت مجھ سے کیوں نہیں کی؟ جس پر اعظمی نے کہا کہ ڈاکٹر دورہ کے دوران مریضوں کو کسی بھی ڈاکٹر سے بات کرنے سے منع کرتے ہیں اسپتال میں ایم آر آئی مشین نہ ہونے کے سبب کافی پریشانیوں کا سامنا ہے جے جے اسپتال میں یومیہ تین ہزار مریض علاج کے لیے آتے ہیں اس میں صرف چالیس مریضوں کا ہی ایم آئی آر مشین سے جانچ کی جاسکتی ہے بقیہ مریضوں کی تشخیص ایسے میں کب ہوگی؟ یہ طے کیا جائے کہ دور دراز دیہی علاقوں سے ممبئی آنے والے مریضوں کے لیے ایم آر آئی، سونوگرافی سمیت دیگر جانچ کتنے دنوں میں طے ہوگی؟ اعظمی نے ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کراتے ہوئے کہا کہ ایک بچہ بغرض علاج یہاں ممبئی میں واڈیا اسپتال میں لایا گیا تھا میں نے فون کیا اسے فارم کی قیمت تین سو روپیہ وصول کیا اور پھر اسے داخلہ نہیں دیا گیا اور اسپتال سے نکل کر اس بچہ کی موت ہوجاتی ہے ایسی حالت اسپتالوں کی ہے ناقص انتظامات سمیت دیگر سہولیات کا اسپتالوں میں فقدان ہے۔ اعظمی نے بتایا کہ نائر سمیت دیگر اسپتالوں میں ایم آر آئی سمیت دیگر ٹیسٹ کی مشین بند پڑی ہے۔ جن اسپتالوں میں مشین بند ہے۔ جن اسپتالوں میں میڈیکل کالج ہیں وہاں بھی مشین بند ہے تو ایسے میں میڈیکل طلبا کیسے ان مشینوں کی تعلیم حاصل کرسکتے ہیں اس پر وزیر مملکت میگھا سکور یکر بوردیکر نے کہا کہ اسپتالوں میں ضروری اقدامات کئے جائیں گے اس پر اعظمی نے کہا کہ کیا نئے اسپتال شروع کئے گئے ہیں اب تک اسپتالوں میں انتظامات کیوں نہیں کئے گئے اعظمی کے مطالبہ پر موصوفہ نے کہا کہ وہ ایک روز اعظمی کے ہمراہ اچانک اسپتال کا دورہ کرے گی۔ وزیر موصوفہ نے کہا کہ جون تک چار اسپتال کے ایم، سائن، کوپر نائر میں ایم آر آئی مشین شروع ہوگی اس کے سسٹم کے لیے دو ماہ کا وقت درکار رہے چار اسپتال میں اکتوبر میں ایم آر آئی دستیاب ہوگی دیگر مقامات پر سرکاری فیس میں ایم آر آئی جاری ہے ۱۱٦ اسپتالوں میں پی پی ماڈل میں ایم آر آئی کی مشین اور دیگر مشین کی تنصیب کے بعد سرکاری فیس پر جانچ ہوگی۔ اسپتالوں میں ضروری اقدامات کی بھی وزیر نے یقین دہانی کروائی۔

حکومتِ مہاراشٹر کی وزارتِ ثقافتی

اموری کلاونت اسکیم میں اردو شعراء کی شمولیت کا مطالبہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) حکومتِ مہاراشٹر کے وزیر برائے ثقافتی امور ایڈووکیٹ اشیش شیلار سے جمعہ کو رکنِ اسمبلی رئیس قاسم شیخ کی قیادت میں اردو کے ایک وفد نے ودھان بھون میں ملاقات کرکے ریاستی حکومت کی حال ہی میں اعلان کردہ ''کلاونت'' اسکیم میں اردو شعرا کو شامل کرنے کا مطالبہ کیا۔ یہ ملاقات اردو کارواں کی جانب سے رکنِ اسمبلی رئیس قاسم شیخ کو پیش کی گئی درخواست کے بعد عمل میں آئی۔ وفد میں معروف شاعر عرفان جعفری، عبید اعظم اعظمی، ڈاکٹر قمر صدیقی اور اردو کارواں کے صدر فرید احمد خان شامل تھے۔ وفد نے وزیر کو بتایا کہ اردو شعرا اور ادبا بھی مہاراشٹر کی تہذیبی و ثقافتی روایت کا اہم حصہ ہیں، اس لیے انہیں ''کلاونت'' اسکیم کے دائرۂ کار میں شامل کیا جانا چاہیے تاکہ وہ بھی حکومت کی مالی معاونت اور سرپرستی سے استفادہ کرسکیں۔ وفد نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ریاستِ مہاراشٹر میں اردو زبان کے صرف علمی اور ادبی ہی نہیں بلکہ گہرے ثقافتی اثرات بھی ہیں، اور اردو شعرا و ادبا نے ریاست کی مشترکہ تہذیب، ثقافت اور ادبی ورثے کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اس لیے ان کی خدمات کو سرکاری سطح پر تسلیم کرتے ہوئے انہیں بھی اس اسکیم سے مستفید ہونے کا موقع فراہم کیا جانا چاہیے۔ وفد کی گزارشات پر مثبت ردِعمل ظاہر کرتے ہوئے ایڈووکیٹ اشیش شیلار نے یقین دہانی کرائی کہ اردو شعرا کو کلاونت اسکیم میں شامل کرنے کیلئے ضروری کارروائی کی جائے گی، تاکہ وہ بھی اس اسکیم کے فوائد حاصل کرسکیں۔ اس موقع پر ایم ایل اے رئیس قاسم شیخ نے وزیرِ ثقافتی امور کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ حکومت جلد اس سلسلے میں عملی فیصلہ کرے گی، جس سے اردو زبان و ادب سے وابستہ شعرا اور ادبا کو بھی دیگر فنکاروں کی طرح سرکاری سرپرستی اور حوصلہ افزائی میسر آئے گی۔ حکومتِ مہاراشٹر کی وزارتِ ثقافتی امور کی کلاونت مان دھن اسکیم میں اردو شعراء اور ادیبوں کو شامل کرنے کا مطالبہ انتہائی جائید ادا اور وقت کی اہم ضرورت ہے۔ یہ اسکیم ریاست کے ضعیف اور ضرورت مند فنکاروں (کلاکاروں) کو مالی امداد اور پنشن فراہم کرتی ہے۔ چونکہ اردو مہاراشٹر کی ایک اہم ثقافتی اور ادبی زبان ہے، اس لیے اردو شعراء کو اس کے دائرہ کار میں لانا انصاف اور مساوات کا تقاضا ہے۔

انتظامیہ کی سست روی پر سڑکوں پر نکلنے کا انتباہ

ایس آئی آر فارم کی تقسیم میں تاخیر برداشت نہیں کی جائے گی

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں شہر میں جاری ایس آئی آر سروے اور ووٹر لسٹ کی تجدید و اصلاح کے عمل کے دوران ووٹر فارمز کی تقسیم میں ہونے والی شدید تاخیر نے شہریوں اور سیاسی حلقوں میں تشویش کی لہر دوڑا دی ہے۔ اسلام پارٹی کے سینیئر رہنما اور سابق رکن اسمبلی آصف شیخ نے اس سنگین معاملے پر ضلعی انتظامیہ کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے ایک انتہائی جذباتی اپیل کی ہے اور متنبہ کیا ہے کہ اگر بی ایل اوز (BLOs) کی کارکردگی میں فوری سدھار نہ آیا تو وہ ہزاروں عوام کے ساتھ سڑکوں پر احتجاج کے لیے مجبور ہوں گے۔ میڈیا کے نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے آصف شیخ نے بتایا کہ الیکشن کمیشن کے طریقہ کار کے مطابق ہر بی ایل او کو تقریباً 1000 ووٹروں تک فارم پہنچانے کی ذمہ داری دی گئی ہے، لیکن انتہائی افسوسناک امر یہ ہے کہ 10 دن کا طویل وقت گزر جانے کے باوجود شہر کے بیشتر علاقوں میں محض 20 سے 40 فیصد فارمز ہی تقسیم ہوسکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ابھی فارم تقسیم ہونا باقی ہیں، اس کے بعد عوام انہیں بھریں گے، جمع کریں گے اور پھر اسکیننگ کا طویل عمل ہوگا، اس لیے انتظامیہ کی یہ سست روی لاکھوں شہریوں کو ان کے حق رائے دہی سے محروم کرسکتی ہے۔ ووٹرز کی پریشانی کا تذکرہ کرتے ہوئے آصف شیخ جذباتی ہوگئے اور انہوں نے الیکشن عملے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ خدارا انسانیت کے نام پر اس شہر کی ماؤں، بہنوں اور بزرگوں کے چہروں کو دیکھو، بیوائیں، طلاق یافتہ خواتین اور ضعیف افراد فارم حاصل کرنے کے لیے در در بھٹک رہے ہیں۔ انہوں نے مزید سخت رخ اختیار کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک مذہبی شہر ہے، اللہ کا خوف کرو اور فارموں کی تقسیم کا عمل فوری تیز کرو، اب ہمارے پاس دو ہی راستے بچے ہیں؛ یا تو ووٹر فارم بھرواؤ یا پھر کفن باندھ لو۔ آصف شیخ نے صحافیوں کو بتایا کہ انہوں نے اس لاپرواہی کے خلاف صوبائی سطح پر اعلیٰ حکام سے تحریری شکایت درج کرائی ہے اور وہ کل سینٹرل اسمبلی اور الیکشن کے ذمہ دار کمشنر سے ملاقات کرکے شہر کی صورتحال سے آگاہ کریں گے۔ انہوں نے صاف لفظوں میں کہا کہ اگر انتظامیہ نے فوری اور ٹھوس اقدامات نہیں کیے تو شہر میں امن و امان کی ذمہ داری خود انتظامیہ پر ہوگی، کیونکہ عوام اپنے حقوق کے لیے سڑکوں پر نکلنے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے بی ایل اوز سے مخلصانہ اپیل کی کہ وہ فارم صرف ووٹروں کے گھروں تک نہ پہنچائیں، بلکہ خود جاکر فارم بھروائیں، ان کے دستخط لیں اور اسے جلد از جلد پورٹل پر اپ لوڈ کریں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے عوام کو بھی ہدایت دی کہ بی ایل او کے آنے پر صرف ایک فارم بھریں تاکہ ڈبل انٹری کا خطرہ نہ رہے اور فارم جمع کرنے کے بعد بی ایل او سے رسید حاصل کرنا نہ بھولیں۔ ناموں کی اسپیلنگ، رشتہ داروں کی غلط میپنگ یا 2002 کے بعد کی ووٹر لسٹوں کی غلطیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ متاثرہ شہری اپنے والدین کی میپنگ کا سہارا لے کر یہ مسئلہ حل کرسکتے ہیں۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنے تمام ضروری شناختی دستاویزات تیار رکھیں تاکہ الیکشن ڈپارٹمنٹ کی ہیئرنگ کے وقت کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے، جبکہ عوامی سہولت کے لیے ہیلپ لائن نمبرز بھی جاری کردیے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ پورا سروے الیکشن کمیشن آف انڈیا (ECI) کے احکامات کے تحت کیا جارہا ہے اور مالیگاؤں جیسے سیاسی و سماجی طور پر حساس شہر میں ووٹر لسٹ کی بروقت اپ ڈیٹنگ نہ ہونا لاکھوں ووٹروں کے مستقبل کو داؤ پر لگا سکتا ہے۔ شہر کے دانشوروں اور سماجی کارکنان نے بھی عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے جمہوری حق کے تحفظ کے لیے متحد رہیں اور بی ایل اوز کے ساتھ پورا تعاون کریں۔

اہل ووٹروں کے حقوق کے تحفظ کے لیے فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس اعلیٰ سطحی وفد کی چیف الیکٹورل آفیسر مہاراشٹر سے اہم ملاقات

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس (FMM) کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے آج چیف الیکٹورل آفیسر، مہاراشٹر سے ملاقات کرکے ریاست میں جاری اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کے دوران عوام کو درپیش مسائل اور انتخابی عمل کو مزید شفاف، منصفانہ اور عوام دوست بنانے کے لیے ایک تفصیلی یادداشت پیش کی۔ وفد نے بتایا کہ فیڈریشن نے SIR کے آغاز ہی سے ریاست بھر میں آگاہی مہم اور سہولت مراکز قائم کیے ہیں، جہاں رضاکار شہریوں کو اندراج (Enumeration) کے عمل میں رہنمائی فراہم کررہے ہیں اور بوتھ لیول آفیسرز (BLOs) کے ساتھ تعاون کو فروغ دے رہے ہیں۔ ان مراکز اور مختلف اضلاع سے موصول ہونے والی عوامی شکایات اور تجاویز کی بنیاد پر یہ یادداشت تیار کی گئی۔ یادداشت میں سب سے پہلے موجودہ اندراجی مرحلے کی مدت کو ناکافی قرار دیتے ہوئے شدید بارشوں، زرعی بوائی، تعمیر نو اور انہدامی کارروائیوں کے باعث نقل مکانی اور دیگر عملی مشکلات کے پیش نظر اندراج کی مدت میں کم از کم دو ماہ کی توسیع کا مطالبہ کیا گیا، کیونکہ ریاست میں فی الحال کوئی فوری انتخاب متوقع نہیں ہے۔ وفد نے مطالبہ کیا کہ بوتھ لیول آفیسرز پر اضافی ذمہ داریوں کا بوجھ کم کرنے کے لیے انہیں عارضی طور پر غیر انتخابی سرکاری فرائض سے مستثنیٰ کیا جائے، جہاں ضرورت ہو اسسٹنٹ BLOs مقرر کیے جائیں، تمام BLOs کو ریفریشر ٹریننگ دی جائے، ان کے رابطہ نمبر، دفاتر اور دائرۂ کار کی تازہ ترین معلومات عوام کے لیے دستیاب کرائی جائیں، اور انہیں واضح ہدایات دی جائیں کہ وہ شہریوں کی اینا ملیز اور دیگر مسائل کے حل میں عملی تعاون کریں۔ یادداشت میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ بڑی تعداد میں شہری اب تک SIR کے طریقۂ کار، آخری تاریخوں اور مطلوبہ دستاویزات سے ناواقف ہیں، خصوصاً بزرگ شہری، خواتین، مہاجر مزدور، معاشی طور پر کمزور طبقات اور دیہی آبادی۔ اس لیے پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کے ذریعے وسیع پیمانے پر کثیر لسانی بیداری مہم چلانے، سہولت مراکز کو مضبوط بنانے اور موبائل تصدیقی یونٹس قائم کرنے کی درخواست کی گئی۔ وفد نے دستاویزات اور میپنگ کے عمل میں پائی جانے والی الجھنوں کی نشاندہی کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ مختلف اقسام کی اینا ملیز اور ان کے لیے درکار دستاویزات کے بارے میں جامع عوامی رہنما ہدایات جاری کی جائیں، جہاں پرانے ریکارڈ دستیاب نہ ہوں وہاں دستاویزی تقاضوں میں آسانی پیدا کی جائے، EPIC نمبر اور نام کی قانونی تبدیلیوں کو میپنگ میں مناسب اہمیت دی جائے، قابلِ قبول دستاویزات کی فہرست میں توسیع کی جائے اور ڈپلیکیٹ اندراجات سے متعلق یکساں تحریری ہدایات تمام فیلڈ افسران کو جاری کی جائیں۔ فیڈریشن نے اس بات پر بھی تشویش ظاہر کی کہ بعض ایسے شہری جنہوں نے 2024 کے انتخابات میں ووٹ ڈالا تھا، موجودہ عمل میں اپنے نام یا EPIC ریکارڈ تلاش نہیں کر پارہے ہیں۔ وفد نے مطالبہ کیا کہ ایسے ووٹروں کو بلا جواز دوبارہ نئے اندراج کا پابند نہ بنایا جائے اور اگر کسی اہل ووٹر کا نام غلطی سے حذف ہوگیا ہو تو مناسب تصدیق کے بعد ایک آسان اور فوری اصلاحی طریقۂ کار کے ذریعے اس کا نام بحال کیا جائے۔ یادداشت میں شفافیت اور جوابدہی کو مضبوط بنانے کے لیے نوٹس جاری کرنے، دستاویزی تقاضوں اور نام حذف کرنے کے اصولوں سے متعلق مفصل اسٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز (SOPs) شائع کرنے، مؤثر، شفاف اور وقت مقررہ کے اندر شکایات کے ازالے کا نظام قائم کرنے، ڈیٹا انٹری اور تصدیقی عمل کی نگرانی کے لیے مضبوط آڈٹ اور سپروائزری نظام نافذ کرنے اور پورے SIR عمل کی آزادانہ نگرانی کا بھی مطالبہ کیا گیا۔ وفد نے اس بات پر زور دیا کہ SIR کا اصل مقصد ہر اہل ووٹر کو انتخابی عمل میں شامل کرنا ہونا چاہیے، نہ کہ انتظامی، تکنیکی یا طریقۂ کار کی خامیوں کے باعث کسی شہری کو اس کے آئینی حقِ رائے دہی سے محروم کرنا۔ اس لیے تمام انتخابی افسران کو شہری دوست رویہ اختیار کرنے کی ہدایت دی جانی چاہیے۔ اس موقع پر بھیونڈی کے ایم ایل اے رئیس شیخ کے ہمراہ مولانا حافظ اقبال چونا والا (رکن شوریٰ، دارالعلوم دیوبند وقف)، مولانا ظہیر عباس رضوی (نائب صدر، شیعہ پرسنل لا بورڈ)، فرید شیخ (صدر، امن کمیٹی ممبئی)، شاکر شیخ اور عبدالمجیب شیخ بھی وفد میں شامل تھے۔ وفد کے مطابق چیف الیکٹورل آفیسر، مہاراشٹر نے یادداشت میں پیش کیے گئے تمام نکات کو نہایت سنجیدگی سے سنا، ان تجاویز کو تعمیری قرار دیا اور یقین دہانی کرائی کہ عوامی مفاد اور انتخابی عمل کی شفافیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان تمام مطالبات پر مناسب غور کرکے ضروری اقدامات کیے جائینگے

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

پاکستانی گینگسٹر شہزاد بھٹی کا گمراہ کن پروپیگنڈہ، نوجوانوں کو ورغلانے کی کوشش ناکام

اے ٹی ایس کی والدین اور نوجوانوں سے اپیل، سوشل میڈیا پر نامعلوم شخص اور مشتبہ رابطہ کاروں سے رابطہ نہ رکھیں

ممبئی ملک میں بدامنی اور تخریبی کارروائی کے لئے پاکستانی گینگسٹر اور آئی ایس آئی ایجنٹ شہزاد بھٹی نے ہندوستان میں نفرتی ایجنڈہ اور مذہبی منافرت پھیلانے کے ساتھ نوجوانوں کو ورغلانا شروع کردیا ہے جس کے بعد اے ٹی ایس نے ایسے نوجوانوں سے بازپرس کی ہے جنہیں اس گینگ نے اپنا ہدف بنایا تھا اور نوجوانوں کو ملک میں تخریبی کارروائی کیلئے تیار کرنے کی کوشش کی تھی۔ مہاراشٹر اے ٹی ایس صبح سات بجے سے چھاپہ مار کارروائی کی تھی اور تقریباً ۱۰۲ نوجوانوں سے ۵۸ ٹیموں نے تفتیش کی ہے۔ نوجوانوں کو آن لائن اور سوشل میڈیا پر جھوٹے پروپیگنڈوں کے معرفت گینگسٹر ورغلایا کرتا تھا اور ملک میں بدامنی کی سازش کو انجام دینے کا احکام بھی دیا کرتا تھا نوجوانوں کو ورغلانے کا طریقہ کار کچھ اس طرح کا ہے کہ پہلے سوشل میڈیا پر شہزاد بھٹی اور اس کے ساتھی عابد جاٹ عرف عابد چھل، حمید میمن، رانا حسنین، اشرف بشیر عالم ہندوستان میں ایسے نوجوانوں کو اپنا ہدف بناتے تو بے روزگار ہے اور جھوٹے پروپیگنڈے کا شکار آسانی سے ہوسکتے ہیں اس کے ساتھ سوشل میڈیا پر مذہبی اور سیاسی پروپیگنڈہ اور گمراہ کن معلومات شیئر کرکے وہ نوجوانوں کو گمراہ کرتا اور اس کے بعد نوجوانوں کو پرکشش پیشکش کرکے پیسوں کی بھی پیشکش کیا کرتا تھا اس کے بعد وہ ایسے نوجوانوں کو منتخب کرتا تو گمراہ کن پروپیگنڈے کے دام میں آجاتے اور پھر گروپ تشکیل دیتا اور ایسا ہی گروپ اس نے اپنے نوجوانوں کا تیار کیا تھا لیکن اے ٹی ایس نے بروقت کارروائی کرکے اس کی سازش کو ناکام بنادیا ہے اور اے ٹی ایس کے نوجوانوں سے اپیل مہاراشٹر اے ٹی ایس نے ایسے والدین سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے نوجوانوں پر نظر رکھیں اگر سوشل میڈیا کے استعمال کے دوران ان میں کچھ تبدیلی رونما ہوئی ہے تو اس پر نظر رکھنے کے ساتھ اگر کوئی مشتبہ عمل نظر آتا ہے تو اس کی اطلاع پولس اور اے ٹی ایس کو فراہم کرے نوجوانوں سے اے ٹی ایس نے سوشل میڈیا سے متعلق اہم اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ایسے نامعلوم شخص سے رابطہ نہ کرے جس سے وہ واقف نہیں ہے اس کے ساتھ سوشل میڈیا پر گمراہ کن پروپیگنڈے اور جھوٹی معلومات پر یقین نہ کریں اس کے ساتھ متنازع اور قابل اعتراض مشمولات اور مشکوک و نامعلوم اشخاص سے سوشل میڈیا اور فیس بک و ذرائع پر رابطہ نہ رکھیں۔ اکثر نوجوانوں کو سوشل میڈیا پر نوکری کے نام پر کئی پیشکش کی جاتی ہے اور بلا کسی کام کے پیسہ کی بھی لالچ دی جاتی ہے اسی طرح شہزاد بھٹی گینگ بھی نوجوانوں کو نشانہ بناتا ہے اس نے پہلے نوجوانوں کو انتخاب کیا اور پھر اس کے بعد ان نوجوانوں کو غیر قانونی سرگرمی منشیات اسمگلنگ، اور ہتھیاروں کی خرید و فروخت میں الجھا کر ان سے ملک مخالف سرگرمی ملوث کرکے انہیں سلیپر سیل میں شامل کرکے اپنا ایجنٹ تیار کرتا اس لئے نوجوانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ مالی لالچ کا شکار نہ ہو کیونکہ لالچ میں اگر وہ کوئی ایسا چھوٹا کام کرتے ہیں جو دہشت گردی میں ملوث ہونے کے زمرے میں آتا ہے تو اس کا مستقبل تاریک ہوجائے گا سوشل میڈیا پر جھوٹے پروپیگنڈے کا شکار نہ ہو ملک میں حب الوطنی، فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے قیام کو یقینی بنانا اے ٹی ایس کی ذمہ داری ہے اس لئے اے ٹی ایس ایسے عناصر کے خلاف کارروائی کرتی ہے اور اس نے آپریشن شہزاد بھٹی میں بھی شدت پیدا کردی ہے۔

یوکرین میں شہری ہلاکتیں بلندترین سطح پر، تنازع کا فوجی حل نہیں: اقوام متحدہ

اقوام متحدہ کے اہلکار نے خبر دار کیا کہ جون میں یوکرین میں شہری ہلاکتوں کی تعداد نئی بلندی پر پہنچ گئی، مزید یہ کہ اس تنازع کا کوئی فوجی حل موجود نہیں ہے، صرف جامع، بامعنی مکالمہ اور مذاکرات ہی موجودہ تصادم کو ختم کر سکتے ہیں۔

اقوام متحدہ کے اہلکار نے خبردار کیا کہ جون میں یوکرین میں شہری ہلاکتوں کی تعداد نئی بلندی پر پہنچ گئی، مزید یہ کہ اس تنازع کا کوئی فوجی حل موجود نہیں ہے، صرف جامع، بامعنی مکالمہ اور مذاکرات ہی موجودہ تصادم کو ختم کر سکتے ہیں۔ اقوام متحدہ نے جمعرات کو کہا کہ یوکرین جنگ میں شہری ہلاکتیں جون میں ایک نئی بلندترین سطح پر پہنچ گئی ہیں، جبکہ ایک سینئر اہلکار نے چار سالہ جنگ کو ختم کرنے کے لیے ''بامعنی مکالمہ اور مذاکرات'' پر زور دیا۔ صرف گزشتہ ایک ہفتے میں، روسی فضائی حملوں کی تین بڑی لہروں نے کیف اور دیگر یوکرینی شہروں کو نشانہ بنایا، جس سے شہری اموات میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا، اقوام متحدہ کی انڈر سیکرٹری جنرل برائے سیاسی اور امن سازی امور، روزمیری ڈی کارلو نے سلامتی کونسل کو بتایا۔ انہوں نے کہا کہ یہ حملے ایک واضح نمونے کی مثال کیونکہ انہوں نے بڑی شہری آبادی والے شہری مراکز کو نشانہ بنایا اور رہائشی عمارتوں کو تباہ یا شدید نقصان پہنچایا، جس کے سبب وہاں رہنے والے لوگوں کو تباہ کن حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے مزید کہا، ''ہم ان حملوں کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔'' بعد ازاں ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق (OHCHR) کے دفتر کا حوالہ دیتے ہوئے، ڈی کارلو نے کہا کہ ''مئی میں یوکرین میں شہری ہلاکتیں مارے جانے اور زخمی ہونے والوں کی تعداد جنگ کے آغاز کے بعد سے کسی بھی دوسرے مہینے کے مقابلے میں زیادہ تھیں۔'' اس کے علاوہ جون کے ابتدائی اعداد وشمار اس سے بھی زیادہ تعداد کی نشاندہی کر رہے ہیں، جس میں کم از کم ۲۶۵ر افراد ہلاک اور ۱۸۶۱ر زخمی ہوئے۔ مزید برآں یہ تشویشناک رجحان بظاہر جولائی میں بھی جاری ہے۔ مجموعی تعداد کے بارے میں، انہوں نے کہا کہ فروری ۲۰۲۲ء میں روس کے مکمل حملے کے آغاز کے بعد سے، ہائی کمشنر نے تصدیق کی ہے کہ یوکرین میں کم از کم ۱۶۴۰۲ر شہری، جن میں ۸۰۲ر بچے شامل ہیں، ہلاک ہو چکے ہیں، جبکہ اصل اعداد و شمار ممکنہ طور پر زیادہ ہیں۔ علاوہ ازیں انہوں نے روسی حکام کی رپورٹ کا بھی حوالہ دیا کہ ۲۰۲۶ء کے پہلے چھ مہینوں میں روسی فیڈریشن میں ۲۵۰ر شہری ہلاک اور ۱۵۹۶ر زخمی ہوئے جبکہ اقوام متحدہ نے ان خبروں کی تصدیق نہیں کی ہے۔ تاہم ڈی کارلو نے کہا، ایسا کوئی فوجی حل نہیں ہیں جو دیرپا امن لا سکے۔ مزید یہ کہ صرف جامع، بامعنی مکالمہ اور مذاکرات ہی موجودہ خطرناک رجحان کو تبدیل کر سکتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے دفتر برائے انسانی امور کی ہم آہنگی میں ڈپٹی ایمرجنسی ریلیف کوآرڈینیٹر انڈریکا رتواٹے نے کہا کہ گزشتہ ہفتے شہری ہلاکتوں اور مصائب میں ایک اور اضافہ ہوا ہے، جس میں بچوں والے خاندان اپنے گھروں میں مارے گئے، شہری اپنے کام کے راستے پر زخمی ہوئے، اور ضروری خدمات سے معطل ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ امدادی کارکنوں کو نقصان پہنچانے اور ان کے اثاثوں کو تباہ کرنے والے حملے گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں ۲۰ر فیصد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ تاہم رتواٹے نے کونسل کے اراکین سے اپیل کی کہ ''وہ اپنے اثر ورسوخ کو شہریوں کے مزید مصائب کو روکنے کے لیے استعمال کریں، سیاسی کوششوں کی رفتار جو بھی ہو، شہری انتظار نہیں کر سکتے، ان کی فوری ضروریات بڑھ رہی ہیں۔ انہیں اب تحفظ اور مدد کی ضرورت ہے۔''

فلپائن نے تائیوان کے قریب اپنے جزیرے صوبے پر چین کے دعوے کو مسترد کردیا

منیلا: فلپائن کے وزیر دفاع نے جمعرات کو چینی اسکالرز کے بے بنیاد اور مضحکہ خیز دعووں کو مسترد کر دیا کہ اس کا سب سے شمالی جزیرہ چین صوبہ بیجنگ سے تعلق رکھتا ہے، اور اس دعوے کو قابل اعتراض اور چیلنج قرار دیا۔ چین کی سرکاری نیوز سائٹ جی ڈی ٹوڈے نے 2 جولائی کو رپورٹ کیا کہ نانجنگ یونیورسٹی سمیت اداروں کے اسکالرز نے 30 جون کو ہونے والے ایک سمپوزیم میں دلیل دی کہ باتانس تائیوان کی قدرتی توسیع ہے اور اس لیے ان کا تعلق چین سے ہے۔ بیجنگ نے باضابطہ طور پر اس موقف کی توثیق نہیں کی ہے۔ یہ دعوے منیلا اور بیجنگ کے درمیان طویل عرصے سے جاری کشیدگی میں ایک نئی جہت کا اضافہ کر سکتے ہیں، جو پہلے ہی بحیرہ جنوبی چین میں جزائر اور خصوصیات پر متعدد تنازعات میں گھرے ہوئے ہیں۔ وزیر دفاع گلبرٹو ٹیوڈورو نے نامہ نگاروں کو بتایا ''میں اسے ایک بار پھر، ممکنہ طور پر پہلے سے سوچے گئے ارادے کے اشارے کے طور پر دیکھتا ہوں۔ یہ سوچنا بعید از قیاس نہیں ہے کہ یہ پہلے سے ہی ان کے منصوبے کا حصہ ہے۔ اور یہ اس بات کی بھی توثیق کرتا ہے جو ہم کہہ رہے ہیں کہ ان کے پاس پورے بحرالکاہل کو کنٹرول کرنے کا منصوبہ ہے۔ یہ کس لیے ہے، ٹھیک ہے؟ اور ہم جانتے ہیں کہ یہ بے بنیاد ہے۔ یہ بکواس ہے۔ یہ مضحکہ خیز ہے۔ لہذا یہ اس سے متعلق ہے، اور یہ ایسی چیز ہے جس کو چیلنج کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا، لیکن اس کی وضاحت نہیں کی۔ منیلا میں چینی سفارت خانے نے تیوڈورو کے تبصرے پر تبصرہ کرنے کے لیے رائٹرز کی درخواست کا فوری طور پر جواب نہیں دیا۔ باتانس، تقریباً 20,000 افراد کا گھر، تائیوان سے تقریباً 160 کلومیٹر (100 میل) جنوب میں تزویراتی لحاظ سے اہم آبنائے لوزون کے ساتھ ہے، جو بحیرہ جنوبی چین اور بحرالکاہل کو جوڑنے والا ایک اہم راستہ ہے۔ یہ سیکورٹی کی منصوبہ بندی میں تیزی سے اہم ہوگیا ہے اور اس نے فلپائن اور اتحادی امریکی افواج پر مشتمل مشترکہ فوجی مشقوں کی میزبانی کی ہے۔ بیجنگ نے اس سے قبل ٹیوڈورو اور اس کے قریبی رشتہ داروں کو چین کے بارے میں غلط ریمارکس کے بارے میں کہا تھا۔ اسکالرز کے تبصرے مئی میں فلپائن اور جاپان کے اعلان کے ہفتوں کے بعد سامنے آئے ہیں کہ وہ بین الاقوامی قانون کے مطابق اپنے خصوصی اقتصادی زونز اور براعظمی شیلف کی سمندری حدود کو محدود کرنے پر باضابطہ بات چیت شروع کریں گے، چین نے اس اقدام پر تنقید کی۔ چینی اسکالرز کا دعویٰ: چین کی نانجنگ یونیورسٹی اور دیگر تحقیقی اداروں کے اسکالرز نے گوانگ زو میں منعقدہ ایک سیمپوزیم کے دوران یہ مؤقف اپنایا کہ جزیرہ باتانیس جغرافیائی طور پر تائیوان کی ہی ایک توسیع ہے۔ چونکہ چین تائیوان کو اپنا صوبہ مانتا ہے، اس لیے ان کے مطابق باتانیس پر بھی چین کی خودمختاری بنتی ہے۔

چین میں جوتوں کی فیکٹری میں آگ لگنے سے ۲۸ر افراد ہلاک

صدر شی جن پنگ نے کام کی حفاظت پر تشویش کا اظہار کیا

بیجنگ۔ 10ر جولائی۔ ایم این این۔ جوتوں کی فیکٹری میں لگنے والی آگ سے 28 افراد کی ہلاکت کے بعد، چینی رہنما شی جن پنگ نے کام کی جگہ پر بار بار ہونے والے جان لیوا حادثات پر تشویش کا اظہار کیا۔ سرکاری شنہوا نیوز ایجنسی نے رپورٹ کیا کہ کام کی جگہ کی حفاظت کے مسائل کے بارے میں چینی قیادت کی بڑھتی ہوئی تشویش کو اجاگر کرتے ہوئے، شی نے کہا کہ اس سال کے آغاز سے، پیداواری حفاظت کے متعدد بڑے حادثات رونما ہو چکے ہیں۔'' انہوں نے کہا کہ تمام علاقوں اور متعلقہ محکموں کو ان اسباق سے گہرائی سے سیکھنا چاہیے۔ اور مسائل کو حل کرنا چاہیے۔ چین کے وزیر اعظم لی کیانگ نے کہا کہ حکام کو'' بڑے اور سنگین حادثات کو سختی سے روکنا چاہیے'' ۔ اگرچہ حالیہ برسوں میں چین کے کام کی جگہیں زیادہ محفوظ ہوگئی ہیں، لیکن مسائل برقرار ہیں۔ شہر کے فائر ڈپارٹمنٹ نے ایک بیان میں کہا کہ آگ جمعرات کو جنجیانگ شہر میں ہیوٹینگ شو کمپنی کی ایک فیکٹری میں لگی۔ آگ لگنے کی وجہ فوری طور پر معلوم نہیں ہو سکی۔ جنجیانگ کھیلوں کے جوتوں کی تیاری کا ایک بڑا مرکز ہے۔ آگ پانچ منزلہ کنکریٹ سے بنی عمارت کے پہلے درجے سے شروع ہوئی، جہاں ایک ورکشاپ اور ایک گودام واقع تھا۔ سی سی ٹی وی کے مطابق، جلنے والے مواد میں جوتوں کے اجزاء شامل تھے، جو انتہائی آتش گیر ہیں اور آگ کو تیزی سے پھیلنے میں مدد کرتے ہیں۔ محکمہ فائر بریگیڈ کے ایک مقامی اہلکار نے سرکاری نشریاتی ادارے کے ساتھ ایک انٹرویو میں کہا کہ سیڑھیوں میں اکیلا مواد جمع ہونے کی وجہ سے آگ بجھانے والوں کے لیے شعلوں تک پہنچنا اور انہیں بجھانا بہت مشکل ہو گیا۔ سی سی ٹی وی نے یہ بھی کہا کہ فائر ڈپارٹمنٹ نے 183 افراد اور 35 گاڑیاں فیکٹری میں بھیجیں اور تقریباً چار گھنٹے کے بعد کھلی آگ پر قابو پالیا گیا۔ شنہوا نے بعد میں کہا کہ 500 سے زیادہ لوگ بچاؤ اور تلاشی کے آپریشن میں شامل ہوئے۔ آگ کے وقت عمارت میں 237 فیکٹری ورکرز اور دوزائرین موجود تھے۔ حکام نے 213 افراد کو باہر نکالا، جن میں سے دو کو ہسپتال لے جانے کے بعد مردہ قرار دیا گیا۔ ریاستی نشریاتی ادارے سی سی ٹی وی کے مطابق، بعد میں مزید 26 لاپتہ افراد کی ہلاکت کی تصدیق کی گئی۔ چین کے جنوب مشرقی صوبے فوجیان کے شہر جن جیانگ میں ایک کثیر المنزلہ جوتوں کی فیکٹری میں ہولناک آگ لگنے سے 28 افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ میڈیا رپورٹس اور سرکاری ذرائع کے مطابق اس افسوسناک واقعے کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔ تاریخ اور وقت: یہ حادثہ 9 جولائی 2026 بروز جمعرات کو مقامی وقت کے مطابق دوپہر تقریباً 12:04 بجے پیش آیا۔

ایسٹونیا کی پارلیمنٹ میں چین کے نسلی اتحاد قانون کی مذمت

ٹالن: ایسٹونیا کی پارلیمنٹ (ریگی کوگو) کے ارکان کی اکثریت نے چین کے نئے ''نسلی اتحاد وترقی قانون'' کی سخت مذمت کرتے ہوئے تبت کی حمایت میں ایک مضبوط مشترکہ اعلامیہ جاری کیا ہے۔ ارکانِ پارلیمنٹ نے کہا کہ یہ قانون تبتی شناخت، زبان، مذہبی آزادی اور ثقافتی ورثے کے لیے سنگین خطرہ ہے۔ اعلامیے کی قیادت پارلیمنٹ کے تبت سپورٹ گروپ کے سربراہ جوکو کالے رائیڈ نے کی، جبکہ 101 رکنی پارلیمنٹ کے 51 ارکان نے اس پر دستخط کیے۔ اعلامیے میں کہا گیا کہ مارچ 2026 میں منظور اور جولائی سے نافذ ہونے والا یہ قانون تبتیوں کو ایک یکساں چینی قومی شناخت میں ضم کرنے کی پالیسی کو مزید تقویت دیتا ہے۔ اعلامیے میں کہا گیا کہ قانون کے تحت ابتدائی تعلیم سے لے کر ثانوی سطح تک مینڈارن زبان کو لازمی ذریعۂ تعلیم بنایا جارہا ہے، جس سے تبتی زبان کے استعمال اور اس کی آئندہ نسلوں تک منتقلی کو شدید نقصان پہنچے گا۔ ارکان نے مخلوط نسلی رہائشی بستیوں کی حوصلہ افزائی، نگرانی کے اختیارات میں اضافے اور ریاستی کنٹرول کو بھی تبتی ثقافت اور شہری آزادیوں کے لیے خطرہ قرار دیا۔ ایسٹونیا کے قانون سازوں نے اس قانون کی ان شقوں پر بھی تشویش ظاہر کی جن کے تحت چین بیرونِ ملک ایسے افراد کے خلاف کارروائی کا دعویٰ کر سکتا ہے جن پر ''نسلی اتحاد کو نقصان پہنچانے'' کا الزام ہو۔ ان کے مطابق اس سے بیرونِ ملک مقیم تبتی برادری اور تبت کے حامی افراد کو ہراساں کرنے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔ اعلامیے میں زور دیا گیا کہ یہ قانون چین کی جانب سے تبت کو حاصل علاقائی خودمختاری کے سابقہ وعدوں کو مزید کمزور کرتا ہے اور تبتی زبان، مذہب، ثقافت اور تاریخی شناخت کو محدود کرنے کی کوشش ہے۔ ایسٹونیا کی پارلیمنٹ کے ارکان کی جانب سے چین کے متنازع نسلی اتحاد وترقی قانون کو منسوخ کرنے کے مطالبے کے بعد بیجنگ نے اس قانون کا بھرپور دفاع کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ قانون تمام نسلی گروہوں کے حقوق اور ثقافت کے تحفظ کے لیے بنایا گیا ہے۔ چین کے سفارت خانے نے ایسٹونیا کے قانون سازوں کے مشترکہ اعلامیے کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اس میں حقائق کو مسخ کیا گیا ہے، چین کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے اور تبت کی علیحدگی پسند قوتوں کی حمایت کی گئی ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ چینی حکومت تمام نسلی گروہوں کی زبان، ثقافت اور روایات کے تحفظ کو قانون کے مطابق یقینی بناتی ہے۔ اس سے قبل ایسٹونیا کی پارلیمنٹ کے 51 ارکان نے مشترکہ اعلامیے میں مطالبہ کیا تھا کہ چین اس قانون کو فوری طور پر واپس لے، کیونکہ ان کے مطابق یہ قانون تبتی شناخت، زبان، مذہبی آزادی اور ثقافتی ورثے کو کمزور کرتا ہے اور ریاستی نگرانی و جبری انضمام کی پالیسی کو مزید تقویت دیتا ہے۔ چین کا نسلی اتحاد وترقی قانون یکم جولائی 2026 سے نافذ العمل ہوا ہے۔ اس قانون پر متعدد بین الاقوامی اداروں، انسانی حقوق کی تنظیموں اور قانون ساز اداروں نے خدشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے تبت، سنکیانگ اور دیگر نسلی اقلیتوں کی ثقافتی اور لسانی شناخت پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

یورپی پارلیمنٹ کی قرارداد میں پاکستان میں جبری مذہب تبدیلی اور کم عمری کی شادیوں کی مذمت

برسلز: یورپی پارلیمنٹ نے پاکستان میں مذہبی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والی کم عمر لڑکیوں کے اغوا، جبری مذہب تبدیلی اور کم عمری کی شادیوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ قرارداد میں 13 سالہ مسیحی لڑکی ماریا شہباز کے کیس کو نمایاں مثال قرار دیتے ہوئے پاکستانی حکام سے فوری اور مؤثر اقدامات کا مطالبہ کیا گیا۔ قرارداد میں کہا گیا کہ ماریا شہباز کو 2025 میں اغوا کیا گیا، بعد ازاں ان کا مبینہ طور پر جبری مذہب تبدیل کرایا گیا اور ان کے اغوا کار سے شادی کروادی گئی۔ یورپی ارکانِ پارلیمنٹ نے مطالبہ کیا کہ ماریا کو قانونی معاونت، اپنے خاندان تک رسائی اور نفسیاتی مدد فراہم کی جائے، جبکہ ایسے تمام مقدمات کی شفاف تحقیقات کی جائیں۔ یورپی پارلیمنٹ نے پاکستان پر زور دیا کہ وہ کم عمری کی شادیوں کے خلاف موجود قوانین پر مکمل عمل درآمد یقینی بنائے، مذہبی اقلیتوں کی لڑکیوں کے اغوا اور جبری مذہب تبدیلی کے متاثرین کے خاندانوں کی شکایات کے ازالے کے لیے قومی نظام قائم کرے اور ذمہ دار افراد کو قانون کے کٹہرے میں لائے۔

اے ڈی بی نے پاکستان کی ترقی کی پیشین گوئی کو 3.7 فیصد تک کم کر دیا

جس میں توانائی کی زیادہ لاگت اور بیرون ملک پاکستانیوں کی جانب سے ترسیلات زر پر متوقع دباؤ کا حوالہ دیا گیا

اسلام آباد: ایشیائی ترقیاتی بینک (اے ڈی بی) نے جمعرات کو پاکستان کی اقتصادی نمو کے لیے اپنی پیشن گوئی کو کم کر کے 3.7 فیصد کر دیا، جس میں توانائی کی زیادہ لاگت اور بیرون ملک پاکستانیوں کی جانب سے ترسیلات زر پر متوقع دباؤ کا حوالہ دیا گیا۔ اپنے ایشین ڈویلپمنٹ آؤٹ لک جولائی 2026 میں، منیلا میں مقیم قرض دہندہ نے، تاہم، ترقی پذیر ایشیا اور بحرالکاہل کے لیے اپنی ترقی کی پیشن گوئی کو 2025 میں 5.5 فیصد سے کم کر کے 2026 کے لیے 9.4 فیصد کر دیا، جو اس کے اپریل کے تخمینے سے 2.0 فیصد پوائنٹ کی کمی کو نشان زد کرتا ہے۔'' ابتدائی اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کی معیشت مالی سال 2026 میں 7.3 فیصد بڑھ رہی ہے (30 جون 2026 کو ختم ہوئی)، جس کی مدد سے مضبوط صنعت اور خدمات کے ساتھ ساتھ معمولی زرعی فوائد حاصل کیے گئے ہیں۔ تاہم، توانائی کی اعلی قیمتوں اور ترقی کے دباؤ پر جولائی 2020 کے آؤٹ لک کے مطابق، مالی سال 2027 کے لیے نمو کی پیشن گوئی کو کم کر کے 3.7 فیصد کر دیا گیا ہے۔ اے ڈی بی نے اس سے قبل اپنی اپریل 2026 کی پیشن گوئی میں رواں مالی سال کے لیے شرح نمو 4.5 فیصد کی پیش گوئی کی تھی۔ اس نے اپریل 2026 میں کیے گئے اپنے سابقہ تخمینوں کے مقابلے مالی سال 2026 اور رواں مالی سال دونوں کے لیے اپنی افراط زر کی پیشن گوئی پر بھی نظر ثانی کی۔ خوراک اور ایندھن کی بڑھتی قیمتوں پر پاکستان کی افراط زر کی پیش گوئی مالی سال 2026 میں 7.2 فیصد تک نظر ثانی کی گئی ہے۔ مشرق وسطی کے تنازعات کے مسلسل منفی اثرات کے پیش نظر مالی سال 2027 کی پیشن گوئی بھی 3.8 فیصد تک نظر ثانی کی گئی ہے۔ اپریل میں، اے ڈی بی نے مالی سال 2026 میں 4.6 فیصد اور مالی سال 2027 میں 7.2 فیصد افراط زر کا تخمینہ لگایا تھا۔ دریں اثنا، حکومت نے رواں سال کے لیے جی ڈی پی کی شرح نمو کا ہدف 4 فیصد اور افراط زر 8.2 فیصد مقرر کیا ہے۔ آئی ایم ایف نے رواں سال کیلئے 3.5 فیصد شرح نمو متوقع ہے۔ پاکستان خطے میں واحد ملک نہیں ہے جسے اس سال زیادہ افراط زر اور کم شرح نمو کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ اے ڈی بی نے ترقی پذیر ایشیا اور بحرالکاہل کے لیے اپنی شرح نمو 2025 میں 5.5 فیصد سے کم کر کے 2026 کے لیے 9.4 فیصد کر دی ہے، جو اس کے اپریل کے تخمینے سے 0.2 فیصد پوائنٹ کی کمی کا نشان ہے۔ 2027 کے لیے، سب سے زیادہ ذیلی علاقائی ترقی کے تخمینے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی، جو بتدریج بحالی کی توقعات کی عکاسی کرتی ہے۔

بی وائی سی نے ماہ رنگ بلوچ کو عمر قید کی سزا کی مذمت پر اقوام متحدہ کے ماہرین کے بیان کا خیر مقدم کیا

کوئٹہ: بلوچ یکجہتی کمیٹی (بی وائی سی) نے اقوام متحدہ کے ماہرین کی جانب سے جاری کیے گئے اس بیان کا خیر مقدم کیا ہے، جس میں معروف بلوچ خاتون انسانی حقوق کی کارکن، بی وائی سی کی منتظم ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ، اور سبغت اللہ شاہ جی کو سنائی گئی عمر قید کی سزاؤں کی مذمت کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے ماہرین نے درست طور پر ان سزاؤں کو انصاف کا مذاق قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ فیصلے غیر منصفانہ مقدمے کی کارروائی اور انسدادِ دہشت گردی وقتل کے الزامات کے غلط استعمال کا نتیجہ ہیں، جن کا مقصد آزادیٔ اظہار، پرامن اجتماع اور تنظیم سازی کے بنیادی حقوق کے پُرامن استعمال کو جرم بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچ یکجہتی کمیٹی کے رہنما تقریباً 16 ماہ سے زیرِ حراست ہیں۔ ان کے خلاف 50 سے زائد مبینہ طور پر من گھڑت مقدمات درج کیے جا چکے ہیں۔ گزشتہ 26 روز سے انہیں ایسے مقدمات کا سامنا ہے جن کی کارروائی خفیہ انداز میں جاری رہی، جس پر انہوں نے مسلسل احتجاج کیا اور ان کارروائیوں کا بائیکاٹ کیا۔ مزید کہا کہ ان کی رضامندی کے بغیر ریاست کی جانب سے مقرر کردہ وکلا ان پر مسلط کیے گئے۔ بعد ازاں ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ اور سبغت اللہ شاہ جی کو عمر قید کی سزا سنائی گئی، جبکہ ان کے خلاف دیگر کئی مقدمات کی سماعت تاحال جاری ہے۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی نے مزید مطالبہ کیا ہے کہ اقوام متحدہ، مختلف حکومتیں، بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیمیں اور عالمی سول سوسائٹی بلوچستان کی صورتحال پر مسلسل توجہ برقرار رکھیں، پاکستان پر انسانی حقوق کے کارکنوں کے خلاف کارروائیاں بند کرنے کے لیے دباؤ ڈالیں، اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے معیارات کی جاری خلاف ورزیوں پر جوابدہی کو یقینی بنائیں۔ آخر میں کہا ہے کہ بلوچ یکجہتی کمیٹی نے ناانصافی کے خلاف مزاحمت، جوابدہی کے فروغ اور بلوچ عوام کے بنیادی حقوق اور وقار کے تحفظ کے اپنے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی نے ممتاز بلوچ انسانی حقوق کی کارکن ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ اور سبغت اللہ شاہ جی کو سنائی گئی عمر قید کی سزاؤں کے خلاف اقوام متحدہ کے ماہرینِ انسانی حقوق کے مشترکہ بیان کا بھرپور خیر مقدم کیا ہے۔ بی وائی سی کا کہنا ہے کہ یو این ماہرین نے ان فیصلوں کو ''انصاف کا مذاق قرار دے کر سچائی کی توثیق کی ہے۔

یورپی یونین نے پاکستان کو خبردار کیا

انسانی حقوق کی ناکامی سے اسے قیمتی تجارتی فوائد کو نقصان پہنچ سکتا ہے

بروسلز: یورپی پارلیمنٹ نے پاکستان کو اب تک کی اپنی سخت ترین وارننگوں میں سے ایک جاری کی ہے، جس میں ملک کے انسانی حقوق کے ریکارڈ کو جنرلائزڈ اسکیم آف پریفرنس پلس (GSP+) پروگرام کے تحت یورپی یونین تک اس کی ترجیحی تجارتی رسائی کے مستقبل سے منسلک کیا گیا ہے۔ اس ہفتے منظور کی گئی ایک قرارداد میں، یورپی پارلیمنٹ کے اراکین نے کہا کہ پاکستان کو انسانی حقوق کی اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں کو پورا کرنا چاہیے یا اس وقت GSP+ فریم ورک کے تحت حاصل ہونے والے تجارتی فوائد کو خطرے میں ڈالنا چاہیے۔ یہ اسکیم ترقی پذیر ممالک کو انسانی حقوق، مزدوروں کے حقوق، ماحولیاتی تحفظ اور گڈ گورننس کا احاطہ کرنے والے 27 بین الاقوامی کنونشنوں پر عمل درآمد کے بدلے یورپی یونین کی منڈی تک ترجیحی رسائی فراہم کرتی ہے۔ قرارداد میں قانون سازوں کی جانب سے پاکستان میں انسانی حقوق کی بگڑتی ہوئی صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اس نے اسلام آباد سے مطالبہ کیا کہ وہ سیاسی مخالفین، صحافیوں، اقلیتوں اور سول سوسائٹی کے کارکنوں کے خلاف جبری گمشدگیوں، من مانی حراستوں اور توہین مذہب، انسداد دہشت گردی اور سائبر کرائم سے متعلق قوانین کے غلط استعمال کو فوری طور پر ختم کرے۔ ایم ای پیز نے خاص طور پر بلوچ حقوق کے کارکن مہرنگ بلوچ اور انسانی حقوق کے وکیل ایمان مزاری کے مقدمات کو اجاگر کیا، پاکستانی حکام پر زور دیا کہ وہ پرامن کارکنوں کے خلاف کریک ڈاؤن کے طور پر بیان کردہ کارروائیوں کو ختم کریں۔ قرارداد میں علی وزیر، حنیف پشتین اور دادشاہ کے مقدمات کا بھی حوالہ دیا گیا، جس میں انصاف اور مناسب عمل کا مطالبہ کیا گیا۔ یورپی پارلیمنٹ پاکستان سے انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں سے متعلق اپنے بین الاقوامی وعدوں کو برقرار رکھنے کا مطالبہ کرتی ہے، قرارداد میں کہا گیا ہے کہ جی ایس پی پلس اسکیم کے مسلسل نفاذ کا انحصار تجارتی انتظامات کے تحت کنونشنز کی تعمیل پر ہے۔

راولاکوٹ میں پاکستان رینجرز کی فائرنگ کے بعد پی او کے احتجاج میں شدت

جوائنٹ ایکشن کمیٹی نے ۴۸ر گھنٹے کا الٹی میٹم جاری کیا

مظفر آباد: پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (پی او کے) میں جمعرات کو پاکستانی رینجرز کی فائرنگ میں دو افراد کی ہلاکت کے بعد احتجاج میں شدت آگئی۔ اطلاعات کے مطابق پاکستان کے سیکورٹی اہلکاروں نے پی او کے کے راولاکوٹ میں کوٹلی دھرنا کے قریب فائرنگ کی جس سے کچھ مظاہرین زخمی بھی ہوئے۔ دریں اثنا، جموں کشمیر جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی نے حکومت پاکستان کو اپنے 38 نکاتی چارٹر آف ڈیمانڈز کو تسلیم کرنے کے لیے 48 گھنٹے کا الٹی میٹم جاری کیا۔ جے اے اے سی نے حکومت کو انتباہ بھی دیا کہ اگر اس کے مطالبات پورے نہ ہوئے تو بڑے پیمانے پر احتجاج کیا جائے گا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ پاکستانی حکام نے انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت موں کشمیر جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی پر پابندی لگادی ہے۔ اطلاعات کے مطابق اب تک 1000 سے زائد افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے، جن میں 600 کے قریب شہری حقوق کے کارکن بھی شامل ہیں۔ مظاہرین نے یہاں تک کہ پاکستانی حکومت پر خوراک، آٹا اور ادویات کی سپلائی کو محدود کرنے کا الزام بھی لگایا۔ مبینہ طور پر موں کشمیر جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی رہنماؤں کے بینک اکاؤنٹس کو منجمد کر دیا گیا تھا، اور ان کے شناختی دستاویزات کو ضبط کر لیا گیا تھا۔ صحافی سید فرہاد علی شاہ کی حراست کے بعد پاکستانی حکام کو تنقید کا سامنا ہے، کمیٹی ٹو پروٹیکٹ جرنلسٹس (سی پی جے) نے ان کی فوری اور غیر مشروط رہائی پر زور دیا ہے۔ مبینہ طور پر شاہ کو حال ہی میں کالعدم قرار دیے گئے موں کشمیر جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی کی طرف سے منعقد کیے گئے مظاہروں کی اطلاع دینے کے بعد حراست میں لیا گیا تھا۔ سی پی جے کے مطابق، شاہ، ڈیجیٹل نیوز پلیٹ فارم ٹائمز آف کشمیر سے منسلک صحافی، کو 20 جون کو باغ ضلع میں مینٹیننس آف پبلک آرڈر آرڈیننس کے تحت گرفتار کیا گیا تھا، جو کہ ایک حفاظتی نظر بندی قانون ہے جو حکام کو اجازت دیتا ہے کہ وہ افراد کو بغیر کسی الزام کے چھ ماہ تک قید میں رکھ سکیں، اے این آئی نے رپورٹ کیا۔ موں کشمیر جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی نے مطالبہ کیا کہ پاکستانی انتظامیہ جموں وکشمیر سے ملک کے دوسرے حصوں میں ہجرت کرنے والے لوگوں کو الاٹ کی گئی 12 مخصوص نشستوں کو ختم کرے۔ تنظیم کی رائے تھی کہ یہ 12 نشستیں علاقے کے غیر رہائشیوں کو پاکستان کی بڑی سیاسی جماعتوں کو مقامی اسمبلی کے فیصلوں میں مداخلت کرنے کی اجازت دیں گی۔ موں کشمیر جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی مبینہ طور پر خطے میں توانائی کی کم قیمتوں سمیت اقتصادی اصلاحات کا بھی مطالبہ کر رہا تھا۔ پاکستان کے زیر انتظام کشمیر پی او کے کے شہر راولاکوٹ میں پاکستان رینجرز کی مبینہ فائرنگ کے بعد احتجاجی تحریک شدید تر ہوگئی ہے، جس کی قیادت جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی (JAAC) کر رہی ہے۔ سیکیورٹی فورسز کے کریک ڈاؤن اور فائرنگ کے نتیجے میں متعدد شہریوں کی ہلاکت اور درجنوں کے زخمی ہونے کی خبروں نے پورے خطے میں شدید غم وغصے کی لہر دوڑا دی ہے۔

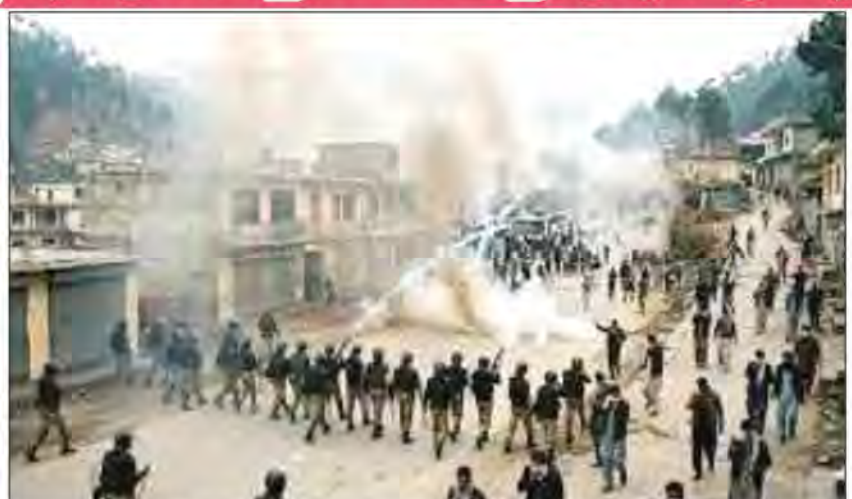

کوئٹہ میں پولیس اہلکاروں کی میتوں کے ہمراہ احتجاج

پاکستانی وزیر اعظم اور آرمی چیف کی کوئٹہ آمد

کوئٹہ: بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ میں حالیہ حملوں میں ہلاک ہونے والے پولیس اہلکاروں کے لواحقین کا میتوں کے ہمراہ احتجاجی دھرنا جاری ہے۔ دوسری جانب پاکستان کے وزیر اعظم اور آرمی چیف کوئٹہ پہنچ چکے ہیں، جہاں انہوں نے نیشنل ایکشن پلان کی صوبائی ایپکس کمیٹی کا اہم اجلاس طلب کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق کوئٹہ اور ضلع زیارت میں مسلح حملوں میں ہلاک ہونے والے پولیس اہلکاروں کی میتیں گزشتہ شب سول ہسپتال کوئٹہ منتقل کی گئی تھیں۔ ہسپتال ذرائع کے مطابق مجموعی طور پر 21 میتیں ورثا کے حوالے کی گئیں، جن میں سے آٹھ کو تدفین کے لیے ان کے آبائی علاقوں میں منتقل کر دیا گیا، جبکہ دیگر میتوں کے ہمراہ لواحقین نے احتجاج شروع کر دیا۔ کوئلہ پھاٹک کے مقام پر زیارت میں ہلاک ہونے والے اہلکاروں کے اہل خانہ نے متعدد میتیں سڑک پر رکھ کر دھرنا دے دیا، جس کے باعث سمنگلی روڈ سمیت شہر کی جانب آنے والی مرکزی شاہراہوں پر ٹریفک معطل ہوگئی۔ ادھر ایئرپورٹ روڈ پر ہنہ اوڑک میں ہلاک ہونے والے اہلکاروں کے لواحقین بھی مسلسل احتجاج کر رہے ہیں۔ مظاہرین کا مؤقف ہے کہ ان کے مطالبات پورے ہونے تک میتوں کی تدفین نہیں کی جائے گی۔ اس احتجاج کے باعث ایئرپورٹ روڈ اور اس سے ملحقہ علاقوں میں آمدورفت شدید متاثر رہی۔ بعد ازاں زیارت حملے میں ہلاک ہونے والے اہلکاروں کی میتیں بھی ایئرپورٹ روڈ پر قائم مرکزی دھرنا گاہ منتقل کر دی گئیں۔ کوئٹہ ریڈ زون کے اطراف تمام داخلی وخارجی راستے سیل کر دیے گئے ہیں، جبکہ کوئٹہ کینٹ میں داخلے پر بھی عارضی پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ علاقے میں پولیس، فرنٹیئر کور اور دیگر سیکیورٹی اداروں کی اضافی نفری تعینات کر دی گئی ہے۔ دوسری جانب موجودہ سیکیورٹی صورتحال کے تناظر میں کوئٹہ میں نیشنل ایکشن پلان کی صوبائی ایپکس کمیٹی کا اہم اجلاس جاری ہے۔ اجلاس کی صدارت پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف کر رہے ہیں، جبکہ اس میں آرمی چیف، گورنر بلوچستان، وزیر اعلیٰ بلوچستان، وفاقی وزراء، اعلیٰ عسکری حکام اور سیکیورٹی اداروں کے سربراہان شریک ہیں۔ کوئٹہ میں جاری احتجاج اور سیکیورٹی اقدامات کے باعث شہر کی معمول کی سرگرمیاں متاثر ہوئی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بارپینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

مودی۔شاہ کا بنایا نظام کلیدی مقصد کے حصول تک رہے گا جاری

مختصر یہ کہ ایران کا حالیہ سانحہ محض ایک ملک کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری مسلم دنیا کے لیے ایک آئینہ ہے جس میں وہ اپنی کمزوریاں دیکھ سکتی ہے۔ عالمی سیاست کی سرد مہری اور مفاد پرستی کے دور میں اگر اسلامی ممالک باہمی تعاون، اعتماد اور عملی یکجہتی کو فروغ نہیں دیتے تو ان کی سیاسی خودمختاری بتدریج کمزور ہوتی جائے گی۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ جب مسلمان متحد ہوئے تو انہوں نے علم، تہذیب اور سیاست میں نمایاں کردار ادا کیا، اور جب انتشار کا شکار ہوئے تو بیرونی قوتوں کے لیے آسان ہدف بن گئے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ جذباتی نعروں کے بجائے عملی حکمت عملی اختیار کی جائے۔ ایسی حکمتِ عملی جو مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر مشترکہ مفاد اور اجتماعی وقار کو مقدم رکھے۔ عالمی سیاست کی بساط پر عزت و وقار اسی قوم کو ملتا ہے جو اپنے داخلی اختلافات پر قابو پا کر مشترکہ قوت میں تبدیل ہو جائے۔

پی رمن

ملک میں اکثر اس بات پر بحث ہونے لگی ہے کہ آخر کب تک مودی اور امیت شاہ کا بنایا ہوا نظام برقرار رہے گا۔ اس بارے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ مودی۔امیت شاہ جوڑی کا بنایا ہوا نظام اس وقت تک برقرار رہے گا جب تک وہ ایک اہم بلکہ کلیدی مقصد حاصل نہیں کر لیتے۔ بہر حال آپ سب جانتے ہیں کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی عمر 75 سال سے تجاوز کر گئی ہے وہ اپنی عمر کی 75 بہاریں دیکھ چکے ہیں اور ستمبر 2026ء میں وہ اپنی عمر کے 76 سال پورے کر لیں گے۔ حیرت اور دلچسپی کی بات یہ ہے کہ مودی جی مکمل آمرانہ اختیارات کو مضبوطی سے قائم کرنے کیلئے بے چین و بیتاب نظر آتے ہیں۔ اسی مقصد کے تحت انھوں نے ایک ہمہ جہتی حکمت عملی اختیار کی ہے۔ اس حکومت کا ہر قدم اور ہر نئی پالیسی اسی مقصد کے حصول کی طرف آگے بڑھتی دکھائی دیتی ہے۔ (واضح رہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امیت شاہ، اسپیکر لوک سبھا اوم برلا اور مرکزی وزیر پیوش گوئل نے 23 جون 2026ء کو نئی دہلی کے راشٹر پتی بھون میں دوسری سول انویٹیم تقریب میں شرکت کی) ماہ جون میں دو اہم سرکاری تقاریب دیکھنے کا موقع ملا۔ پہلی تقریب 51 سال قبل نافذ کی گئی ایمرجنسی کی یاد میں تھی جسے سرکاری طور پر "سمودھان ہتیا دیوس" یا "دستور کا یومِ قتل" کے نام سے منائی گئی اور دوسری تقریب نریندر مودی اقتدار کے 12 سال کی تکمیل کے خوشی میں منائی گئی۔

آپ کو یہ بھی بتادیں کہ ہمارے ملک میں ایمرجنسی 21 ماہ تک جاری رہی اور اس کے بعد قائم ہونے والی جنتا پارٹی کی حکومت نے اپنے وعدے کے مطابق اس کے زیادہ تر اثرات ختم کر دیئے تھے۔ موجودہ مودی حکومت کے دور میں ادارہ جاتی نقصان زیادہ وسیع اور گہرا ہوا ہے۔ مصنف کے مطابق موجودہ حکومت نے کسی پشیمانی کا اظہار کرنے کی بجائے یہ واضح کیا ہے کہ وہ اپنے اقدامات کو مزید وسعت دے گی۔ اگر ہم بی جے پی کی قومی عاملہ کا جائزہ لیتے ہیں پتہ چلتا ہے کہ اس میں بھی کہنہ مشق اور بزرگ قائدین کو مودی کے بڑے بڑے دعوے اور وعدوں کے ساتھ ساتھ پارٹی صدر کی ہدایات کی ساعت تک محدود کر دیا گیا ہے۔ پارٹی سربراہ جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ بی جے پی دنیا کی سب سے بڑی سیاسی جماعت ہے۔ پارٹی کے سینئر و بزرگ قائدین کو یہ ہدایات دینے لگے ہیں کہ وہ حکومت کی پالیسیوں کے بارے میں لوگوں کو سمجھائیں۔ اب پارٹی میں پرانے دور کی سنٹرل الیکشن کمیٹی کے ارکان کی بھی کوئی اہمیت نہیں رہی۔ فی الوقت اُن کا کام بس یہی رہ گیا ہے کہ وہ امیت شاہ کے ماہرین کی ٹیم جو پروگرامس پیش کرتی ہے اُن پروگرامس کی بلا چوں وچراں تصدیق کریں اور جہاں تک پارٹی اور حکومت میں غیر ضروری مباحث کا سوال ہے یہ اصل میں کانگریس کا کلچر ہے اور اس طرح کا کلچر بی جے پی کو نقصان پہنچائے گا۔ چنانچہ بی جے پی ورکر کا یہی فرض ہے کہ بناء کوئی سوال کئے پارٹی قیادت اُنھیں جو ذمہ داری تفویض کرتی ہے اُسے نبھائیں، قیادت کے ہر حکم کی تعمیل کریں۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ حکمراں جماعت فی الوقت اپوزیشن جماعتوں کے منحرفین کیلئے محفوظ پناہ گاہ بنی ہوئی ہے اور یہ رجحان دن بہ دن مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جارہا ہے۔ ویسے بھی ہر سیاسی تاریخ میں ہر اُبھرتی ہوئی طاقت اس قسم کے رجحان سے محظوظ ہوتی ہے۔ اکثر سنڈیکیٹ لیڈران یہاں تک کہ سوشلسٹ رہنما بھی 1971ء کے لوک سبھا انتخابات میں اندرا کانگریس کی کامیابی کے بعد بڑی تیزی کے ساتھ اُس کی طرف مائل ہونے لگے۔

ایسے میں بناء کسی جھجھک کے یہ کہا جاسکتا ہے کہ جب تک مودی۔شاہ دونوں کی جوڑی پارٹی کو اقتدار میں برقرار رکھے گی تب تک بی جے پی دوسری سیاسی جماعتوں سے انحراف کرنے والوں کیلئے پرکشش رہے گی اور یاد رکھئے جب یہ جوڑی کمزور پڑ جائے گی نیند میں محو ہوجائے گی یعنی غفلت کا شکار ہوگی تب ہر چیز ڈرامائی طور پر تبدیل ہوجائے گی۔ اس بارے میں کرناٹک کے بی جے پی ارکان اسمبلی کی جانب سے کی گئی حالیہ کراس ووٹنگ بہترین مثال ہے۔ اس بارے میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سیاسی لحاظ سے طاقتور سمجھے جانے والے امیت شاہ کے ساتھ ایسا ہو رہا ہے تو پھر یہ واضح ہوگیا ہے کہ ہر طاقتور لیڈر ہمیشہ طاقتور نہیں رہتا۔ ہر حکمراں ہمیشہ اقتدار پر فائز نہیں رہتا۔ آج مودی اور امیت شاہ عروج پر ہیں کل ہوسکتا ہے کہ زوال کا شکار ہوجائیں۔

آخر میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر شہریوں کی سطح پر دیکھا جائے تو مودی۔شاہ کے طویل اقتدار (12 سالہ دور اقتدار) میں ہم شہری گونگے اور بہرے ہوگئے ہیں۔ ہم میں حکمرانوں سے سوال کرنے کی صلاحیت ختم ہوچکی ہے۔ ہم قوت گویائی سے محروم نسل میں تبدیل ہوگئے ہیں۔ ایسی نسل جو شہری حقوق کیلئے احتجاجی مظاہروں کے کلچر کو پوری طرح بھلا دیا ہے۔ حال ہی میں ایک کالم نگار نے عوامی ناراضگی کی موت کو کئی ایک عوامل کے ساتھ سوشل میڈیا کی مقبولیت کو ذمہ دار قرار دیا۔ اُس نے سوال کیا کہ اگر لاکھوں لوگوں نے میرا پوسٹ دیکھا ہے تو مجھے سڑکوں پر کیوں ہونا چاہئے؟

آپ خود غور کیجئے کہ مودی کے اقتدار پر فائز ہونے سے پہلے ہمارے ملک میں مسلسل عوامی احتجاجی مظاہرے ہوا کرتے تھے اور ایک ایک وقت ایسا بھی ہوا جب ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں احتجاجی ہفتوں تک سڑکوں پر ہوتے۔ اس ضمن میں ہم سال 2011ء کے اینٹی کرپشن موومنٹ، تحفظات مخالف احتجاج، نربھئے کیس کے سلسلہ میں عوام کا ہفتوں تک احتجاج جاری رہنے اور چپکو (جنگلات کے کٹاؤ کے خلاف شروع کردہ تحریک) کی مثالیں پیش کر سکتے ہیں لیکن موجودہ حکومت انفارمیشن کنٹرول، پولیٹکل منیجمنٹ اور کئی دوسرے طریقوں سے عوامی ناراضگی کو اس کی حد تک رکھنے میں کامیاب رہی، ہر کوئی اس بات کو لیکر حیرت میں مبتلا ہے کہ آخر مودی حکومت کس طرح ناراض آوازوں پر اُن کے احتجاجی مظاہروں پر بآسانی قابو پالیتی ہے۔ سمجھنے کیلئے کہ آخر یہ کیسے ہو رہا ہے ریسلنگ فیڈریشن آف انڈیا کے سابق سربراہ برج بھوشن شرن سنگھ کے اس بیان کو پڑھتے جائیے جس میں وہ کہتے ہیں "میں جانتا ہوں کہ ایودھیا کی رام مندر میں کیا ہو رہا ہے لیکن میں سچ کا اظہار کروں تو پھر میں مشکل میں آجاؤں گا۔ فی الوقت مجھ میں سچ بولنے کی ہمت نہیں ہے۔ اگر وقت آئے گا تو میں سچ اُگل دوں گا"۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ بی جے پی قیادت نے کس طرح اپنے کارکنوں اور قائدین پر ڈسپلن کا شکنجہ کس کر رکھا ہے۔

اگر ہم مغربی بنگال میں بی جے پی کے اقتدار پر آنے کو دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ مایاوتی یا پھر بی آر ایس سربراہ کے چندر شیکھر راؤ کی طرح ممتا بنرجی میدان چھوڑ کر فرار نہیں ہوئیں۔ وہ ہنوز میدان میں ڈٹی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے آج مخالفین بھی ممتا بنرجی کی ہمت اور اُن کے حوصلے کے متعارف ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ مغربی بنگال فتح کرنے کے بعد بھی امیت شاہ آرام کرنے والے نہیں ہیں بلکہ وہ پارلیمنٹ میں بی جے پی کو دو تہائی اکثریت دلانے کی خاطر اپوزیشن جماعتوں کو توڑنے، اُن کے ارکان پارلیمنٹ کو انحراف پر مجبور کرنے سے متعلق آپریشن لوٹس جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس سے بی جے پی حکومت کو پارلیمنٹ میں حلقوں کی نئی حد بندی، ون نیشن ون الیکشن اور اس قسم کے دوسرے اہم بلوں کی منظوری کو یقینی بنایا جائے گا۔ یہ ایسے اقدامات ہیں جو بی جے پی کو نہ صرف پارلیمنٹ بلکہ ملک پر مکمل کنٹرول عطا کرنے کیلئے بہت ضروری ہیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ کا بنایا ہوا سیاسی و انتظامی نظام اپنے بنیادی مقاصد اور نظریاتی ہدف کے حصول تک مکمل طور پر جاری رہے گا۔ سینئر صحافی اور تجزیہ کار پی رمن کے ایک حالیہ تجزیاتی مضمون (جو سیاست ڈیلی اور دی وائر پر شائع ہوا) کے مطابق، ملک میں جاری موجودہ نظام اور طرزِ حکومت محض وقتی نہیں ہے، بلکہ یہ ایک طویل مدتی کلیدی مقصد کے تحت کام کر رہا ہے۔ نظریاتی ہدف کا حصول: مودی اور شاہ کی جوڑی کا قائم کردہ یہ نظام اس وقت تک مضبوطی سے کام کرتا رہے گا جب تک وہ اپنے حتمی نظریاتی اور سیاسی مقاصد کو مکمل طور پر حاصل نہیں کر لیتا۔ مطلق اختیارات کی کوشش: تجزیہ کاروں کے مطابق، موجودہ قیادت انتظامیہ اور ریاستی اداروں پر مکمل کنٹرول حاصل کرنے کے لیے کثیر جہتی حکمت عملی پر عمل پیرا ہے۔ ادارتی تبدیلیاں: حکومت کے ہر اقدام، پالیسی اصلاحات، اور نئے قوانین کا بنیادی مقصد موجودہ سیاسی و سماجی ڈھانچے کو اپنے وژن کے مطابق ڈھالنا ہے۔ دوسری جانب، مودی حکومت اور بی جے پی قیادت اس انتظام کو ملک کی تعمیرِ نو اور ترقی کے نظام کے طور پر پیش کرتی ہے۔ وکست بھارت 2047: امت شاہ اور دیگر حکومتی عہدیداروں کے مطابق، اس نظام کا کلیدی ہدف سال 2047 تک ہندوستان کو ایک مکمل طور پر ترقی یافتہ ملک بنانا ہے۔

انتظامی اور فوجداری اصلاحات: نظامِ انصاف کو تیز تر بنانے اور شہریوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے حال ہی میں فوجداری قوانین میں بڑی بنیادی تبدیلیاں نافذ کی گئی ہیں۔ سیاسی استحکام: این ڈی اے کے حالیہ اجلاسوں میں امت شاہ نے واضح کیا کہ مودی کا دورِ حکومت مضبوط قومی سلامتی اور دور اندیش پالیسیوں کے نفاذ کے لیے یاد رکھا جائے گا۔ چاہے اسے سیاسی مبصرین کی جانب سے سخت کنٹرول کا نظام کہا جائے یا حکومت کی طرف سے ترقی کا طویل مدتی منصوبہ، یہ واضح ہے کہ مودی اور شاہ کا بنایا ہوا یہ موجودہ پاور اسٹرکچر اپنے طے شدہ ہدف سے پہلے رکنے والا نہیں ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (BJP) کی قیادت میں وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ کا بنایا ہوا نظام ایک انتہائی مرکزی، تکنیکی اور سخت انتخابی و انتظامی ڈھانچے پر مبنی ہے۔ اس سیاسی اور حکومتی ماڈل کو عام طور پر مودی۔شاہ جوڑی کا نظام کہا جاتا ہے، جس کی جڑیں گجرات کی سیاست سے شروع ہوئیں اور اب یہ قومی سطح پر نافذ العمل ہے۔

□□□

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۱۱/جولائی۔۲۰۲۶

امریکہ۔ایران معاہدہ اور ٹرمپ کا بیان

امریکہ اور ایران کے مابین جو عبوری معاہدہ طئے پایا تھا اور جس میں مستقل معاہدہ کیلئے بات چیت کرنے دو ماہ کا وقت فراہم کیا گیا تھا اب اس کے تعلق سے ہی اندیشے لاحق ہوگئے ہیں اور یہ اندیشے کسی اور کے نہیں بلکہ خود امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے بیان سے لاحق ہوئے ہیں۔ ٹرمپ ترکیہ میں نیٹو چوٹی کانفرنس میں شرکت کیلئے پہونچے تھے اور وہاں انہوں نے کہا کہ ان کے خیال میں ایران کے ساتھ عبوری معاہدہ ختم ہوچکا ہے۔ ٹرمپ نے ایران کے تعلق سے کچھ ایسے ریمارکس بھی کئے ہیں جن کے بعد اس معاہدہ کے تعلق سے امیدیں ٹوٹنے لگی ہیں۔ آبنائے ہرمز میں تین بحری جہازوں پر حملوں کے واقعات پیش آئے تھے اور یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ ان حملوں کیلئے ایران ہی ذمہ دار ہے۔ ایران نے اس تعلق سے کوئی باضابطہ بیان جاری نہیں کیا ہے۔ آبنائے ہرمز میں کئے گئے ان حملوں کے بعد امریکہ نے ایران کے خلاف فضائی حملے کئے ہیں۔ ایران کی کچھ اہم تنصیبات کو ان حملوں کے ذریعہ نشانہ بنایا گیا ہے۔ ایران نے بھی اس کے جواب میں کچھ کارروائیاں کی ہیں اور اس کا کہنا ہے کہ خلیج میں ہر وہ مقام اس کیلئے نشانہ ہوسکتا ہے جہاں سے امریکہ ایران کے خلاف حملے کر سکے۔ یہ صورتحال اچانک ہی تبدیل ہوئی ہے اور اس کے نتیجہ میں عالمی سطح پر ایک بار پھر اندیشے لاحق ہونے شروع ہوگئے ہیں۔ جس وقت یہ معاہدہ طئے پایا تھا اسی وقت سے کچھ گوشوں کی جانب سے اس تعلق سے شبہات ظاہر کئے جارہے تھے اور کہا جارہا تھا کہ یہ معاہدہ شائد دیرپا ثابت ہونے نہیں پائے گا اور فی الحال جو آثار پیدا ہوئے ہیں وہ بھی اسی بات کی سمت اشارہ کرتے ہیں۔ حالانکہ ٹرمپ نے کہا ہے کہ وہ ایران کے ساتھ مزید بات چیت اور مذاکرات کو جاری رکھنے کی اجازت دیں گے تاہم جہاں تک ان کا سوال ہے یہ معاہدہ ایک طرح سے ختم ہوچکا ہے۔ یہ ایسی صورتحال اچانک پیدا ہوگئی ہے جس کی توقع فی الحال نہیں کی جارہی تھی۔ اس کے نتیجہ میں ایک بار پھر عالمی سطح پر تشویش کی لہر ضرور پیدا ہوگئی ہے۔ ٹرمپ کے بیان کے بعد عالمی مارکٹ پر اس کے اثرات دیکھنے میں آنے شروع ہوگئے ہیں۔ کئی ممالک میں اسٹاک مارکٹ پر منفی اثرات مرتب وئے ہیں۔ ہندوستان میں بھی شیئر بازار میں بھاری گراوٹ دیکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں پانچ فیصد تک کا اضافہ ہوگیا ہے۔ امریکہ اور ایران کے مابین عبوری معاہدہ کے بعد دنیا بھر میں حالات بہتر ہونے کی امید کی جارہی تھی۔ کئی ممالک کی معیشتیں بھی بہتری کی راہ پر آگے بڑھنے کی امید تھی۔ عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں استحکام پیدا ہو رہا تھا۔ تیل کی قیمتیں ماقبل جنگ کی سطح پر واپس آگئی تھیں۔ سپلائی بھی بحال ہونے لگی تھی اور حالات کے بتدریج بہتر ہونے کے اشارے مل رہے تھے۔ تاہم اچانک ہی ٹرمپ کے بعد کے بعد جو صورتحال پیدا ہوئی ہے اس کے نتیجہ میں ایک بار پھر اندیشے اور شبہات نے تقویت پائی ہے اور اس کے اثرات عالمی معیشت اور تیل کی قیمتوں پر واضح طور پر دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ اندیشے بھی لاحق ہوگئے ہیں کہ قیمتوں میں اضافہ کے بعد سپلائی چین بھی متاثر ہوسکتی ہے اور اس کے نتیجہ میں حالات مزید بگڑنے کا بھی اندیشہ ہے۔ بہتر ہوتی ہوئی عالمی معیشت کے سدھرنے اور مستحکم ہونے کیلئے اب مزید وقت درکار ہوسکتا ہے اور اس کے نتیجہ میں کئی ممالک پر منفی اثرات کے اندیشوں کو مسترد نہیں کیا جاسکتا۔ اب جو صورتحال پیدا ہوئی ہے اس کو بہتر بنانا بھی زیادہ آسان نہیں ہوگا۔ جو عبوری معاہدہ ہوا تھا اس کیلئے بھی بہت زیادہ جدوجہد کی گئی تھی۔ مسلسل کاوشوں کے بعد عبوری معاہدہ ہوا تھا اور اب اچانک ہی یہ عبوری معاہدہ ٹھپ ہوتا نظر آ رہا ہے۔ ٹرمپ نے اپنے طور پر تو اس معاہدہ کے ختم ہونے کا بھی اعلان کر دیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ سفارتی اور مصالحتی کاوشوں کو مزید شدت کے ساتھ آگے بڑھایا جائے۔ دونوں ممالک کے مابین اعتماد سازی کے اقدامات پر توجہ دی جائے اور عبوری معاہدہ کو برقرار رکھتے ہوئے مستقل معاہدہ کو یقینی بنانے کیلئے جدوجہد کی جائے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

بھوانی پور میں جشنِ عید میلاد النبی ﷺ اور رسمِ دستارِ حفظ وقراءت کی روح پرور تقریب منعقد

حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کے پُرنور 60ویں عرسِ مبارک کے بابرکت موقع پر دار العلوم فیض الرسول، براؤں شریف سے عزیزم حافظ عارف رضا فیضی ابن حضرت مولانا سراج احمد صاحب قادری علیمی کو اکابر علماء ومشائخ کے مبارک ہاتھوں سند ودستارِ حفظ وقراءت سے سرفراز کیے جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسی عظیم دینی نعمت پر اظہارِ تشکر ومسرت کے طور پر گزشتہ شب بھوانی پور (سمرہنا) میں عالی جناب مشتاق احمد صاحب انصاری کے دولت کدہ پر جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور رسمِ دستارِ حفظ وقراءت کی ایک نہایت روح پرور، ایمان افروز اور نورانی محفل منعقد ہوئی، جس میں علماء کرام، حفاظِ عظام، قراء کرام، معززینِ علاقہ، اعزہ واقارب اور عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ محفل کی سرپرستی محققِ عصر، صاحب تصانیفِ کثیرہ حضرت علامہ مفتی عبدالحکیم صاحب نوری مصباحی نے فرمائی، جبکہ صدارت ادیبِ شہیر حضرت علامہ مولانا محمد شمیم احمد صاحب نوری مصباحی نے کی۔ نظامت کے فرائض حضرت مولانا حافظ محمد اسلم صاحب نظامی خیراتی نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیے۔ تلاوت کلامِ پاک کی سعادت حافظ وقاری محمد ارشد حبیبی (رسول پور) نے حاصل کی، جبکہ بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نذرانۂ عقیدت پیش کرنے والوں میں مولانا احمد حسین صاحب نظامی علیمی، حافظ ظہیر نظامی (کھیری ڈیہہ)، مولوی انوار عالم (متعلم نور العلوم مہراج گنج) اور جناب مجاہد رضا انصاری شامل تھے، جن کی پرسوز نعت خوانی نے محفل کو عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے معطر کر دیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد شاہد رضا صاحب نوری فیضی، صدر المدرسین دار العلوم غوثیہ فیض الرسول سمرہنا، نے علم، علماء اور حفاظِ کرام کی عظمت وفضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ حفاظِ قرآن امتِ مسلمہ کا عظیم سرمایہ، دینِ اسلام کے امین اور کلامِ الٰہی کے محافظ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کی حفاظت کا جو وعدہ فرمایا ہے، اس کی عملی صورت ہر دور میں انہی نفوسِ قدسیہ کے ذریعے نمایاں ہوتی رہی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی۔ انہوں نے احادیثِ مبارکہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حافظِ قرآن سے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتے جاؤ اور جنت کے درجات طے کرتے جاؤ، کیونکہ تمہارا آخری مقام وہی ہوگا جہاں تم آخری آیت کی تلاوت کرو گے۔ مزید فرمایا کہ حدیثِ مبارکہ میں یہ بھی بشارت آئی ہے کہ جس نے قرآنِ کریم سیکھا اور اس پر عمل کیا، اس کے والدین کو قیامت کے دن ایسا نورانی تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ جو والدین اپنی اولاد کو قرآنِ کریم کی دولت سے آراستہ کرتے ہیں وہ حقیقت میں دنیا وآخرت کی عظیم سعادت حاصل کرتے ہیں۔ انہوں نے حافظ عارف رضا فیضی، ان کے والدین اور اساتذۂ کرام کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایک حافظِ قرآن صرف اپنے خاندان کا نہیں بلکہ پوری ملتِ اسلامیہ کا سرمایہ ہوتا ہے، اس لیے ایسے بچوں کی حوصلہ افزائی اور دینی واخلاقی تربیت ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ بعد ازاں خطیب اہلِ سنت حضرت مولانا محمد جنید صاحب مصباحی، خطیب وامام جامع مسجد چلبلوا، بھٹہٹ بازار، گورکھپور، نے عصری تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم کی اہمیت پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جدید علوم کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے، لیکن اگر تعلیم دین، اخلاق اور کردار سے خالی ہو تو وہ انسان کو حقیقی کامیابی سے ہمکنار نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا کہ علمِ دین انسان کو اپنے رب کی معرفت، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، والدین کی خدمت، حسنِ اخلاق، حقوق العباد کی ادائیگی، عدل وانصاف، امانت ودیانت اور معاشرے کی اصلاح کا شعور عطا کرتا ہے۔ ایک عالم اور غیر عالم کے درمیان وہی فرق ہے جو روشنی اور تاریکی، بصیرت اور جہالت کے درمیان ہوتا ہے۔ علماء کرام معاشرے کی اصلاح، امت کی رہنمائی اور نئی نسل کی صحیح تربیت کا عظیم فریضہ انجام دیتے ہیں، جبکہ جہالت اخلاقی زوال، خاندانی انتشار اور متعدد سماجی برائیوں کو جنم دیتی ہے۔ انہوں نے والدین سے اپیل کی کہ وہ اپنی اولاد کو عصری تعلیم کے ساتھ قرآنِ مجید، سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور بنیادی دینی علوم سے ضرور آراستہ کریں تا کہ وہ دین ودنیا دونوں میں کامیاب ہو سکیں۔ آخر میں انہوں نے حافظ عارف رضا فیضی کی اس عظیم کامیابی پر ان کے والدِ محترم حضرت مولانا سراج احمد صاحب قادری علیمی، والدہ، اہلِ خانہ اور اساتذۂ کرام کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کے لیے مزید علمی، عملی اور روحانی ترقی کی دعا کی۔

پسماندہ تحریک کا بنیادی مؤقف: پس ماندہ تحریک اسی تضاد کا سامنا کرنے کے لیے وجود میں آئی۔ اس کا بنیادی مؤقف نہایت سادہ مگر انقلابی تھا: ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت پس ماندہ ہے، اور جو بھی سیاست پس ماندہ حقیقتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے مسلمانوں کی نمائندگی کا دعویٰ کرتی ہے، وہ ہندوستانی مسلم معاشرے کی نامکمل تفہیم پر مبنی ہے۔ یہ کبھی تقسیم کی دعوت نہیں تھی، بلکہ فکری دیانت اور جمہوری انصاف کا مطالبہ تھا۔ حقیقی شمولیت کی بنیاد محض علامتی نمائندگی نہیں بلکہ سماجی حقیقت ہونی چاہیے۔ آل انڈیا پس ماندہ مسلم محاذ نے عوامی مہمات، فکری سرگرمیوں، نچلی سطح کی تنظیم سازی اور پالیسی سازوں کے ساتھ مسلسل مکالمے کے ذریعے اس مؤقف کو ہمیشہ آگے بڑھایا، حتیٰ کہ ان برسوں میں بھی جب مرکزی اداروں نے اس تحریک کو بہت کم اہمیت دی۔

پسماندہ نمائندگی کا عروج: ہندوستانی مسلم سیاست کا ایک نیا باب

شریق ادیب انصاری

تاریخ کبھی اپنے آنے کا اعلان نہیں کرتی۔ وہ خاموش جدوجہد، صبر آزما وکالت، اور نسل در نسل یقین کے بتدریج استحکام کے ذریعے تشکیل پاتی ہے، یہاں تک کہ ایک دن دنیا بدلی ہوئی نظر آنے لگتی ہے۔ تب جا کر انسان اس راستے کو تلاش کرتا ہے جس نے اس تبدیلی کو ممکن بنایا۔ ہم میں سے جن لوگوں نے اپنی زندگی کی کئی دہائیاں پس ماندہ تحریک کے لیے وقف کی ہیں، ان کے لیے آج ہندوستان میں رونما ہونے والی سیاسی پیش رفت اسی نوعیت کی حامل ہے یعنی ایک ایسی خاموش تبدیلی کی آمد، جس کا انتظار بہت عرصے سے تھا۔ دانش آزاد انصاری، کیفل ورا، مہتاب سیفی اور دیگر پس ماندہ مسلمانوں کی بااثر سیاسی ذمہ داریوں پر تقرریاں محض الگ تھلگ واقعات نہیں ہیں۔ یہ ایک کہیں گہرے تاریخی عمل کا نمایاں اظہار ہیں۔ یہ کاریگر، جولاہے، مزدور اور دستکار طبقے کی سیاسی فیصلہ سازی کے ایوانوں میں بتدریج اور طویل جدوجہد کے بعد ہونے والی شمولیت کی نمائندگی کرتی ہیں، جہاں سے انہیں بہت طویل عرصے تک باہر رکھا گیا تھا۔ یہ حقیقت کہ سیاسی جماعتوں نے ان طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد کو اہم ذمہ داریاں سونپنا شروع کر دی ہیں یعنی ایسے افراد جنہیں صرف ایک نسل پہلے شاید ان عہدوں کے لیے قابلِ غور بھی نہ سمجھا جاتا یہی خود اس بات کا ثبوت ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں سے متعلق سیاسی بیانیہ کس قدر گہرائی سے تبدیل ہو چکا ہے۔

استقامت سے جنم لینے والی تبدیلی: اس نوعیت کی بڑی تبدیلیاں خود بخود رونما نہیں ہوتیں۔ ان کے لیے ایسے افراد درکار ہوتے ہیں جو اس وقت بھی آواز بلند کریں جب بظاہر کوئی سننے کے لیے تیار نہ ہو۔ 2017 میں، جب پس ماندہ مسلمانوں کا مسئلہ تقریباً مرکزی سیاسی مباحث سے غائب ہو چکا تھا، اور جب ہندوستانی اسلام کے اندر پس ماندہ مسلمانوں کی ایک الگ اور عددی اعتبار سے غالب سماجی حقیقت پالیسی سازوں، سیاسی جماعتوں اور میڈیا کی نظروں سے بڑی حد تک اوجھل تھی، میں نے معزز وزیر اعظم نریندر مودی کو ایک باضابطہ خط لکھا، جس میں پس ماندہ مسلمانوں کی حالتِ زار کی تفصیلی وضاحت اور ان کے جائز مطالبات کو تسلیم کیے جانے کی فوری ضرورت پیش کی۔ یہ سیاسی اعتبار سے کوئی آسان یا موزوں وقت نہیں تھا۔ نہ کسی انعام کی توقع تھی اور نہ ہی عوامی رائے کی کسی لہر پر سوار ہونے کا موقع۔ یہ ایک ایسے یقین پر مبنی اقدام تھا کہ ہندوستان کے تقریباً 88 فیصد مسلمان پسماندہ، دستکار اور دلت برادریوں سے تعلق رکھتے ہیں، اور اس سماجی حقیقت کو ملک کے اعلیٰ ترین آئینی منصب کے سامنے رکھا جانا چاہیے، خواہ سیاسی قیادت اسے تسلیم کرنے کے لیے تیار ہو یا نہ ہو۔ میرے لیے حیرت کی بات یہ تھی کہ، اور وزیر اعظم مودی کے کریڈٹ پر، اس نمائندگی کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ اڈیشہ کے بھونیشور میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی پارلیمانی پارٹی کے اجلاس کے دوران وزیر اعظم نے عوامی طور پر پس ماندہ مسلمانوں کا ذکر کیا اور ایک ایسی برادری کا نام لیا جسے سیاسی نظام طویل عرصے سے گویا غیر مرئی سمجھتا آیا تھا۔ یہ ایک غیر معمولی تاریخی اہمیت کا لمحہ تھا۔ حالیہ تاریخ میں پہلی بار ہندوستانی سیاسی قیادت کی اعلیٰ ترین سطحیں ایک ایسی سماجی حقیقت کے ساتھ سنجیدگی سے مکالمہ کر رہی تھیں، جسے میرے مرحوم والد عبدالمجید ادیب انصاری جیسے کارکنوں نے اپنی پوری زندگی عوامی شعور کا حصہ بنانے کے لیے وقف کر دی تھی۔

مسلسل مکالمہ اور پالیسی سے وابستگی: میں نے اس لمحے کو منزل نہیں سمجھا۔ میں مسلسل وزیر اعظم کے دفتر کو خطوط لکھتا رہا،

انہیں پس ماندہ زندگی کی حقیقتوں سے آگاہ کرتا رہا، اور یہ مؤقف پیش کرتا رہا کہ ہندوستان کے 88 فیصد مسلمان یعنی جولاہے، موچی، کسان، مزدور اور وہ دستکار جن کے ہاتھوں نے اس ملک کی مادی تہذیب کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا ہے یعنی مسلمانوں کی فلاح یا سیاسی نمائندگی پر ہونے والی کسی بھی سنجیدہ بحث کے حاشیے پر نہیں رہ سکتے۔ یہ خطوط محض درخواستیں نہیں تھے، بلکہ حقائق پر مبنی اعداد و شمار، آئینی اصولوں اور ان تاریخی ریکارڈز پر استوار ایک مسلسل فکری اور شہری مکالمہ تھے، جنہیں میرے والد کی نسل نے بڑی ذاتی قربانیوں کے ساتھ مرتب کیا تھا۔ محرومی کا ڈھانچہ: پس ماندہ مسلمانوں کو نظر انداز کرنے کا عمل کبھی کسی قانون میں باضابطہ طور پر درج نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہ سماجی درجہ بندی کے مسلسل اثرات اور اس غیر اعلانیہ مفروضے کے ذریعے جاری رہا کہ مسلمانوں کی سیاسی نمائندگی فطری طور پر اشرافیہ طبقے کا حق ہے۔

اشراف برادریوں سے تعلق رکھنے والی بہت سی ممتاز شخصیات نے عوامی زندگی میں قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں، اور اس کا منصفانہ اعتراف کیا جانا چاہیے۔ تاہم ہندوستانی مسلم معاشرے کا غیر معمولی تنوع، جس میں دستکار برادریاں، دلت برادریاں اور عددی لحاظ سے غالب پسماندہ طبقات شامل ہیں، شاذ و نادر ہی سیاسی قیادت میں نمایاں ہو سکا ہے۔ کئی دہائیوں تک جمہوریت نے ہندوستانی مسلمانوں کی نمائندگی کا دعویٰ تو کیا، مگر ان کے داخلی سماجی تنوع کے ایک بڑے حصے کو سیاسی طور پر غیر مرئی ہی رہنے دیا۔

پسماندہ تحریک کا بنیادی مؤقف: پس ماندہ تحریک اسی تضاد کا سامنا کرنے کے لیے وجود میں آئی۔ اس کا بنیادی مؤقف نہایت سادہ مگر انقلابی تھا: ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت پس ماندہ ہے، اور جو بھی سیاست پس ماندہ حقیقتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے مسلمانوں کی نمائندگی کا دعویٰ کرتی ہے، وہ ہندوستانی مسلم معاشرے کی نامکمل تفہیم پر مبنی ہے۔ یہ کبھی تقسیم کی دعوت نہیں تھی، بلکہ فکری دیانت اور جمہوری انصاف کا مطالبہ تھا۔ حقیقی شمولیت کی بنیاد محض علامتی نمائندگی نہیں بلکہ سماجی حقیقت ہونی چاہیے۔ آل انڈیا پس ماندہ مسلم محاذ نے عوامی مہمات، فکری سرگرمیوں، نچلی سطح کی تنظیم سازی اور پالیسی سازوں کے ساتھ مسلسل مکالمے کے ذریعے اس مؤقف کو ہمیشہ آگے بڑھایا، حتیٰ کہ ان برسوں میں بھی جب مرکزی اداروں نے اس تحریک کو بہت کم اہمیت دی۔

ایک نئی سیاسی قبولیت: آج یہ قبولیت مسلسل بڑھ رہی ہے۔ مختلف نظریاتی وابستگی رکھنے والی سیاسی جماعتیں تیزی سے اس حقیقت کو تسلیم کر رہی ہیں کہ پس ماندہ طبقات کی شمولیت محض نمائندگی کا عمل نہیں بلکہ جمہوری ضرورت ہے۔ حال ہی میں انڈین نیشنل کانگریس کی اتر پردیش یونٹ کی جانب سے ایک پس ماندہ رہنما کو تنظیمی ذمہ داری سونپنے کا فیصلہ بھی متعدد حوصلہ افزا پیش رفتوں میں سے ایک ہے۔ سیاسی وابستگی سے قطع نظر ایسے اقدامات قابلِ ستائش ہیں، کیونکہ نمائندگی میں ہر حقیقی توسیع جمہوری اداروں کو مضبوط بناتی ہے۔ پس ماندہ مسائل کی بڑھتی ہوئی اہمیت پر کوئی بھی سنجیدہ گفتگو وزیر اعظم نریندر مودی کے کردار کو تسلیم کیے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔ کوئی ان کی وسیع تر سیاسی سوچ سے اتفاق کرے یا اختلاف، تاریخی ریکارڈ واضح ہے۔ پس ماندہ مسئلے پر ان کی عوامی توجہ نے سیاسی جماعتوں، صحافیوں، ماہرینِ تعلیم اور منتظمین کو ایک ایسی سماجی حقیقت سے روبرو ہونے پر مجبور کیا جو طویل عرصے تک صرف کارکنوں کے حلقوں تک محدود رہی تھی۔ اس کے نتیجے میں سیاسی مباحث کا دائرہ وسیع ہوا، اور پس ماندہ مسائل کو محض حاشیے کا موضوع قرار دینا پہلے سے کہیں زیادہ مشکل ہو گیا۔ یہ بھی اتنا ہی ضروری ہے کہ تاریخ دیانت داری کے ساتھ اس تنظیم کی برسوں پر محیط خط و کتابت اور دستاویزی کوششوں کے کردار کو بھی ریکارڈ کرے، جنہوں نے اس مکالمے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔

نمائندگی کو پالیسی میں تبدیل ہونا چاہیے: اس لمحے کو سفر کی تکمیل نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ ایک نئے مرحلے کا آغاز تصور کرنا چاہیے۔ تقرریاں بلاشبہ اہم ہیں، لیکن وہ کافی نہیں۔ جو نمائندگی عوامی پالیسی میں تبدیل نہ ہو، وہ بالآخر صرف علامتی رہ جاتی ہے۔ علامتی پیش رفت خواہ کتنی ہی حوصلہ افزا کیوں نہ ہو، وہ خاندانوں کا پیٹ نہیں بھر سکتی، تعلیمی مواقع بہتر نہیں بنا سکتی، روزگار پیدا نہیں کر سکتی، اور نہ ہی ان نوجوان پس ماندہ مسلمانوں کے لیے نئے امکانات پیدا کر سکتی ہے جو اپنے ہی ملک میں مکمل شناخت کے لیے بہت طویل عرصے سے انتظار کر رہے ہیں۔ تعلیم، ہنر مندی، روزگار، سماجی نقل و حرکت، اور مسلم معاشرے کے اندر ذات پات پر مبنی محرومی کے ڈھانچے کو ختم کرنے جیسے چیلنجز اب بھی بے حد وسیع ہیں۔ ان سے نمٹنے کے لیے اسی سنجیدگی، صبر اور عزم کی ضرورت ہوگی جس نے اس تحریک کو موجودہ مرحلے تک پہنچایا ہے۔ ایک ذاتی عزم: میں یہ سطور محض ایک سیاسی مبصر کی حیثیت سے نہیں لکھ رہا، بلکہ ایک ایسے شخص کے طور پر لکھ رہا ہوں جس کی زندگی پس ماندہ تحریک سے گہرے طور پر وابستہ رہی ہے۔ میرے مرحوم والد عبدالمجید ادیب انصاری نے اپنی پوری زندگی اس مقصد کے لیے وقف کر دی۔ انہوں نے "پس ماندہ" کی اصطلاح کو مقبول بنایا، تحریک کی ادارہ جاتی بنیادیں استوار کیں، اور ان برسوں میں بھی اس کے فکری وژن کو زندہ رکھا جب تحریک سے باہر بہت کم لوگ اس پر توجہ دیتے تھے۔ اپنے والد کی زندگی بھر کی محنت کو ثمر آور ہوتے دیکھنا، اور اس مکالمے کو، جس کا آغاز انہوں نے حاشیے سے کیا تھا اور جسے میں نے سیاسی اقتدار کے اعلیٰ ترین ایوانوں تک پہنچانے کی کوشش کی، آج قومی سیاسی مباحث میں نمایاں مقام حاصل کرتے دیکھنا میرے لیے انتہائی معنی خیز ہے۔

یہ صرف سیاسی اطمینان نہیں، بلکہ ایک اخلاقی توثیق ہے، جس کا حق کسی ایک فرد کو نہیں بلکہ ان بے شمار عام مردوں اور عورتوں کو حاصل ہے، جنہوں نے اس مقصد پر اس وقت بھی یقین قائم رکھا جب یہ سیاسی طور پر مقبول نہیں تھا۔ آگے کا راستہ: لمحہ آ چکا ہے، لیکن یہ صرف جشن منانے سے کہیں زیادہ کا تقاضا کرتا ہے۔ یہ مسلسل بیداری، مستقل جدوجہد، اور اس غیر متزلزل عزم کا مطالبہ کرتا ہے کہ علامتی پیش رفت کو ساختی تبدیلی سمجھنے کی غلطی نہ کی جائے۔ پس ماندہ تحریک کی بنیاد اس اصول پر رکھی گئی تھی کہ جزوی حقیقتوں کو مکمل حقیقت تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ یہی یقین آئندہ بھی اس کی سمت متعین کرتا رہنا چاہیے۔ تبدیلی کی ہوائیں بلاشبہ چل پڑی ہیں، لیکن پائیدار ادارے صرف موافق ہواؤں سے قائم نہیں ہوتے۔ وہ مسلسل محنت، دانشمندانہ وکالت، اور غیر متزلزل عزم کے ذریعے تعمیر ہوتے ہیں۔ اس کی بنیاد برسوں کی صبر آزما خط و کتابت، عوامی رابطے، اور جمہوریہ ہند کے آئینی وعدے پر غیر متزلزل یقین کے ذریعے پہلے ہی رکھی جا چکی ہے۔ اب ہماری ذمہ داری ہے کہ اسی صبر، ہمت اور یقین کے ساتھ اس بنیاد پر مزید تعمیر کریں، تاکہ پس ماندہ مسلمانوں کے لیے ایک زیادہ منصفانہ، زیادہ نمائندہ اور زیادہ جامع جمہوری مستقبل یقینی بنایا جا سکے۔

□□□

ملک میں یہ بحث چھڑ گئی ہے کہ آخر شہریت کی دستاویز کیا ہے؟

روش کمار

فی الوقت سارے ملک میں یہ بحث چھڑ گئی ہے کہ آخر شہریت کی دستاویز کیا ہے؟ اگر پاسپورٹ نہیں ہے، آدھار کارڈ بھی شہریت کی دستاویز نہیں ہے، راشن کارڈ نہیں، ووٹر شناختی کارڈ، ڈرائیونگ لائسنس بھی شہریت کی دستاویز نہیں، زمین کی خریدی کا ریکارڈ نہیں، پیان کارڈ نہیں، بینک کی پاس بُک نہیں تب پھر شہریت کی دستاویز کیا ہے؟ حکومت ایک بار میں اس بات کا جواب دے کہ کیوں یہ بحث بار بار چھیڑی جاتی ہے۔ شہریت پر اتنے خدشات، اتنے سوال تو 1947ء سے 1950ء کے درمیان بھی نہیں ہوئے ہوں گے جتنے آج کل ہو رہے ہیں۔ حالت یہ نہ ہو جائے کہ شادی کرتے وقت شہریت کی دستاویز پوچھی جائے۔ ٹرین میں سفر کرتے ہوئے لوگ بازو بیٹھے مسافر سے پوچھیں کہ آپ ہندوستانی ہیں تو شہریت کی دستاویز دکھایئے، لوگ جھگڑا کریں گے تو دھمکی دیں گے کہ تمہاری شہریت ختم کروادوں گا۔ اس پر بات کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سے پہلے اب ایک اور سوال بہت بڑا ہو گیا ہے۔ ہندوستانی ہونا بڑا ہے، شہری ہونا بڑا ہے یا بااحترام ہونا بڑا ہے؟ ہندوستان کے شہری تو ملک کے دستور سے قانون سے چلتے ہیں لیکن جو قابل احترام ہے کیا وہ کسی قانون کے دائرہ میں آتے ہیں۔ چمپت رائے قابل احترام ہیں غلط کرنے والوں کو سزا ملے گی۔ یوپی کے ڈپٹی چیف منسٹر کیشو موریہ کا بیان شائع ہوا ہے۔ ہندوستانی ہو کر آپ ہر وقت ڈرائے جا رہے ہیں۔ یہ دستاویز نہیں ہے، وہ دستاویز نہیں ہے اور یہاں بااحترام ہو کر کسی کو بچایا جا رہا ہے کہ رام مندر میں اس قدر لوٹ مار مچی، ڈکیتی ہوئی پھر بھی جوابدہی ان کی نہیں ہے کیوں کہ وہ قابل احترام ہیں اور 7 جون کو معاملہ سامنا آیا، ایس آئی ٹی کی رپورٹ بھی جمع ہو گئی مگر ابھی تک ایف آئی آر درج نہیں کی گئی، کیا اسی لئے کہ چمپت رائے قابل احترام ہیں؟ کونسا نیا زمرہ ہے۔ چمپت رائے شری رام جنم بھومی تیرتھ شیتر ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری بنائے گئے۔ ٹرسٹ کا قیام سپریم کورٹ کے حکم سے ہوا۔ حکومت ہند نے یہ ٹرسٹ تشکیل دیا۔ وزارت داخلہ نے نوٹیفکیشن جاری کیا تو ظاہر ہے جنرل سکریٹری کی ذمہ داری بھی قانون کے دائرہ میں آتی ہے۔ وہ جنرل سکریٹری ہیں یہ بھی قانون سے طے ہوا نہ کہ ان کے قابل احترام ہونے کی بنیاد پر۔ کیا ہندوستان میں بی جے پی کا حامی اور قابل احترام ہونا نئی شہریت ہے اور جو شہری ہے اس کی شہریت کا ثبوت کیا ہے، اس کا قابل احترام ہونا یا ہندوستانی ہونا۔ آپ بیرون ملک میں ہیں تو پاسپورٹ آپ کے ہندوستانی ہونے کا ثبوت مانا جاتا ہے۔ لیکن آپ کی شہریت کی دستاویز نہیں، کوئی کہیں سے اُٹھتا ہے اور کھڑا ہو کر کہہ دیتا ہے کہ فلاں دستاویز شہریت کا ثبوت نہیں، کبھی اس کا ٹھیکہ الیکشن کمیشن آف انڈیا لے لیتا ہے، کبھی مرکزی وزارت خارجہ لے لیتا ہے اور کبھی کوئی اور وزارت۔ سبھی یہی کہتے ہیں کہ قانونی لحاظ سے صحیح کہا جا رہا ہے لیکن اس کا اثر جو معاشرہ پر ہو رہا ہے لوگوں کے درمیان عدم تحفظ کا احساس اور بے چینی پھیل رہی ہے، انتظامیہ کو انھیں ستانے کی چھوٹ مل رہی ہے اُس کا کیا، کیوں بار بار کبھی بھی اس ملک میں

شہریت کو لے کر بحث چھیڑ رہی ہے۔ دی ہندو کے صحافی نے مرکزی وزارت خارجہ کے عہدیدار سے پوچھا کہ ایس آئی آر کے دوران نام حذف ہو گیا تو کیا اسے چیلنج کرنے کیلئے ہندوستانی پاسپورٹ کا استعمال ہوسکتا ہے۔ اُس کے جواب میں سینئر عہدیدار نے کہا کہ پاسپورٹ تو سفری دستاویز ہے، شہریت کا ثبوت نہیں۔ 140 کروڑ کی آبادی والے ملک میں 10 کروڑ لوگوں کے پاس ہی پاسپورٹس ہیں۔ پاسپورٹ بنوانے کے لئے برتھ سرٹیفکٹ، آدھار کارڈ مقامی ایڈریس کا ثبوت وغیرہ وغیرہ دینا پڑتا۔ اگر کسی نے برتھ سرٹیفکٹ سے مقام پیدائش کی جانکاری سے پاسپورٹ بنوایا ہے تب وہ کیسے شہری نہیں ہے۔ ہندوستان کا پاسپورٹ اسی کو ملتا ہے جو ہندوستانی شہری ہے۔ پاسپورٹ بنانے سے پہلے پولیس جانچ کرتی ہے۔ پاسپورٹ بنانے والا ہندوستانی ہے اور اپنے بارے میں درست معلومات فراہم کر رہا ہے۔ پولیس کس بنیاد پر جانچ کر رہی ہے، اس کی جانچ کے بعد ہی تو پاسپورٹ بنتا ہے تب کیا اس کی اتنی بھی اہمیت نہیں۔ اگر پاسپورٹ صرف سفری دستاویز ہے تو کیا حکومت ہند کسی دوسرے ملک کے شہری کو بھی اپنا پاسپورٹ جاری کرتی ہے۔ اس سے تو دوسرے ملکوں میں شک ہوگا کہ جو ہندوستان کا پاسپورٹ لے کر آ رہا ہے وہ ہندوستانی کا شہری ہے بھی یا نہیں۔ جب ہم بیرون ملک میں ہوتے ہیں تو اپنا برتھ سرٹیفکٹ لے کر کہیں گھوم رہے ہوتے، کوئی ہندوستانی بیرونی ملک میں پھنس جائے تو حکومت ہند بھی اس کا پاسپورٹ دیکھ کر مدد کرتی ہے یا پھر بیرونی ملکوں میں پھنسے ہندوستانی شہریوں سے کہا جائے کہ پہلے آپ شہریت ثابت کیجئے تب ہی حکومت مدد کرے گی۔ اگست 2025ء میں سی پی آئی ایم ایل کے رکن پارلیمنٹ سداما پرساد لوک سبھا میں شہریت کو لے کر حکومت سے کئی معلومات طلب کی اور پوچھا کہ بتایئے کہ پچھلے 25 برسوں میں کتنے لوگوں کے برتھ سرٹیفکٹس بنائے گئے۔ کیا حکومت کے پاس بھی رپورٹ ہے کہ کن کن ریاستوں میں برتھ سرٹیفکٹس اور ڈیتھ سرٹیفکٹس کم کہاں بنائے گئے اور زیادہ کہاں بنائے گئے۔ جواب میں وزیر نتیانند رائے نے چار زمروں کا ذکر کیا جس کی بنیاد پر شہریت طے ہوتی ہے۔ انھوں نے ریاستی سطح پر برتھ سرٹیفکٹ سے متعلق اعداد و شمار دیئے مگر سداما پرشاد نے جو سوال پوچھا تھا کہ کتنا برتھ سرٹیفکٹس لوگوں نے بنائے ہیں اس کا صحیح جواب نہیں تھا۔ وزیر موصوف کے تحریری جواب میں بس اتنا ہی لکھا ہے کہ ہندوستان کا قانون شہریت 1955 کہتا ہے جس کے تحت بنے اُصول و قواعد کی بنیاد پر شہریت طے ہوتی ہے۔ قانون شہریت 1995ء کے تحت پیدائش فعہ 3، حسب نسب دفعہ 4، رجسٹریشن دفعہ 5، نیچرالائزیشن دفعہ 6 یا کسی علاقہ کو شامل کرنے دفعہ 7 کے ذریعہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس جواب میں کسی دستاویز کی بات حکومت نے نہیں کی، نام تک نہیں لیا۔ 13 اگست 2025ء کو انگریزی کے موقر روزنامہ دی ہندو میں ایک رپورٹ شائع ہوتی ہے جس میں لکھا گیا کہ حکومت دستاویز کا نام لینے سے بچ گئی کہ شہریت ثابت کرنے کے لئے کس طرح کے خاص دستاویزات کی ضرورت ہے۔

حکومت کو بھی شائد نہ معلوم ہو کہ شہریت کے لئے کونسی دستاویز مانگے مگر بیان دینے سے کسی کی شہریت پر سوال اُٹھانے سے کوئی بھی پیچھے نہیں ہٹ رہا ہے نہ وزیر اعظم نہ وزیر داخلہ۔ ملک میں 2020ء کے اعداد و شمار کے مطابق 5 سال سے کم عمر کے 38 فیصد بچوں کے پاس صداقت نامہ پیدائش نہیں ہے۔ ایسے ملک میں صداقت نامہ پیدائش کیسے مانگ سکتے ہیں۔ کتنے ہی لوگوں کے پاس برتھ سرٹیفکٹس نہیں ہوں گے، ان کے ماں باپ کے بھی نہیں ہوں گے۔ اگر اسی بنیاد پر چیکنگ شروع ہو جائے تو کروڑوں لوگوں کی شہریت آج خطرہ میں پڑ جائے گی۔ انڈین سٹیزن شپ آن لائن پورٹل پر جا کر دیکھا کہ اگر کوئی بیرونی شہری نہیں ہے اسے اپنی شہریت ثابت کرنے کے لئے یا شہریت کا سرٹیفکٹ پانے کے لئے کس طرح کے کاغذات دینے ہوں گے، اس میں ہمیں کئی طرح کے زمروں کے تحت درخواست دینے کے فارمس ملے سبھی کے تعلق ان سے ہے جو دوسرے ملک کی شہریت چھوڑ کر ہندوستانی شہریت لینا چاہتے ہیں۔ CAA کے تحت درخواست دینے کے خواہاں ہیں لیکن اگر آپ ہندوستانی ہیں ہندوستان میں رہتے ہیں اپنا صداقت نامہ پیدائش دے کر شہریت کا ثبوت پانے کی کوشش کریں گے تو اس ویب سائٹ پر آپ کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ اسی طرح کچھ اور پہلوؤں کے بارے میں معلومات ہندوستان ٹائمز کے انشکر آنندی کی رپورٹ سے ملتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہندوستان کا قانون اس بات پر چلتا ہے کہ زیادہ تر لوگ ہندوستان کے شہری ہیں جب تک کہ ان کی شہریت کو لے کر سوال نہیں اُٹھاتا۔ شہریت کو ثابت کرنے کے لئے کوئی ایک کاغذ اس ملک میں لازمی نہیں ہے۔ 2020ء میں جب حکومت سے پوچھا گیا کہ آیا آدھار، پاسپورٹ، ووٹر شناختی کارڈ، پیان کارڈ یا برتھ سرٹیفکٹ میں سے کس کو شہریت ثابت کرنے کے لئے استعمال کیا جائے تو وزارت داخلہ نے حامی بھرنے سے انکار کر دیا۔ کسی بھی دستاویز کو شہریت کا ثبوت ماننے سے منع کر دیا کہہ دیا شہریت کا ثبوت قانون شہریت کے تحت ہوتا ہے۔

غزل

پرندے ہیں شجر میں پھر بھی تنہائی نظر آئی
جو منظر میں نے دیکھا مجھ کو رسوائی نظر آئی

یہ سمجھا وہ بڑے اللہ والے ہیں، شرافت ہے
جو ذہن و دل میں جھانکا پھر تو سچائی نظر آئی

ہمالہ تیری فطرت میں بلندی ہو تو ہو لیکن
ہمیں پروازِ شاہیں میں ہی اونچائی نظر آئی

سمجھتے ہی رہے تھے غیر ہم اک دوسرے کو پر
نسب نامہ نکالا تو شناسائی نظر آئی

فرشتوں کو بھی اندازہ نہیں تھا علمِ انساں کا
سنا جب درس آدم کا تو گہرائی نظر آئی

جو دنیا دار ہیں خود کو بہت دانا سمجھتے ہیں
ہمیں تو دین داروں میں ہی دانائی نظر آئی

جہانِ رنگ و بو میں ہر طرح کے پھول ہیں ندوی
کہیں بیلا نظر آیا کہیں جوہی نظر آئی

عبدالسبحان ندوی

حضرت امِ سلمہؓ علم، حکمت اور مشیرِ رسولؐ کی روشن مثال

ڈاکٹر سید اقبال ہاشمی

نسب اور ابتدائی زندگی: ام المؤمنین حضرت امِ سلمہؓ کا اصل نام ہند بنت ابی اُمیہ بن مغیرہ مخزومیہ تھا۔ آپ کے والد ابواُمیہ حذیفہ بن مغیرہ قریش کے نہایت معزز اور سخی سردار تھے۔ ان کی غیر معمولی فیاضی کی وجہ سے انہیں زادُالرّکب (مسافروں کو زادِ راہ فراہم کرنے والا) کہا جاتا تھا۔ حضرت امِ سلمہؓ ایک باوقار، معزز، شریف اور باعلم خاندان میں پیدا ہوئیں، جس کی وجہ سے آپ کو بہترین اخلاق، معاملہ فہمی اور دانائی ورثے میں ملی۔ حضرت ابوسلمہؓ سے نکاح: آپ کا نکاح اپنے چچازاد حضرت ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسدؓ سے ہوا۔ دونوں میاں بیوی اسلام قبول کرنے والوں کے اولین گروہ میں شامل تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد انہیں مکہ مکرمہ میں کفار کی طرف سے سخت اذیتوں، ظلم و ستم اور سماجی بائیکاٹ کا سامنا کرنا پڑا، مگر دونوں نے ثابت قدمی کے ساتھ دین اسلام پر استقامت اختیار کیے رکھی۔ حبشہ کی ہجرت: جب کفارِ مکہ کے مظالم حد سے بڑھ گئے تو رسول اللہؐ کی اجازت سے حضرت ابوسلمہؓ اور حضرت امِ سلمہؓ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اس طرح حضرت امِ سلمہؓ ان اولین مسلمان خواتین میں شامل ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنا وطن چھوڑا۔ کچھ عرصے بعد حالات کی اطلاع پر دونوں مکہ واپس آ گئے۔ مدینہ کی ہجرت اور عظیم آزمائش: جب مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا حکم ہوا تو حضرت امِ سلمہؓ کی زندگی کا نہایت دردناک مرحلہ پیش آیا۔ بنو مخزوم نے حضرت امِ سلمہؓ کو اپنے قبیلے میں روک لیا، جبکہ بنو عبدالاسد نے ان کے ننھے بیٹے سلمہ کو اپنے پاس رکھ لیا۔ حضرت ابوسلمہؓ تنہا مدینہ روانہ ہو گئے۔ اس طرح شوہر، بیوی اور بچہ تینوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ حضرت امِ سلمہؓ تقریباً ایک سال تک روزانہ مکہ سے باہر جا کر اپنے اہلِ خانہ کی جدائی میں روتی رہیں۔ بالآخر قریش کے بعض نرم دل افراد کو رحم آیا اور انہوں نے آپ کو مدینہ جانے کی اجازت دے دی۔ اس کے بعد آپ اپنے ننھے بچے کے ساتھ تنہا مدینہ کی طرف روانہ ہوئیں۔ راستے میں حضرت عثمان بن طلحہؓ (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) نے نہایت شرافت، امانت داری اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپ کو بحفاظت مدینہ منورہ پہنچایا۔ اسلامی تاریخ میں ان کا یہ کردار اعلیٰ انسانی اقدار کی ایک روشن مثال سمجھا جاتا ہے۔ حضرت ابوسلمہؓ کی وفات: حضرت ابوسلمہؓ نے مختلف غزوات میں شرکت کی۔ جنگ اُحد میں لگنے والا زخم دوبارہ تازہ ہونے کی وجہ سے ان کا انتقال ہو گیا۔ وفات سے قبل انہوں نے رسول اللہؐ سے سنی ہوئی یہ دعا حضرت امِ سلمہؓ کو سکھائی: 'اے اللہ! میری اس مصیبت پر مجھے اجر عطا فرما اور اس کے بدلے مجھے اس سے بہتر عطا فرما۔ حضرت امِ سلمہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ میں سوچتی تھی کہ ابوسلمہؓ سے بہتر کون ہو سکتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہؐ کی زوجیت عطا فرما کر اپنی رحمت کا عظیم انعام عطا فرمایا۔ رسول اللہؐ سے نکاح: ہجرت کے تقریباً چار برس بعد رسول اللہؐ نے حضرت امِ سلمہؓ کو نکاح کا پیغام دیا۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری عمر زیادہ ہے، میرے چھوٹے بچے ہیں اور مجھ میں غیرت بھی زیادہ ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عمر نکاح میں رکاوٹ نہیں، بچوں کی کفالت اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ ہے، اور اللہ تعالیٰ تمہاری غیرت کو بھی مناسب اعتدال عطا فرمائے گا۔ اس کے بعد آپ کا نکاح رسول اللہؐ سے ہوا اور آپ کو ام المؤمنین ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ حرم نبوی میں مقام: حضرت امِ سلمہؓ نہایت دانا، بردبار، فقیہہ اور صاحب بصیرت خاتون تھیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب صحابۂ کرامؓ غم و اندوہ کی کیفیت میں فوراً احرام کھولنے میں تردد محسوس کر رہے تھے تو حضرت امِ سلمہؓ نے رسول اللہؐ کو مشورہ دیا کہ آپ پہلے خود قربانی کریں اور اپنا سر منڈوائیں، صحابہ کرامؓ آپ کی پیروی کر لیں گے۔ رسول اللہؐ نے اسی مشورے پر عمل فرمایا اور تمام صحابۂ کرامؓ نے فوراً اتباع کی۔ یہ واقعہ حضرت امِ سلمہؓ کی غیر معمولی حکمت، بصیرت اور معاملہ فہمی کا عظیم ثبوت ہے۔ علمی اور عملی مقام: حضرت امِ سلمہؓ سے تقریباً 378 احادیث مروی ہیں۔ بڑے بڑے صحابۂ کرامؓ فقہی مسائل میں آپ سے رجوع کرتے تھے۔ خواتین کی دینی تعلیم، تربیت، فقہ اور گھریلو احکام کی وضاحت میں آپ کا نمایاں کردار رہا۔ آپ نے امت کی خواتین کو نہ صرف عبادات بلکہ خاندانی زندگی، پاکیزگی، عدت اور دیگر شرعی مسائل کی تعلیم دی۔ وصالِ نبویؐ کے بعد: رسول اللہؐ کے وصال کے بعد حضرت امِ سلمہؓ نے حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت علی بن ابی طالبؓ اور بعد کے ادوار تک زندگی پائی۔ آپ مسلمانوں کو فتنوں سے بچنے، اتحاد قائم رکھنے، اہل بیت سے محبت اور سنت نبویؐ پر عمل کی مسلسل تلقین کرتی رہیں۔ وفات: اکثر مؤرخین کے مطابق حضرت امِ سلمہؓ کا وصال 61 یا 62 ہجری میں ہوا۔ آپ امہات المؤمنین میں آخری یا آخری کے قریب وصال فرمانے والی تھیں۔ آپ کو جنت البقیع میں سپردِ خاک کیا گیا۔ آپ نے صحابۂ کرامؓ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت کو علم حدیث اور فقہ منتقل کیا۔ حضرت امِ سلمہؓ کی نمایاں خصوصیات: اسلام قبول کرنے میں سبقت، دو مرتبہ ہجرت کی سعادت، بے مثال صبر و استقامت، اعلیٰ درجے کی حکمت و دانائی، بہترین مشیرِ رسولؐ ہونے کا اعزاز، کثرت روایت حدیث، خواتین کی تعلیم و تربیت میں غیر معمولی خدمات، اتباع سنت، اہل بیت سے محبت اور امت کی دینی رہنمائی آپ کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ حضرت امِ سلمہؓ کے مستند اور ایمان افروز واقعات: صلح حدیبیہ کا تاریخی مشورہ: صحابۂ کرامؓ غم کی کیفیت میں تھے اور احرام کھولنے میں تردد محسوس کر رہے تھے۔ حضرت امِ سلمہؓ نے عرض کیا: "یارسول اللہ! آپ خود قربانی کریں اور سر منڈوالیں، لوگ آپ کی پیروی کریں گے۔" رسول اللہؐ نے ایسا ہی کیا اور تمام صحابۂ کرامؓ نے فوراً عمل کیا۔ (صحیح بخاری) سبق: ایک صاحب ایمان، دانا اور مخلص خاتون کا بروقت مشورہ پوری امت کے لیے خیر و برکت کا سبب بن سکتا ہے۔ غسل کے وقت بال کھولنے کا مسئلہ: حضرت امِ سلمہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنے بال مضبوطی سے باندھتی ہوں، کیا غسلِ جنابت کے وقت انہیں کھولنا ضروری ہے؟ رسول اللہؐ نے فرمایا: "نہیں، تمہارے لیے تین لپ پانی سر پر ڈال لینا کافی ہے۔" (صحیح مسلم) اس حدیث سے اسلام کی آسانی اور خواتین کے لیے شریعت کی سہولت واضح ہوتی ہے۔ عورتوں کی دینی حیثیت سے متعلق سوال: حضرت امِ سلمہؓ نے عرض کیا کہ قرآن مجید میں مردوں کا ذکر زیادہ آتا ہے، عورتوں کا کیوں نہیں؟ اس سوال کے جواب میں سورۂ احزاب کی آیت 35 نازل ہوئی، جس میں مومن مردوں اور مومن عورتوں دونوں کے اجر و فضیلت کو برابر بیان کیا گیا۔ یہ واقعہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ اسلام میں روحانی مقام، تقویٰ اور اجر و ثواب کے اعتبار سے عورت اور مرد برابر ہیں۔ رسول اللہؐ کے موئے مبارک: حضرت امِ سلمہؓ کے پاس رسول اللہؐ کے چند موئے مبارک محفوظ تھے۔ صحابۂ کرامؓ بیماری یا کسی ضرورت کے وقت ان سے تبرک حاصل کرتے تھے۔ اس کا ذکر صحیح بخاری میں موجود ہے۔ حدیثِ کسا: رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو ایک چادر کے نیچے جمع فرمایا اور ان کے لیے خصوصی دعا فرمائی۔ حضرت امِ سلمہؓ نے عرض کیا: 'یارسول اللہ! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟' آپؐ نے فرمایا: 'تم خیر پر ہو۔' (صحیح مسلم) حضرت حسینؓ کی شہادت کی مٹی والا واقعہ: ایک دن حضرت جبرئیلؑ رسول اللہؐ کے پاس حضرت امِ سلمہؓ کے گھر حاضر ہوئے اور حضرت حسینؓ کی مستقبل میں سرزمین عراق (کربلا) میں شہادت کی خبر دی۔ انہوں نے وہاں کی مٹی لا کر رسول اللہؐ کو دی۔ رسول اللہؐ نے وہ مٹی حضرت امِ سلمہؓ کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا کہ جب یہ مٹی خون کی مانند سرخ ہو جائے تو سمجھ لینا کہ حسینؓ شہید ہو گئے ہیں۔ حضرت امِ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ واقعۂ کربلا کے دن وہ مٹی واقعی سرخ ہو گئی۔ (مسند احمد، جامع ترمذی، مستدرک حاکم) عدت کے احکام کی روایت: حضرت امِ سلمہؓ نے عدت گزارنے والی عورت کے متعلق متعدد احادیث روایت کیں، جن میں زینت، خوشبو اور زیبائش سے اجتناب کے احکام بیان ہوئے ہیں۔ اسی طرح صبر، رضا اور مصیبت کے وقت دعا کی تلقین میں بھی حضرت ابوسلمہؓ کے واقعے کو بطور مثال بیان فرمایا۔ آپ کی پوری زندگی خواتین کی تعلیم، عبادت، زہد، تقویٰ، سخاوت، حلم، بردباری، اتباعِ سنت اور اہلِ بیت سے محبت کا روشن نمونہ تھی۔

دہلی: ڈاکٹر نریش کمار کا جی پی اے سرکلر واپس لینے کا مطالبہ

وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کو مکتوب پیش، ڈاکٹر نریش کمار نے وزیر اعلیٰ کو مکتوب دے کر جی پی اے سے متعلق سرکلر کو فوری واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ اس سے عوام کو تاخیر، بدعنوانی اور غیر ضروری دفتری کارروائی کا سامنا کرنا پڑے گا

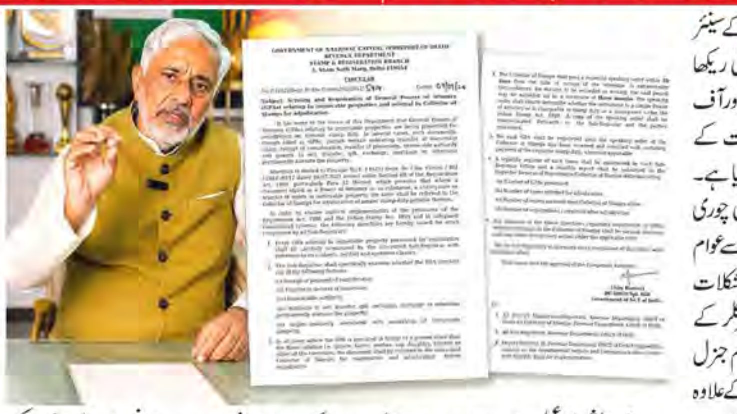

نئی دہلی: دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے سینئر ترجمان ڈاکٹر نریش کمار نے دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کو ایک مکتوب پیش کرتے ہوئے جنرل پاور آف اٹارنی (جی پی اے) سے متعلق دہلی حکومت کے حالیہ سرکلر کو فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے اسٹامپ ڈیوٹی چوری روکنے کے نام پر ایسا انتظام نافذ کیا ہے جس سے عوام کے لیے غیر ضروری دفتری رکاوٹیں، تاخیر اور مشکلات پیدا ہوں گی۔ ڈاکٹر نریش کمار نے کہا کہ سرکلر کے مطابق غیر منقولہ جائیداد سے متعلق ایسے تمام جنرل پاور آف اٹارنی، جو قریبی خونی رشتے داروں کے علاوہ کسی تیسرے شخص کے حق میں ہوں، رجسٹریشن سے قبل کلکٹر آف اسٹامپس کے پاس جانچ اور فیصلہ کے لیے بھیجے جائیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگرچہ سرکلر میں کلکٹر آف اسٹامپس کو 30 دن کے اندر فیصلہ دینے کی ہدایت دی گئی ہے، تاہم غیر معمولی حالات میں اس مدت کو تین ماہ تک بڑھایا جا سکتا ہے، جس سے عام شہریوں کو طویل انتظار اور سرکاری دفاتر کے چکر لگانے پڑ سکتے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس نئی شرط سے رجسٹریشن کا عمل مزید پیچیدہ ہو جائے گا اور بدعنوانی کے امکانات بھی بڑھیں گے۔ ان کے مطابق اس فیصلے کا سب سے زیادہ اثر ان شہریوں پر پڑے گا جو قانونی طریقے سے اپنی جائیداد کے معاملات نمٹانا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر نریش کمار نے کہا کہ اگر حکومت واقعی اسٹامپ ڈیوٹی کی چوری روکنے میں سنجیدہ ہے تو اسے زمین مافیا اور جعل سازی میں ملوث عناصر کے خلاف سخت کارروائی کرنی چاہیے، نہ کہ ایماندار شہریوں پر اضافی ضابطے نافذ کیے جائیں۔ انہوں نے حکومت کی پالیسی میں تضاد کا بھی ذکر کیا۔ ان کے مطابق ایک طرف حکومت نے جائیداد کی رجسٹریشن کے لیے عدم اعتراض سرٹیفکیٹ کی شرط ختم کر دی، جبکہ دوسری طرف تیسرے شخص کے حق میں جنرل پاور آف اٹارنی کے معاملات کو کلکٹر آف اسٹامپس کی منظوری سے مشروط کر دیا، جس سے عوام میں الجھن پیدا ہوگی اور رجسٹریشن کا عمل مزید سست ہو جائے گا۔ ڈاکٹر نریش کمار نے کہا کہ سرکلر میں ذیلی رجسٹراروں کو یہ بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ ہر ایسے جنرل پاور آف اٹارنی کی باریک بینی سے جانچ کریں جس میں ملکیت کی منتقلی، رقم کی ادائیگی، قبضہ کی حوالگی، ناقابل تنسیخ اختیارات یا جائیداد فروخت کرنے جیسے اختیارات شامل ہوں۔ ان کے مطابق ایسے معاملات میں رجسٹریشن اس وقت تک نہیں ہو سکے گی جب تک کلکٹر آف اسٹامپس کا فیصلہ موصول نہ ہو جائے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا سے مطالبہ کیا کہ عوامی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سرکلر کو فوری واپس لیا جائے تاکہ شہری غیر ضروری تاخیر، دفتری پیچیدگیوں اور ممکنہ بدعنوانی سے محفوظ رہ سکیں۔ دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے سینئر ترجمان ڈاکٹر نریش کمار نے حکومت کی جانب سے جائیدادوں کی خرید وفروخت سے متعلق جاری کردہ نئے جی پی اے سرکلر کو فوری واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس فیصلے سے عام لوگوں پر مالی بوجھ بڑھے گا اور جائیدادوں کی رجسٹریشن کا عمل مزید پیچیدہ ہو جائے گا۔

جنسی تشدد جنگ اور سیاسی جبر کا خطرناک ہتھیار

ہندوستان کا اقوامِ متحدہ میں اظہارِ تشویش

نیویارک: بھارت نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں تنازعات سے متعلق جنسی تشدد کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ جنسی تشدد کو جنگ، دہشت گردی، تشدد اور سیاسی جبر کے ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے، جس کا مقصد برادریوں کو زیرِ نگیں لانا، اختلافِ رائے کو دبانا اور انسانی مصائب میں اضافہ کرنا ہے۔ تنازعات سے متعلق جنسی تشدد کے موضوع پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے کھلے مباحثہ سے خطاب کرتے ہوئے اقوام متحدہ میں بھارت کے مستقل مندوب سفیر پی ہریش نے کہا کہ اقوامِ متحدہ کے سکریٹری جنرل کی رپورٹ، جس میں 2025 کے دوران تصدیق شدہ واقعات میں نمایاں اضافے اور ان میں ہونے والے انتہائی سفاکانہ تشدد کی نشاندہی کی گئی ہے، اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے عالمی برادری کی مشترکہ کارروائی کی فوری ضرورت کو اجاگر کرتی ہے۔ انہوں نے کہا، ”آج کا یہ کھلا مباحثہ ایسے موضوع پر منعقد ہو رہا ہے جس پر تمام رکن ممالک کو مل کر غور کرنا چاہیے، خصوصاً اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کی اس رپورٹ کے تناظر میں، جس میں 2025 کے دوران تنازعات سے متعلق جنسی تشدد کے تصدیق شدہ واقعات میں نمایاں اضافے اور ان کے انتہائی وحشیانہ پہلوؤں کی تصدیق کی گئی ہے۔“ سفیر پی ہریش نے مزید کہا، جنسی تشدد آج بھی جنگ، دہشت گردی، تشدد اور سیاسی جبر کے ایک ذریعے کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے تاکہ برادریوں کو محکوم بنایا جائے، اختلافِ رائے کو دبایا جائے اور انسانوں کو ناقابلِ بیان تکالیف سے دوچار کیا جائے۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ یہ سب ایسے ماحول میں جاری ہے جہاں سزا سے استثنیٰ کا کلچر پروان چڑھ رہا ہے۔ ہم ان گھناؤنے جرائم کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ بھارت کی جانب سے اقوام متحدہ کے امن مشنز میں ادا کیے گئے کردار کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ خواتین امن اہلکاروں کی تعیناتی نے تنازعات سے متعلق جنسی تشدد سے نمٹنے میں انقلابی اثرات مرتب کیے ہیں۔ انہوں نے کہا، بھارت کے تجربے کے مطابق خواتین امن اہلکاروں کی تعیناتی ایک مؤثر اور آزمودہ اقدام ہے، جس نے تنازعات سے متعلق جنسی تشدد سے نمٹنے میں نمایاں نتائج دیے ہیں۔ 2007 میں لائبیریا میں بھارت کی جانب سے تعینات کی گئی اقوام متحدہ کی پہلی مکمل خواتین پولیس یونٹ نے جرائم کی روک تھام، جنسی اور صنفی بنیاد پر تشدد کی حوصلہ شکنی، اور عوام میں تحفظ اور اعتماد کی بحالی کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ خواتین امن اہلکار اپنے منفرد تجربات اور نقطۂ نظر کے ذریعے ایسے نظام کو مزید مضبوط بناتی ہیں جو تنازعات کے دوران جنسی تشدد کی روک تھام میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

کرور بھگدڑ: وزیر اعلیٰ وجے نے متاثرہ خاندانوں کو ہمدردانہ تقرری نامے دیئے

تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ وجے نے کرور سانحہ میں جاں بحق افراد کے خاندانوں کو ہمدردانہ بنیاد پر تقرری نامے فراہم کئے

کرور: تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ وجے نے گزشتہ برس کرور میں پیش آنے والی المناک بھگدڑ میں جان گنوانے والے افراد کے متاثرہ خاندانوں میں ہمدردانہ بنیاد پر تقرری نامے تقسیم کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سانحہ کے زخم آج بھی ان کے دل میں تازہ ہیں اور وہ اس درد کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ خیال رہے کہ گزشتہ سال 27 ستمبر کو تمل ناڈو اسمبلی انتخابات سے قبل کرور میں تملگا ویتری کزگم کی انتخابی ریلی کے دوران بھگدڑ کے سبب 41 افراد کی جان چلی گئی تھی۔ اس واقعہ کی جانچ فی الحال سی بی آئی کے ہاتھوں میں ہے۔ حادثے کے بعد ریاستی حکومت نے ہر متاثرہ خاندان کو دس لاکھ روپے کی امدادی رقم دینے کا اعلان کیا تھا، جبکہ تملگا ویتری کزگم نے اضافی طور پر 20 لاکھ روپے کی مالی مدد فراہم کی تھی۔ بازآبادکاری کے اقدامات کے تحت وزیر اعلیٰ وجے کرور پہنچے، جہاں ایٹلس ایرینا میں منعقدہ تقریب کے دوران انہوں نے 32 متاثرہ خاندانوں کے ایک ایک فرد کو ان کی تعلیمی اہلیت کے مطابق ہمدردانہ بنیاد پر تقرری نامے دیے۔ یہ تقریب ایسے وقت میں منعقد ہوئی جب مدراس ہائی کورٹ کی مدورئی بنچ میں حکومت کے اس فیصلے کے خلاف دائر عرضی پر سماعت جاری تھی۔ عرضی میں متاثرہ خاندانوں کو مستقل سرکاری ملازمت دینے کے فیصلے کو چیلنج کیا گیا ہے۔ عدالت نے عبوری ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ فی الحال مستحق افراد کو عارضی تقرری دی جا سکتی ہے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ وجے جذباتی نظر آئے۔ انہوں نے کہا کہ کرور سانحہ نے انہیں گہری ذہنی اور جذباتی تکلیف پہنچائی ہے۔ ان کے بقول کرور کے اپنے بھائیوں، بہنوں اور معصوم بچوں کو کھونے کا دکھ ہمیشہ ان کے ساتھ رہے گا اور زندگی میں انسان کتنی ہی کامیابیاں کیوں نہ حاصل کر لے، دل کے یہ زخم کبھی نہیں بھرتے۔ انہوں نے کہا کہ اس سانحہ کی پوری ذمہ داری ان پر ڈال دی گئی تھی، تاہم وہ عوامی خدمت کے مقصد سے سیاست میں آئے ہیں اور آئندہ ایسے افسوسناک واقعات کی روک تھام کے لیے ہر ممکن اقدام کریں گے۔ وزیر اعلیٰ نے اپوزیشن کو بھی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ جب پارٹی فنڈ کا معاملہ اٹھایا گیا تو اپوزیشن کے ارکان ایوان سے واک آؤٹ کر گئے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ماضی میں سرکاری محکموں میں بڑے پیمانے پر بدعنوانی ہوتی تھی، لیکن اب عوام محسوس کرتے ہیں کہ ان کی حکومت کے دور میں رشوت ستانی اور بدعنوانی میں نمایاں کمی آئی ہے۔ انہوں نے اپنی حکومت کے انتخابی وعدوں کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ سابق وزیر اعلیٰ سی این انادورئی کی یوم پیدائش کے موقع پر نومولود بچوں کو سونے کی انگوٹھی دینے کی اسکیم بھی وعدے کے مطابق نافذ کی جائے گی۔ تقریب کے اختتام پر مستحق خاندانوں میں تقرری نامے تقسیم کیے گئے۔ ریاستی حکومت کا کہنا ہے کہ اس اقدام کا مقصد حالیہ برسوں کے بڑے عوامی سانحات میں سے ایک سے متاثرہ خاندانوں کو طویل مدتی معاشی تحفظ فراہم کرنا ہے۔

ہند۔امریکہ عبوری تجارتی معاہدہ

جلد طے پانے کی امریکی محکمۂ خارجہ کا اظہارِ اعتماد

نئی دہلی: امریکی محکمۂ خارجہ کی ترجمان مارگریٹ میکلیوڈ نے کہا ہے کہ امریکہ اور بھارت کے درمیان عبوری تجارتی معاہدے پر جاری مذاکرات کے حوالے سے امریکی حکام میں زبردست امید پائی جاتی ہے اور توقع ہے کہ یہ معاہدہ جلد طے پا جائے گا۔ عبوری تجارتی معاہدے کے بارے میں سوال کے جواب میں مارگریٹ میکلیوڈ نے کہا: ہم امریکی حکومت کے حکام سے سن رہے ہیں کہ اس بات پر بہت زیادہ امید ہے کہ یہ معاہدہ جلد ہو جائے گا، تاہم اس کی مخصوص تفصیلات کے لیے امریکی تجارتی نمائندے سے رجوع کرنا بہتر ہوگا۔ اس سے قبل جنوبی اور وسطی ایشیا کے امور سے متعلق امریکی محکمۂ خارجہ کی ڈپٹی اسسٹنٹ سکریٹری بیتھنی پولوس موریسن نے بھی کہا تھا کہ واشنگٹن اور نئی دہلی اس تاریخی تجارتی معاہدے کو حتمی شکل دینے کے بہت بہت قریب پہنچ چکے ہیں۔ یہ پیش رفت اس ملاقات کے بعد سامنے آئی ہے جس میں گزشتہ جون امریکی تجارتی نمائندے جیمیسن گریئر نے امریکی وفد کے ہمراہ بھارت کے مرکزی وزیر تجارت وصنعت پیوش گوئل سے ملاقات کی تھی۔ اس ملاقات میں عبوری تجارتی معاہدے سے متعلق مذاکرات کو آگے بڑھانے پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ یہ مذاکرات امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے شروع کیے گئے تجارتی عمل کا حصہ ہیں۔ مارگریٹ میکلیوڈ نے آپریشن ہارڈ بال کے بارے میں بھی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ امریکی محکمۂ انصاف کی فردِ جرم حال ہی میں منظرِ عام پر آئی ہے، جس میں حوالگی یا مخصوص بین الاقوامی تعاون کی تفصیلات شامل نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ، یورپ اور دیگر ممالک میں کی جانے والی گرفتاریاں واضح طور پر اتحادی ممالک کے درمیان مشترکہ تعاون کا نتیجہ ہیں۔ واضح رہے کہ آپریشن ہارڈ بال ایک مشترکہ بین الاقوامی کارروائی ہے، جس کا ہدف بھارت میں قائم مبینہ منظم جرائم پیشہ گروہ ہیں۔ ان گروہوں پر پرتشدد جرائم، بھتہ خوری اور بین الاقوامی سطح پر منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث ہونے کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔

صحت کے شعبے کو مضبوط کرنا وکست بھارت کے وژن کو پورا کرنے کیلئے لازمی ہے: جے پی نڈا

نئی دہلی: صحت اور خاندانی بہبود کے مرکزی وزیر اور مشن اسٹیئرنگ گروپ کے چیئرپرسن، جناب جگت پرکاش نڈا نے آج یہاں آیوشمان بھارت ڈیجیٹل مشن (ABDM) کی پیشرفت کا جائزہ لینے کے لیے مشن اسٹیئرنگ گروپ کی تیسری میٹنگ کی صدارت کی۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، جناب نڈا نے معیاری صحت کی دیکھ بھال تک رسائی کو بہتر بنانے، دیکھ بھال کے تسلسل کو بڑھانے اور شہریوں کو ان کے صحت کے ریکارڈ تک محفوظ اور رضامندی پر مبنی رسائی کے ذریعے بااختیار بنانے میں ڈیجیٹل عوامی بنیادی ڈھانچے کے تبدیلی کے کردار پر زور دیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ٹیکنالوجی کو یونیورسل ہیلتھ کوریج کے حصول کے لیے ایک طاقتور معاون کے طور پر کام جاری رکھنا چاہیے جبکہ ہر شہری کے لیے جامعیت، رسائی اور استعمال میں آسانی کو یقینی بنانا چاہیے۔ میٹنگ کے دوران، مشن اسٹیئرنگ گروپ نے اپنی پچھلی میٹنگ سے اب تک آیوشمان بھارت ڈیجیٹل مشن کے تحت ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیا اور ملک کے ڈیجیٹل ہیلتھ ایکو سسٹم کی نمایاں توسیع کا نوٹس لیا۔ مشن نے صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات، صحت کی دیکھ بھال کرنے والے پیشہ ور افراد اور شہریوں کے درمیان ڈیجیٹل صحت کی خدمات کو اپنانے میں خاطر خواہ ترقی دیکھی ہے، جس سے ایک مربوط، باہمی تعاون کے قابل اور شہری مرکوز ڈیجیٹل صحت کے بنیادی ڈھانچے کی تشکیل کے وژن کو مزید آگے بڑھایا گیا ہے۔ اس کی پچھلی میٹنگ کے دوران لیے گئے مختلف فیصلوں پر کی گئی تمام پیش رفت کا ایک جامع جائزہ لیا گیا، جس میں صلاحیت سازی کے اقدامات، ریاستی سطح پر عمل درآمد کے طریقہ کار کو مضبوط بنانا، سرکاری پروگراموں میں ڈیجیٹل ہیلتھ پلیٹ فارم کا انضمام، نجی صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنے والوں کی بڑھتی ہوئی شرکت اور ڈیجیٹل صحت میں علم کے تبادلے کیلئے بین الاقوامی تعاون شامل ہیں۔ صحت کا ایک مضبوط اور جامع نظام قائم کرنا 2047 تک وکست بھارت (ترقی یافتہ ہندوستان) کے وژن کو حاصل کرنے کیلئے ناگزیر ہے، اور اس سفر میں آیوشمان بھارت ڈیجیٹل مشن (ABDM) ایک کلیدی ستون کا کردار ادا کرے گا۔ یہ اہم بیان ہندوستان کے مرکزی وزیر صحت اور خاندانی بہبود، جناب جگت پرکاش نڈا (جے پی نڈا) نے مرکزی وزارتِ صحت کی پریس ریلیز کے مطابق جولائی 2026 میں منعقدہ ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کے دوران دیا ہے۔

بھارت نے برطانیہ سے گاڑیوں کی درآمد پر ایف ٹی اے کے تحت

ڈیوٹی کوٹہ کے فوائد حاصل کرنے کے طریقہ کار کو نوٹیفائی کیا

نئی دہلی: ہندوستان نے برطانیہ کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) کے تحت رعایتی کسٹم ڈیوٹی پر گاڑیوں کی درآمدات کی راہ ہموار کرتے ہوئے کوٹہ پر مبنی ڈیوٹی رعایتوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے درآمد کنندگان کی منظوری کے عمل کو مطلع کر دیا ہے۔ یہ بندوبست 15 جولائی 2026 سے نافذ العمل ہوگا۔ ڈائریکٹوریٹ جنرل آف فارن ٹریڈ (ڈی جی ایف ٹی) نے 9 جولائی کو جاری کردہ ایک عوامی نوٹس میں کہا، ہندوستان برطانیہ (سی ای ٹی اے) کے تحت کوٹہ پر مبنی ٹیرف ریٹ (ٹی آر کیو) کو مختص کرنے کے طریقہ کار کو مطلع کیا جاتا ہے۔ اس نوٹیفکیشن کے مطابق، درآمدی کنسائنمنٹ کی کسٹم کلیئرنس کے وقت، ہندوستان میں درآمد کنندہ کو برطانیہ کی متعلقہ اتھارٹی کے ذریعہ جاری سرٹیفکیٹ کی تصدیق کرنا ہوگی۔ ڈی جی ایف ٹی نوٹیفکیشن کے مطابق، جامع اقتصادی اور تجارتی معاہدے (سی ای ٹی اے) کے تحت، ہندوستان دونوں فریقوں کیلئے مقرر کردہ کوٹہ کے تحت موٹر گاڑیوں کی درآمدات پر ڈیوٹی کو تقریباً 110 فیصد سے کم کر کے 10 فیصد کر دے گا۔ ہندوستان تجارتی معاہدے کے نفاذ کے پہلے 15 برسوں کے دوران برطانیہ سے روایتی انجن والی مسافر گاڑیوں کے 3.78 لاکھ یونٹ رعایتی کسٹم ڈیوٹی پر درآمد کرنے کی اجازت دے گا۔ نوٹیفکیشن کے مطابق، ڈی جی ایف ٹی نے کہا، صرف برطانیہ میں تیار کردہ گاڑیوں کے اصل پرزوں کو بنانے والے) او ای ایم (یا ان کے باضابطہ طور پر مجاز ڈیلر چینل پارٹنرز ہی ٹی آر کیو کیلئے درخواست دینے کے اہل ہوں گے۔ ڈائریکٹوریٹ جنرل آف ٹریڈ نے یہ بھی کہا کہ اہل ہونے کیلئے، ہر درخواست دہندہ کو برطانیہ میں واقع وہیکل مینوفیکچرر (او ای ایم) کی طرف سے جاری کردہ پری ایمپشن معاہدہ جمع کروانا ہوگا۔ اس میں ٹی آر کیو سال کے دوران فراہم کی جانے والی گاڑیوں کی تعداد کا ذکر ہوگا۔ ڈی جی ایف ٹی نے کہا ان درآمدات کے لیے، سال کا مطلب ہندوستان میں یکم جنوری سے 31 دسمبر تک کے کیلنڈر کی مدت ہوگی۔ ڈی جی ایف ٹی جاری کردہ ٹی آر کیو سرٹیفکیٹس کی مجموعی تعداد کی نگرانی کرے گا۔ مقررہ ٹی آر کیو کی حد تک پہنچنے کے بعد کوئی ٹی آر کیو سرٹیفکیٹ جاری نہیں کیا جائے گا۔ یہ سرٹیفکیٹس زیادہ سے زیادہ 12 ماہ کی مدت کے لیے یا کیلنڈر سال کے اختتام تک، جو بھی پہلے ہو، درست ہوں گے۔

سڑک کی خستہ حالی پر دیہی باشندوں کا منفرد احتجاج

دودھارا چوراہے پر سڑک میں دھان کی روپائی کی

سنت کبیر نگر: دودھارا چوراہے پر حبیب ٹی اسٹال کے قریب سڑک کی انتہائی خستہ حالت سے ناراض دیہی باشندوں نے منفرد انداز میں احتجاج کرتے ہوئے سڑک کے گہرے گڑھوں میں جمع بارش کے پانی کے درمیان دھان کی روپائی کی اور انتظامیہ کی توجہ اس سنگین مسئلے کی جانب مبذول کرائی۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ سڑک کافی عرصے سے ٹوٹی پھوٹی حالت میں ہے۔ برسات کے موسم میں گڑھوں میں پانی بھر جانے سے راہگیروں، موٹر سائیکل سواروں اور اسکول جانے والے بچوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کئی بار متعلقہ حکام سے شکایت کے باوجود اب تک سڑک کی مرمت نہیں کرائی گئی، جس کے باعث عوام میں ناراضگی بڑھتی جا رہی ہے۔ احتجاج کے دوران دیہاتیوں نے خبردار کیا کہ انتظامیہ جلد از جلد سڑک کی مرمت کا کام شروع کرائے، سڑک پر دھان کی روپائی کے اس منفرد احتجاج نے پورے علاقے میں لوگوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائیں۔ لوگوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ سڑک کی فوری مرمت کرائی جائے تاکہ عوام کو آمدورفت میں پیش آنے والی دشواریوں سے نجات مل سکے۔ اس موقع پر سیف خان، رضوان احمد، قمر عالم، عبید خان، حافظ عبدالعزیز، پرویز احمد، حبیب، نثار احمد، لوٹو، تبریز احمد، محمد احمد، عبدالرشید، عبدالماجد سمیت دیگر افراد موجود رہے۔

گجرات کو باغبانی میں قومی ایگری کلچر ایوارڈ

یہ ایوارڈ مرکزی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے راجستھان کے گورنر ہری بھاؤ کسان راؤ باگڑے کی موجودگی میں پیش کیا

گاندھی نگر (گجرات): گجرات نے باغبانی کے شعبے میں اپنی نمایاں کارکردگی پر ایک اور قومی اعزاز حاصل کیا ہے۔ نئی دہلی میں منعقدہ 17 ویں ایگری کلچر لیڈرشپ کانکلیو-2026 میں ریاست کو باوقار ایگری کلچر لیڈرشپ ایوارڈ-2026 سے نوازا گیا۔ یہ ایوارڈ مرکزی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے راجستھان کے گورنر ہری بھاؤ کسان راؤ باگڑے کی موجودگی میں پیش کیا۔ گجرات حکومت کی جانب سے وزیر زراعت جیتو واگھانی نے یہ اعزاز وصول کیا۔ قابل ذکر ہے کہ پالیسی سازوں، زرعی سائنس دانوں اور کسانوں کے درمیان مکالمے کو فروغ دینے کے لیے 1998 میں قائم ہونے والا ایگری کلچر ٹوڈے گروپ ملک کے زرعی شعبے کے اہم پلیٹ فارموں میں شمار ہوتا ہے۔ ممتاز زرعی سائنس دان ڈاکٹر ایم ایس سوامی ناتھن کے مشورے پر اس ادارے نے 2008 میں ایگری کلچر لیڈرشپ ایوارڈ کا آغاز کیا تھا۔ اس ایوارڈ کا 17 واں ایڈیشن حال ہی میں نئی دہلی میں منعقد ہوا۔ ایوارڈ کی انتخابی کمیٹی کی سربراہی ہندوستان کے سابق چیف جسٹس پی سداشیوم کرتے ہیں، جو اس اعزاز کی شفافیت، ساکھ اور وقار کی عکاسی کرتی ہے۔ اعزاز حاصل کرنے کے بعد وزیر زراعت جیتو واگھانی نے کہا کہ گجرات کو باغبانی کے شعبے میں دوراندیش اقدامات اور اختراعی منصوبوں کی بدولت یہ اعزاز ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف حکومت کا نہیں بلکہ گجرات کے لاکھوں محنتی کسانوں اور محکمہ زراعت کے وقف کارکنوں کا بھی اعزاز ہے۔ انہوں نے یہ ایوارڈ ریاست کے کسانوں کے نام کرتے ہوئے باغبانی اور زرعی شعبے سے وابستہ تمام افراد کو مبارکباد پیش کی۔ وزیر زراعت نے بتایا کہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ اور موجودہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں گجرات کو اس سے قبل 2009 اور 2014 میں بہترین زرعی ریاست کے طور پر ایگری کلچر لیڈرشپ ایوارڈ مل چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نریندر مودی کے دورِ وزارتِ اعلیٰ میں زرعی مہوتسو، سوائل ہیلتھ کارڈ پروگرام اور ڈرپ آبپاشی جیسی اہم اسکیموں نے ریاست کے زرعی شعبے میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کیں، جس کے نتیجے میں دسویں پانچ سالہ منصوبے کے دوران گجرات نے 9.9 فیصد کی شرح سے ملک کی سب سے زیادہ زرعی ترقی حاصل کی۔ اس کے بعد 2018 میں گجرات کو ایک بار پھر بہترین زرعی ریاست کا اعزاز ملا، جبکہ 2019 میں مویشی پروری کے شعبے میں نمایاں کام پر ایگری کلچر لیڈرشپ ایوارڈ سے نوازا گیا۔ سات برس بعد گجرات کو ایک مرتبہ پھر اس باوقار ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا ہے، اس بار باغبانی کے شعبے میں شاندار کارکردگی کے اعتراف میں۔ وزیر زراعت نے کہا کہ یہ اعزاز نہ صرف ریاست کے لیے باعثِ فخر ہے بلکہ زرعی میدان میں نئی کامیابیاں حاصل کرنے کی تحریک بھی فراہم کرے گا۔ ایوارڈ تقریب میں مرکزی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ، راجستھان کے گورنر ہری بھاؤ کسان راؤ باگڑے، اتر پردیش کے وزیر زراعت سوریہ پرتاپ شاہی، سابق چیف جسٹس اور جیوری کے چیئرمین جسٹس پی سداشیوم سمیت دیگر معزز شخصیات نے گجرات کی ترقی پسند زرعی پالیسیوں کی تعریف کی اور اس اعزاز پر ریاستی حکومت اور کسانوں کو مبارکباد پیش کی۔

ایس آئی آر مہم میں تعاون کیلئے امارت شرعیہ کی خصوصی ٹیم رانچی پہنچی

قاضی حضرات کا اہم مشاورتی اجلاس آج

رانچی: (پریس ریلیز) امیرِ شریعت بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی دامت برکاتہم کی ہدایت اور ناظم امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی صاحب کے مشورہ سے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کے سلسلے میں عوامی بیداری اور تعاون کے لیے امارتِ شرعیہ، پھلواری شریف، پٹنہ کی ایک خصوصی ٹیم گزشتہ روز رانچی پہنچی۔ اس ٹیم کی قیادت معاون ناظم امارتِ شرعیہ حضرت مولانا احمد حسین قاسمی کر رہے ہیں، جبکہ ٹیم میں مفتی اکرام الدین، مفتی قیام الدین اور ڈاکٹر حفظ الرحمن حفیظ شامل ہیں۔ رانچی پہنچنے کے بعد ٹیم نے مختلف مساجد کا دورہ کیا اور نمازِ جمعہ کے اجتماعات سمیت دیگر مواقع پر عوام سے خطاب کرتے ہوئے ایس آئی آر کی اہمیت، اس کے قانونی تقاضوں اور شہری ذمہ داریوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مقررین نے کہا کہ انتخابی فہرست کی نظر ثانی کا یہ مرحلہ نہایت اہم ہے، اس لیے ہر اہلِ شہری کو چاہیے کہ وہ بروقت مطلوبہ کارروائی مکمل کرے اور اپنے اہلِ خانہ، رشتہ داروں اور دیگر متعلقہ افراد کو بھی اس جانب متوجہ کرے، تاکہ کوئی بھی شہری اپنے دستوری حق سے محروم نہ رہ جائے۔ اس مہم کے تسلسل میں آج 11 جولائی کو رانچی میں مختلف اضلاع کے قضاۃ کرام اور وفود کا ایک اہم مشاورتی اجلاس منعقد ہوگا، جس میں ایس آئی آر مہم کو مزید مؤثر بنانے، عوامی رابطے کو مضبوط کرنے، مساجد اور دینی اداروں کے ذریعے بیداری مہم کو وسعت دینے اور مختلف اضلاع میں آئندہ کے لائحۂ عمل پر تفصیلی غور وخوض کیا جائے گا۔ اجلاس میں باہمی مشاورت کے بعد آئندہ کی حکمتِ عملی اور پالیسی بھی طے کی جائے گی۔ واضح رہے کہ امارتِ شرعیہ کے موجودہ قائم مقام ناظم اور شعبۂ تبلیغ و تنظیم کے ذمہ دار حضرت مفتی محمد سہراب قاسمی صاحب نے اس مقصد کے لیے دس خصوصی ٹیمیں تشکیل دی ہیں، جو مختلف اضلاع کا دورہ کر کے عوام کو ایس آئی آر، مطلوبہ دستاویزات اور متعلقہ قانونی تقاضوں کے بارے میں رہنمائی فراہم کریں گی۔ یہ مہم امیرِ شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی دامت برکاتہم کی سرپرستی میں جاری ہے، جبکہ ناظم اعلیٰ وصدر مفتی حضرت مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی، موجودہ قائم مقام ناظم ونائب ناظم امارتِ شرعیہ حضرت مفتی محمد سہراب قاسمی، صدر قاضی حضرت قاضی انظار صاحب اور قاضیِ رانچی حضرت قاضی محمد انور قاسمی اس پوری مہم کی مسلسل نگرانی کر رہے ہیں اور متعلقہ ذمہ داران کو ضروری رہنمائی فراہم کر رہے ہیں۔ قابلِ ذکر ہے کہ حضرت امیرِ شریعت کی ہدایت پر گزشتہ دسمبر و جنوری میں امارتِ شرعیہ کا ایک تربیتی وفد پورے جھارکھنڈ کا دورہ کر چکا ہے، جس نے ایس آئی آر، مطلوبہ دستاویزات اور انتخابی فہرست کی نظر ثانی کے حوالے سے عوام میں بیداری پیدا کرنے اور مقامی ذمہ داران کو پیشگی تیاری کرانے کا اہم کام انجام دیا تھا۔ امارتِ شرعیہ نے علماء کرام، ائمۂ مساجد، ائمہ وخطباء، سماجی کارکنان اور عوام الناس سے اپیل کی ہے کہ وہ ایس آئی آر مہم میں بھرپور تعاون کریں، صحیح معلومات عام کریں، عوام کی رہنمائی کریں اور انتخابی فہرست کی نظر ثانی کے اس اہم مرحلے کو کامیاب بنانے میں اپنا مؤثر کردار ادا کریں۔

وزیر اعظم نریندر مودی کا نیوزی لینڈ کے

وزیر اعظم نے ایئرپورٹ پر تپاک استقبال کیا

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی جمعہ کو اپنے دوروزہ سرکاری دورے پر نیوزی لینڈ کے شہر آکلینڈ پہنچے، جہاں نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم کرسٹوفر لکسن نے خود ایئرپورٹ پر ان کا استقبال کیا۔ یہ وزیر اعظم مودی کے تین ملکی دورے کا آخری مرحلہ ہے اور گزشتہ تقریباً 40 برسوں میں کسی بھی بھارتی وزیر اعظم کا نیوزی لینڈ کا پہلا سرکاری دورہ قرار دیا جا رہا ہے۔ ایئرپورٹ پر وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعظم کرسٹوفر لکسن نے ایک دوسرے کو گرمجوشی سے گلے لگا کر خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر نیوزی لینڈ میں بھارت کی ہائی کمشنر موانپوئی سیاوی سمیت دونوں ممالک کے اعلیٰ حکام بھی موجود تھے۔ استقبال کی تقریب کی تصاویر اور ویڈیو سوشل میڈیا پر بھی شیئر کی گئیں۔ وزیر اعظم کرسٹوفر لکسن نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر وزیر اعظم مودی کی آمد کی ویڈیو پوسٹ کرتے ہوئے لکھا، ”وزیر اعظم نریندر مودی، نیوزی لینڈ میں آپ کا خیر مقدم ہے۔“ وزیر اعظم مودی آسٹریلیا کا تین روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد نیوزی لینڈ پہنچے ہیں۔ وزارت خارجہ کے مطابق اس دورے کے دوران وزیر اعظم مودی اور وزیر اعظم لکسن کے درمیان دوطرفہ ملاقات ہوگی، جس میں دونوں ممالک کے تعلقات کے تمام اہم پہلوؤں کا جائزہ لیا جائے گا۔ خاص طور پر تجارت، سرمایہ کاری، دفاع اور اقتصادی تعاون کے شعبوں میں گزشتہ دو برسوں کے دوران ہونے والی پیش رفت پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ دورے کے دوران وزیر اعظم مودی نیوزی لینڈ کی کاروباری، صنعتی اور کھیلوں کی ممتاز شخصیات سے بھی ملاقات کریں گے۔ اس کے علاوہ وہ نیوزی لینڈ میں مقیم بھارتی برادری کے ایک بڑے اجتماع سے بھی خطاب کریں گے، جہاں دونوں ممالک کے عوامی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے پر زور دیا جائے گا۔ اس سے قبل نیوزی لینڈ کے تجارت و سرمایہ کاری کے وزیر ٹوڈ میکلے نے وزیر اعظم مودی کے دورے کو دونوں ممالک کے تعلقات میں ایک اہم سنگ میل قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ دورہ بھارت اور نیوزی لینڈ کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) پر دستخط کے چند ماہ بعد ہو رہا ہے، جس سے دو طرفہ تعلقات میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا ہے۔ ٹوڈ میکلے نے کہا کہ آکلینڈ میں وزیر اعظم مودی کے استقبال کے لیے خصوصی تقریبات کا اہتمام کیا گیا ہے اور نیوزی لینڈ کے عوام، خصوصاً بھارتی نژاد کمیونٹی، ان کی آمد کو لے کر بے حد پرجوش ہے۔ ان کے مطابق بھارتی نژاد افراد نیوزی لینڈ کی تیسری سب سے بڑی نسلی برادری ہیں، جو دونوں ممالک کے تعلقات کو مزید مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ وزیر اعظم مودی کا یہ دورہ مارچ 2025 میں وزیر اعظم کرسٹوفر لکسن کے دورۂ بھارت کے بعد ہو رہا ہے۔ اس موقع پر لکسن نے وزیر اعظم نریندر مودی اور صدر دروپدی مرمو سے ملاقات کی تھی۔ بھارت اور نیوزی لینڈ کے درمیان سفارتی تعلقات 1952 میں قائم ہوئے تھے اور دونوں ممالک دولتِ مشترکہ کی رکنیت، جمہوری نظام حکومت اور مشترکہ قانونی روایات سمیت کئی شعبوں میں قریبی تعاون جاری رکھے ہوئے ہیں۔ واضح رہے کہ ہندوستان اور جاپان کے درمیان سمندری سکیورٹی اور دفاعی معاہدہ طے پایا تھا۔ انڈونیشیا کے ساتھ، یہ ایک ایسی ہی حکمت عملی تھی، جہاں ہندوستان اور انڈونیشیا کے درمیان ان شعبوں میں تعاون بڑھے گا۔ مجھے لگتا ہے کہ ہم نے ایک بہت اہم قدم آگے بڑھایا ہے۔ شرنگلا نے مزید کہا کہ آسٹریلیا کے دورہ جو کہ ابھی اختتام پذیر ہوا ہے، میں ایک مشترکہ دفاعی معاہدے کو حتمی شکل دی گئی ہے، جس سے دونوں اطراف کے لیے بحری شعبے میں تعاون بڑھے گا۔ انہوں نے کہا کہ آسٹریلیا کے بارے میں، دورہ جو ابھی اختتام پذیر ہوا ہے، ایک مشترکہ دفاعی معاہدے کو حتمی شکل دی گئی ہے، جس سے دونوں اطراف کے لیے بحری شعبے میں تعاون بڑھے گا۔

بھارت۔ یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدہ ۲۰۲۷ء کے اوائل میں نافذ ہونے کا امکان

نئی دہلی: بھارت میں یورپی یونین کے سفیر ہروے ڈیلفین نے کہا ہے کہ بھارت اور یورپی یونین کے درمیان آزاد تجارتی معاہدہ 2027 کے اوائل تک نافذ ہونے کی توقع ہے۔ ان کے مطابق دونوں فریق قانونی جانچ کے آخری مرحلے میں ہیں اور اس عمل کی تکمیل کے بعد معاہدے کی توثیق کا مرحلہ شروع ہوگا۔ انڈین ایکسپریس کو دیے گئے انٹرویو میں ڈیلفین نے کہا کہ یہ معاہدہ صرف تجارت تک محدود نہیں بلکہ بھارت اور یورپی یونین کے درمیان ایک وسیع اسٹریٹجک شراکت داری کی علامت ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ دونوں فریقوں نے تحفظ پسند پالیسیوں کے بجائے کھلے اور قواعد پر مبنی عالمی تجارتی نظام کا انتخاب کیا ہے۔ یورپی سفیر نے کہا کہ یورپی یونین بھارت کی سب سے بڑی تجارتی شراکت داروں میں شامل ہے اور مجوزہ معاہدہ دونوں معیشتوں کے لیے نئی سرمایہ کاری، سپلائی چین کے استحکام اور اقتصادی تعاون کے وسیع مواقع پیدا کرے گا۔ انہوں نے اس اعتماد کا بھی اظہار کیا کہ معاہدے کے نفاذ سے دوطرفہ تجارت میں نمایاں اضافہ ہوگا۔ انہوں نے یورپی یونین کے کاربن بارڈر ایڈجسٹمنٹ میکانزم (CBAM) کے حوالے سے کہا کہ یہ ماحولیاتی پالیسی کا حصہ ہے، نہ کہ تجارتی رکاوٹ، تاہم اس معاملے پر بھارت اور یورپی یونین کے درمیان مسلسل بات چیت جاری ہے۔

بھارت اور آسٹریلیا نے خلائی شعبے میں تعاون کو نئی بلندیوں تک پہنچا دیا

میلبورن: وزیر اعظم نریندر مودی کے آسٹریلیا کے دورے کے دوران بھارت اور آسٹریلیا نے خلائی تحقیق، جدید ٹیکنالوجی اور سائنسی اختراع کے شعبوں میں تعاون کو مزید وسعت دینے کے لیے متعدد اہم اقدامات کا اعلان کیا، جنہیں دونوں ممالک کی اسٹریٹجک شراکت داری میں ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، دونوں ممالک نے خلائی ٹیکنالوجی، سیٹلائٹ تعاون، تحقیق، صنعتوں کے درمیان روابط اور نئی ٹیکنالوجیز کی مشترکہ ترقی پر اتفاق کیا۔ آسٹریلین اسپیس ایجنسی اور بھارتی خلائی تحقیقاتی ادارے (اسرو) کے درمیان جاری تعاون کو مزید مضبوط بنانے اور نجی خلائی صنعتوں کے درمیان شراکت داری بڑھانے پر بھی زور دیا گیا۔ وزیرِ اعظم مودی نے آسٹریلیا میں بھارتی برادری سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارت انسانی خلائی مشن گگن یان کی تیاری کے ساتھ ساتھ اپنا خلائی اسٹیشن قائم کرنے کے ہدف پر بھی کام کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کا خلائی پروگرام تیزی سے نئی بلندیوں کی جانب بڑھ رہا ہے اور عالمی خلائی معیشت میں اس کا کردار مسلسل مضبوط ہو رہا ہے۔ دونوں رہنماؤں نے سائنس، ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، اہم و ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز اور اختراعی صنعتوں میں تعاون کو بھی مزید فروغ دینے پر اتفاق کیا۔ اس سلسلے میں آسٹریلیا-کینیڈا-بھارت ٹیکنالوجی اینڈ انوویشن پارٹنرشپ کے معاہدے کا خیر مقدم کیا گیا، جس سے جدید ٹیکنالوجیز اور تحقیق میں سہ فریقی تعاون کو تقویت ملے گی۔ جب کہ آسٹریلیا کے وزیر اعظم انتھونی البانیز نے وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ ملاقات کے دوران بحر الکاہل میں چین کے حالیہ بیلسٹک میزائل تجربے پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ بھارتی وزارت خارجہ کے مطابق، دونوں رہنماؤں نے خطے کی سلامتی اور ہند-بحر الکاہل میں تیزی سے بدلتی اسٹریٹجک صورتحال پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا۔ بھارت کے خارجہ سیکریٹری وکرم مسری نے بتایا کہ آسٹریلوی وزیر اعظم نے چین کے طویل فاصلے تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائل کے تجربے پر اپنے خدشات سے وزیر اعظم مودی کو آگاہ کیا۔ دونوں رہنماؤں نے آزاد، کھلے اور قواعد پر مبنی ہند۔ بحر الکاہل خطے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ یہ میزائل تجربہ چین کی جانب سے بحر الکاہل میں آبدوز سے داغے گئے طویل فاصلے کے بیلسٹک میزائل کے بعد سامنے آیا، جس پر آسٹریلیا سمیت کئی علاقائی ممالک نے شفافیت کے فقدان اور خطے کے استحکام پر ممکنہ اثرات کے حوالے سے تشویش ظاہر کی ہے۔ مودی اور البانیز کی ملاقات میں دونوں ممالک نے دفاع، سمندری سلامتی، اہم معدنیات، توانائی اور انڈو پیسیفک میں اسٹریٹجک تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا بھی اعادہ کیا۔

وزیر اعظم مودی کا تین ملکوں کا دورہ سمندری

سلامتی اور دفاع کیلئے بہت اہم ہے: ہرش شرنگلا

نئی دہلی: راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ اور سابق خارجہ سکریٹری ہرش وردھن شرنگلا نے جمعہ کو کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے انڈونیشیا اور آسٹریلیا کے دورے کو جاپانی وزیر اعظم سانے تاکائچی کے حالیہ دورہ ہندوستان کی عینک سے دیکھا جانا چاہیے جہاں دفاعی شراکت داری کو مضبوط کیا گیا تھا۔ شرنگلا نے ایک خصوصی بات چیت میں کہا کہ بحری اور دفاعی سلامتی اس دورے کا سب سے اہم پہلو ہے۔ انہوں نے کہا، جب ہم وزیر اعظم مودی کے انڈونیشیا اور آسٹریلیا کے دورے کو دیکھتے ہیں، تو ہمیں اسے جاپانی وزیر اعظم کے حالیہ ہندوستان کے دورے کے ساتھ دیکھنا چاہیے۔ دفاع اور سلامتی میں، ہم نے تین انتہائی اہم شراکت داروں کے ساتھ اعلیٰ سطحوں پر رابطہ کیا ہے اور بہت سے معاہدوں کو حتمی شکل دی ہے۔ اگر آپ جاپان کے ساتھ دیکھیں تو سمندری سلامتی اور دفاع اس دورے کا بہت اہم حصہ تھا۔ ہندوستان اور جاپان کے درمیان سمندری سکیورٹی اور دفاعی معاہدہ طے پایا تھا۔ انڈونیشیا کے ساتھ، یہ ایک ایسی ہی حکمت عملی تھی، جہاں ہندوستان اور انڈونیشیا کے درمیان ان شعبوں میں تعاون بڑھے گا۔ مجھے لگتا ہے کہ ہم نے ایک بہت اہم قدم آگے بڑھایا ہے۔ شرنگلا نے مزید کہا کہ آسٹریلیا کے دورہ جو کہ ابھی اختتام پذیر ہوا ہے، میں ایک مشترکہ دفاعی معاہدے کو حتمی شکل دی گئی ہے، جس سے دونوں اطراف کے لیے بحری شعبے میں تعاون بڑھے گا۔ انہوں نے کہا کہ آسٹریلیا کے بارے میں، دورہ جو ابھی اختتام پذیر ہوا ہے، ایک مشترکہ دفاعی معاہدے کو حتمی شکل دی گئی ہے، جس سے دونوں اطراف کے لیے بحری شعبے میں تعاون بڑھے گا۔ باہمی تعاون میں اضافہ ہوگا، ہماری تربیت اور مشترکہ مشقیں بڑھیں گی، اور بہت سے دوسرے شعبے ہیں جہاں ہم دونوں۔ آسٹریلیا، انڈونیشیا اور جاپان دفاع اور سلامتی کے پورے شعبے میں آگے بڑھ سکتے ہیں۔ شرنگلا نے کہا کہ پی ایم مودی کے دورہ آسٹریلیا کے دوران یورینیم ڈیل کو بھی حتمی شکل دی گئی ہے۔ بھارت آسٹریلیا جوہری معاہدہ 2011 میں ہوا تھا، لیکن اس کے بعد کوئی پیش رفت نہیں ہوئی، یہ جہاں تھا وہیں رہا، اب ہم نے دیکھا ہے کہ وزیر اعظم مودی کے دورہ آسٹریلیا کے دوران یہ طے پایا ہے کہ ہم آسٹریلیا سے معاہدے کو حتمی شکل دے سکتے ہیں اور آسٹریلیا کے درمیان جوہری معاہدے کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ بیچ میں پھنس گئے تھے، ڈیل توڑنے والے، سب کو ہٹا دیا گیا ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ پہلی بار آسٹریلیا سے یورینیم انڈیا آنا شروع ہوگا جو کہ بہت بڑی بات ہے کیونکہ انڈیا اس کے لیے کئی سالوں سے کوشش کر رہا ہے۔ میرے خیال میں اس وقت طے پانے والے معاہدے کو آج کامیابی کے ساتھ حتمی شکل دے دی گئی ہے۔

بھارت اور آسٹریلیا کے درمیان روایتی

علم کے تحفظ کو مزید مضبوط بنانے کے معاہدے پر دستخط

میلبورن: سائنسی و صنعتی تحقیق سے متعلق کونسل (سی ایس آئی آر) اور آئی پی آسٹریلیا نے 9 جولائی 2026 کو آسٹریلیا کے شہر میلبورن میں منعقدہ تیسرے سالانہ بھارت۔آسٹریلیا سربراہ اجلاس کے دوران سی ایس آئی آر کی روایتی علم کی ڈیجیٹل لائبریری (سی ایس آئی آر۔ٹی کے ڈی ایل) تک رسائی سے متعلق ایک معاہدے پر دستخط کیے۔ اس معاہدے کی تکمیل بھارت کے عزت مآب وزیر اعظم جناب نریندر مودی اور آسٹریلیا کے عزت مآب زیر اعظم جناب انتھونی البانیزی، پارلیمانی رکن کی موجودگی میں عمل میں آئی۔ ٹی کے ڈی ایل رسائی سے متعلق معاہدہ، سمٹ کے دوران منعقدہ دوطرفہ بات چیت کے اٹھارہ کلیدی نتائج میں سے ایک ہے، جس میں دفاع اور سلامتی، توانائی کے تحفظ، تعلیم، ہنر مندی کے فروغ، سائنس اور ٹیکنالوجی، فلم سازی، روایتی علم اور ثقافتی املاک کی وطن واپسی سمیت مختلف شعبوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ روایتی علم کی ڈیجیٹل لائبریری (ٹی کے ڈی ایل)، جو اپنی نوعیت کا پہلا علمی شواہد کا ڈیٹا بیس ہے، بھارت نے اسے اپنے بیش بہا روایتی علم کو غلط طور پر پیٹنٹ کیے جانے سے محفوظ رکھنے کے لیے تیار کیا ہے۔ اس معاہدے کے تحت آئی پی آسٹریلیا کو ٹی کے ڈی ایل کے ڈیٹا بیس تک رسائی حاصل ہوگی تاکہ وہ آسٹریلیا کے پیٹنٹ قوانین اور جانچ کے طریقہ کار کے مطابق پیٹنٹ درخواستوں کی جانچ کے دوران متعلقہ قبل از موجود علمی شواہد سے استفادہ کر سکے۔ اس معاہدے سے پیٹنٹ درخواستوں کی جانچ مزید مؤثر ہوگی، مستند اور جامع ہوگی، نیز ایسے علم پر پیٹنٹ جاری ہونے کی روک تھام میں مدد ملے گی جو پہلے ہی بھارت کے دستاویزی روایتی ورثے کا حصہ ہے۔ بھارت اور آسٹریلیا دونوں ایسے ممالک ہیں جہاں صدیوں پر محیط مقامی علمی روایات، روایتی طریقہ کار اور ثقافتی اظہار کی بھرپور میراث موجود ہے، جو غلط استعمال اور ناجائز دعووں کے خطرے سے دوچار رہتی ہے۔ اس معاہدے پر دستخط کیا جانا دونوں ممالک کے اس مشترکہ عزم کی عکاسی کرتا ہے کہ روایتی علم کا تحفظ کیا جائے اور دستاویزی قبل از موجود علمی شواہد کے مؤثر استعمال کے ذریعے دانشورانہ املاک کے نظام کو مزید مضبوط و مستحکم بنایا جائے۔ مذکورہ معاہدے پر عمل درآمد کی نگرانی، آئی پی آسٹریلیا کے پیٹنٹس کے کمشنر جناب اینڈریو لکنسن، سائنسی و صنعتی تحقیق (سی ایس آئی آر) کی ڈائریکٹر جنرل اور سائنسی و صنعتی تحقیق (ڈی ایس آئی آر (محکمۂ کی سکریٹری ڈاکٹر این کلاسیلوی، اور سی ایس آئی آر۔ٹی کے ڈی ایل یونٹ کی سربراہ اور سینئر سائنس دان ڈاکٹر وشواجنانی جے ستیگیری کریں گی۔

ہند نژاد ناسا کے خلاباز انل مینن

۱۴ر جولائی کو بین الاقوامی خلائی اسٹیشن کیلئے اڑان بھریں گے

واشنگٹن: یو ایس نیشنل ایروناٹکس اینڈ اسپیس ایڈمنسٹریشن (این اے ایس اے) کے 49 سالہ ہندوستانی نژاد خلاباز انل مینن 14 جولائی کو قازقستان میں بائیکونور خلائی لانچ سائٹ سے بین الاقوامی خلائی اسٹیشن کے لیے آٹھ ماہ کے مشن پر روانہ ہوں گے۔ اس سلسلے میں ایک ریلیز ناسا کی ویب سائٹ پر 9 جولائی کو شیئر کی گئی ہے۔ ریلیز کے مطابق مینن، یوکرینی اور ہندوستانی تارکین وطن والدین کے ہاں منیاپولس میں پیدا ہوئے۔ وہ ایک ایمرجنسی میڈیسن ڈاکٹر اور امریکی خلائی فورس میں کرنل ہیں۔ ناسا کی ریلیز کے مطابق، انل مینن، خلابازوں Pyotr کاسموناٹ پیوتر ڈوبروو اور انا کیکینا کے ساتھ روسکوسموس کے سویوز ایم ایس-29 خلائی جہاز پر بین الاقوامی خلائی اسٹیشن کے لیے اڑان بھریں گے۔ وہاں، وہ سائنسی تحقیق کرنے کے لیے ایکسپیڈیشن 74 کے عملے کے ساتھ کام کریں گے۔ تینوں شمالی امریکی وقت کے مطابق صبح 10:47 بجے (بائیکونور کے وقت کے مطابق شام 7:47 بجے) روانہ ہوں گے۔ لائیو کوریج ناسا، ایمیزون پرائم، اور ناسا کے یوٹیوب چینل پر دستیاب ہوگی۔ ناسا نے واضح کیا ہے کہ یہ شیڈول تبدیل ہو سکتا ہے۔ خلاباز انل مینن، ڈوبرو، اور کیکینا اپریل 2027 میں زمین پر واپس آنے سے پہلے تقریباً آٹھ ماہ بین الاقوامی خلائی اسٹیشن کے مداری کمپلیکس میں ایکسپیڈیشن 74/75 عملے کے ارکان کے طور پر گزاریں گے۔ یہ مینن کی پہلی خلائی پرواز ہوگی اور ڈبروو اور کیکینا کی دوسری۔ بین الاقوامی خلائی اسٹیشن پر اپنے قیام کے دوران، مینن سائنسی تجربات کریں گے، جن میں انسانی جسم پر طویل خلائی پرواز کے جسمانی اثرات کا مطالعہ بھی شامل ہے۔

بھارتیہ ریلوے نے حفاظت اور آپریشنل کارکردگی کو بڑھانے کیلئے شمالی ریلوے کے ۶۸۰ر روٹ کلومیٹر پر ۲۰۶ر کروڑ کی کوچ کی تعیناتی کو منظوری دی

نئی دہلی: بھارت کے دیسی آٹومیٹک ٹرین پروٹیکشن سسٹم کو وسعت دینے کی سمت ایک اور اہم قدم میں، بھارتی ریلوے نے ریواڑی۔ دہلی اور شکور بستی۔ بھٹنڈہ سیکشنز کے 680 روٹ کلومیٹر پر کوچ ورژن 4.0 کی فراہمی کو منظوری دے دی ہے۔ اس پروجیکٹ کو 206 کروڑ کی لاگت سے منظور کیا گیا ہے۔ یہ پروجیکٹ ہندوستانی ریلوے کے کوچ کے ملک گیر رول آؤٹ کا حصہ ہے، جس کا مقصد مقامی حفاظتی نظام کو اعلیٰ کثافت اور حکمت عملی کے لحاظ سے اہم راستوں پر پھیلانا ہے۔ کوچ بھارت کا مقامی طور پر تیار کردہ آٹومیٹک ٹرین پروٹیکشن (ATP) سسٹم ہے جو خطرے سے گزرنے والے سگنل کے واقعات اور ٹرینوں کے تصادم کو روکنے کے ذریعے ریلوے کی حفاظت کو نمایاں طور پر بڑھانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہ نظام ٹرین کی نقل و حرکت پر مسلسل نظر رکھتا ہے، جب بھی ضروری ہو خود بخود بریک لگاتا ہے، ٹرینوں کو زیادہ سے زیادہ قابل اجازت رفتار سے محفوظ طریقے سے چلنے کی اجازت دیتا ہے، اور گھنے دھند جیسے منفی موسمی حالات کے دوران بھی ٹرین کے قابل اعتماد آپریشنز کو سپورٹ کرتا ہے۔ بھارتی ریلوے کے ان اہم راستوں پر کوچ ورژن 4.0 کی تعیناتی سے حفاظت کو تقویت ملے گی، آپریشنل کارکردگی میں بہتری آئے گی، ٹرین آپریشنز کی بھروسے میں اضافہ ہوگا اور مسافروں اور مال بردار خدمات دونوں کی تیز رفتار، ٹیکنالوجی پر مبنی نقل و حرکت میں مدد ملے گی۔

بھارت اور پاپوا نیوگنی نے شراکت داری مضبوط بنانے پر زور دیا

نئی دہلی: ایک نئی اسٹریٹجک تجزیاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بحر الکاہل کے خطے میں بڑھتے ہوئے جغرافیائی و تزویراتی مقابلے کے پیش نظر بھارت اور پاپوا نیوگنی (PNG) کو اپنی سمندری شراکت داری مزید مضبوط بنانی چاہیے تاکہ دونوں ممالک کے سکیورٹی، معاشی اور بحری مفادات کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔ رپورٹ کے مطابق، پاپوا نیوگنی بحر الکاہل میں اپنے اہم جغرافیائی محلِ وقوع، وسیع خصوصی اقتصادی زون اور قدرتی وسائل کی بدولت بھارت کے لیے ایک اہم شراکت دار بن سکتا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ دونوں ممالک کو بحری نگرانی، میری ٹائم ڈومین آگاہی، ساحلی سکیورٹی، غیر قانونی ماہی گیری کی روک تھام اور انسانی امداد و آفات سے نمٹنے کے شعبوں میں تعاون بڑھانا چاہیے۔ رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے کہ بھارت صرف صلاحیت سازی تک محدود رہنے کے بجائے پاپوا نیوگنی کی عملی دفاعی اور بحری استعداد میں اضافہ کرے، جس میں ساحلی نگرانی، بندرگاہی انفراسٹرکچر، تربیت، مشترکہ مشقیں اور سمندری قانون نافذ کرنے والے اداروں کے درمیان تعاون شامل ہو۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ یہ شراکت داری بھارت کے وسیع تر انڈو پیسیفک وژن اور خطے میں ایک آزاد، کھلے اور قواعد پر مبنی سمندری نظام کے فروغ کے عزم سے ہم آہنگ ہے۔ رپورٹ کے مطابق، پاپوا نیوگنی کے ساتھ مضبوط تعلقات بحر الکاہل میں بھارت کی سفارتی اور تزویراتی موجودگی کو مزید مستحکم کر سکتے ہیں۔

افغانستان نے زرعی شعبہ کی

جدید کاری کیلئے ہندوستان سے مدد طلب کی

نئی دہلی: افغانستان کے وزیر زراعت، آبپاشی اور لائیوسٹاک، مولوی عطا اللہ عمری نے جمعہ کو ہندوستان کے ساتھ صدیوں پرانے تعلقات پر زور دیا اور افغانستان کے زرعی شعبے کو جدید بنانے کے لیے ہندوستانی تکنیکی مدد کا مطالبہ کیا۔ پی ایچ ڈی سی سی آئی کی طرف سے انڈیا افغانستان تجارتی مواقع کی صنعت کے انٹرایکٹو سیشن کے دوران خطاب کرتے ہوئے، وزیر عمری نے اپنے وفد کی مہمان نوازی کے لیے گہری تعریف کا اظہار کیا، اور دونوں ممالک کے درمیان گہری ثقافتی اور تاریخی مماثلتوں کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ایسا لگتا ہے جیسے ہمارے ملک کے طور پر یہ میرے اپنے لوگ ہیں، اور مجھے ایسا ہی لگتا ہے جیسے آپ نے کہا، ہمارا ڈی این اے ایک ہے۔ اس بات کو اجاگر کرتے ہوئے کہ افغان آبادی کا 80 فیصد زراعت اور مویشیوں پر انحصار کرتا ہے، وزیر عمری نے اس بات پر زور دیا کہ وقت آ گیا ہے کہ ملک کی کٹائی، فصل جمع کرنے اور پروسیسنگ کی تکنیک کو تبدیل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ افغانستان اعلیٰ معیار کے پھل پیدا کرتا ہے، ملک میں اس وقت جدید انفراسٹرکچر اور تربیت کا فقدان ہے جس کی پیداوار کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لیے درکار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے 80 فیصد لوگ زراعت اور مویشیوں سے وابستہ ہیں۔ یہ انہیں جدید بنانے کا وقت ہے۔ ہماری جو دوستیاں ہیں وہ صدی کی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا، ہم بہترین قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں۔ کسانوں کو کٹائی کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس سلسلے میں اپنے کسانوں کو سکھانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ افغان انتظامیہ ملک کی ترقی کی کوششوں کو یکجا کرنے کے لیے کام کر رہی ہے اور خوشحالی کے لیے غیر ملکی تعاون کے لیے سرگرم عمل ہے۔ افغانستان نے باضابطہ طور پر اپنے زرعی شعبے کی جدید کاری اور پانی کے انتظام کو بہتر بنانے کے لیے ہندوستان سے تکنیکی تعاون اور سائنسی مہارت مانگ لی ہے۔ نئی دہلی میں منعقدہ ایک اہم دوطرفہ میٹنگ میں افغانستان کے وزیر زراعت، آبپاشی اور مویشی پروری مولوی عطاء اللہ عمری نے ہندوستان کے مرکزی وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان سے ملاقات کی، جس میں زراعت کی ترقی اور غذائی تحفظ کے لیے طویل مدتی منصوبوں پر اتفاق کیا گیا۔

جموں کشمیر: متنازع مواد کی تلاش، اسکولوں کو تمام کتابوں کی اسکریننگ کا حکم

جموں کشمیر میں متنازع مواد کی تلاش کے سلسلے میں، اسکولوں کو تمام کتابوں کی اسکریننگ کا حکم دیا گیا ہے

جموں کشمیر میں متنازع مواد کی تلاش کے سلسلے میں، اسکولوں کو تمام کتابوں کی اسکریننگ کا حکم دیا گیا ہے، کشمیر ڈائریکٹوریٹ آف اسکول ایجوکیشن نے اداروں کو کہا ہے کہ وہ لائبریریوں، دفاتر، کلاس روم اور اسٹاف روم میں موجود کتابوں کو چھان بین کریں، جن میں حال ہی میں حاصل کی گئی اور پرانی اشاعتیں بھی شامل ہیں۔ کشمیر ڈائریکٹوریٹ آف اسکول ایجوکیشن نے سرکاری اور تسلیم شدہ نجی اسکولوں کے ساتھ کشمیر ڈویژن میں واقع کوچنگ سینٹرز کے سربراہان کو ہدایت دی ہے کہ وہ اپنے احاطے میں موجود تمام کتابوں کا جائزہ لیں کہ آیا کوئی ”نامناسب یا قابلِ اعتراض مواد“ تو نہیں۔ یہ اطلاع دی انڈین ایکسپریس نے جمعرات کو دی۔ اداروں کے سربراہان کو یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے متعلقہ چیف یا زونل ایجوکیشن آفیسرز کو تصدیق نامے پیش کریں جس میں یہ ثابت ہو کہ کیمپس میں کسی بھی کتاب میں کوئی ”قابلِ اعتراض مواد“ موجود نہیں۔ پیر کو جاری کردہ اس حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ اس اسکریننگ کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ ”کسی بھی کتاب میں نامناسب یا قابلِ اعتراض مواد نہ ہو۔ اس میں مزید کہا گیا، اس میں وہ مواد شامل ہے جو کسی بھی طبقے کے مذہبی جذبات کو مجروح کرسکتا ہے، خواہ وہ طلبا کے لیے نامناسب مواد ہو، موجودہ قوانین کے خلاف مواد جو قومی مفاد کو نقصان پہنچا سکتا ہو، تعلیمی اقدار اور قائم شدہ اصولوں کو متاثر کرسکتا ہو۔“ اگر کوئی قابلِ اعتراض مواد پایا جاتا ہے تو اداروں کے سربراہان کو تفصیلی رپورٹ فراہم کرنے کو کہا گیا ہے جس میں کتاب کا عنوان، مصنف، ناشر، اشاعت کا سال اور دستیاب نسخوں کی تعداد شامل ہو۔ اس کے بعد یہ معلومات سات دنوں کے اندر بالاتر حکام کو جائزے کیلئے جمع کرانی ہوگی۔ چیف ایجوکیشن افسروں کو بھی اس کی تعمیل کی نگرانی اور ۱۹ر جولائی تک ڈائریکٹر آف اسکول ایجوکیشن کو رپورٹیں جمع کرانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ یہ ہدایت نامہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے سرکاری اسکولوں کی جانب سے بعض کتابوں کی خریداری کے خلاف احتجاج اور ریاست کی نیشنل کانفرنس حکومت پر ”تعلیمی جہاد“ کو فروغ دینے کا الزام عائد کرنے کے چند روز بعد سامنے آیا۔ یہ احتجاج اسکول کی لائبریریوں سے دو کتابیں واپس لینے اور آٹھ افسران کی معطلی اور ایک عارضی ملازم کی برطرفی کے بعد ہوا، جس کی وجہ کتابوں میں شامل علاحدگی پسندانہ مواد“ قرار دیا گیا۔ واپس لی گئی کتابوں میں ہلال احمد اور سنتوش بینا کی ”پرسنالٹیز اینڈ لیجنڈز آف جے اینڈ کے“ اور ڈاکٹر سشنت گیری کی ”گریٹ پرسنالٹیز آف جموں اینڈ کشمیر“

ہندوستان میں خشک سالی کا بحران، گرم ہوتی آب و ہوا

ماحولیاتی پائیداری کیلئے تنازع نہیں بلکہ بقائے باہمی اور ہم آہنگی ہمارا بنیادی منتر ہونا چاہیے

کوئمبٹور: ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کے مرکزی وزیر جناب بھوپیندر یادو نے آج کوئمبٹور میں انسانی جنگلی حیات سے متعلق تنازع سے متعلق سینٹر آف ایکسیلنس کا افتتاح کیا۔ افتتاحی تقریب کے بعد انسانی جنگلی حیات تنازع کے موضوع پر ایک قومی ورکشاپ کا انعقاد بھی کیا گیا، جس میں ملک بھر سے سینئر پالیسی ساز، جنگلاتی انتظامیہ کے افسران، سائنس دان، محققین، ٹیکنالوجی کے ماہرین اور جنگلی حیات کے تحفظ سے وابستہ ماہرین نے شرکت کی۔ ورکشاپ میں انسانی جنگلی حیات تنازعات کے مؤثر تدارک کے لیے قابلِ عمل حکمتِ عملیوں پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ اس موقع پر ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کے مرکزی وزیرِ مملکت جناب کیرتی وردھن سنگھ بھی موجود تھے اور انہوں نے تقریب کی رونق میں اضافہ کیا۔ اس موقع پر کلیدی خطاب کرتے ہوئے بھوپیندر یادو نے کہا کہ قدرتی مساکن کے بکھراؤ، زمین کے استعمال کے بدلتے ہوئے رجحانات اور انسانی سرگرمیوں کے پھیلاؤ کے باعث انسانوں اور جنگلی حیات کے درمیان بڑھتے ہوئے رابطوں نے انسانی جنگلی حیات تنازع کو بھارت میں تحفظِ ماحول اور ترقی سے متعلق اہم ترین چیلنجز میں شامل کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا نقطۂ نظر مسائل پر نہیں بلکہ ان کے حل پر مرکوز ہونا چاہیے اور اس مقصد کیلئے جدید ٹیکنالوجی سے حاصل ہونے والی پیش رفت سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیے۔ بھوپیندر یادو نے بتایا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی جانب سے نیشنل بورڈ فار وائلڈ لائف کے ساتویں اجلاس میں کیے گئے اعلان کے مطابق قائم کیا گیا یہ نیا سینٹر آف ایکسیلنس انسانی جنگلی حیات تنازع کے سائنسی اور شواہد پر مبنی مؤثر انتظام کو فروغ دینے کیلئے قومی سطح پر تحقیق، اختراع، پالیسی معاونت، استعداد سازی اور بہترین عملی تجربات کے فروغ و اشاعت کا مرکزی ادارہ ہوگا۔ مرکزی وزیر نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ ادارہ ٹائیگر ریزروز سے باہر پائے جانے والے شیروں، تیندوؤں اور ہاتھیوں کے انسانوں کے ساتھ پیدا ہونے والے تنازعات کے مؤثر انتظام کے لیے ایک جامع پالیسی وضع کرنے پر خصوصی توجہ دے۔ انہوں نے کہا کہ شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں مشن موڈ کے تحت وسیع پیمانے پر عوامی آگاہی مہم چلانے کی ضرورت ہے تاکہ لوگوں کو انسانی جنگلی حیات کے آمنا سامنا کی صورت میں مناسب طرزِ عمل سے آگاہ کیا جا سکے۔ ان کے مطابق، انسانی جنگلی حیات تنازع سے نمٹنے کے لیے ایسی حکمتِ عملی اختیار کی جانی چاہیے جس میں ہر علاقے اور ہر جنگلاتی انواع کی مخصوص ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اقدامات کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سے معاشرے میں پھیلنے والی بے چینی اور خوف و ہراس میں نمایاں کمی آئے گی۔ بھوپیندر یادو نے ملک بھر کے جنگلات پر بھی زور دیا کہ وہ انسانی آبادیوں، املاک اور زرعی فصلوں کو جنگلی حیات سے پہنچنے والے نقصانات اور تنازعات کی روک تھام کیلئے پیشگی اور مؤثر اقدامات کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس مقصد کے لیے متعلقہ مقامی برادریوں کے ساتھ قریبی اشتراک اور مختلف شراکت داروں سے مشاورت کے ذریعے مربوط انداز میں مسائل کا حل تلاش کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ جنگلی حیات کے تحفظ میں جدید ترین ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے اختراعی اور کامیاب عملی طریقۂ کار وضع کیے جائیں اور انہیں وسیع پیمانے پر عملی سطح پر نافذ کیا جائے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbaiRaabta@gmail.com

انگلینڈ کے خلاف ٹی ۲۰ سیریز میں شکست کے ۳ سب سے بڑے ذمہ دار

نائب کپتان بری طرح ناکام، انگلینڈ نے ٹی - ۲۰ سیریز میں ہندوستانی ٹیم پر ۳-۰ کی ناقابل تسخیر سبقت بنالی ہے۔ یہاں آپ کو بتاتے ہیں کہ کن تین کھلاڑیوں کو ہندوستان کی شکست کا سب سے بڑا گنہگار مانا جاسکتا ہے

2028 ٹی 20 ورلڈ کپ کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہندوستانی ٹیم مینجمنٹ نے نئی ٹیم تیار کرنے اور نوجوان کھلاڑیوں پر داؤ لگانے کی حکمت عملی اپنائی، لیکن ابتدائی نتائج توقعات کے بالکل برعکس سامنے آئے ہیں۔ سوریہ کمار یادو کی جگہ شریس ایئر کو کپتانی سونپنا اور مسلسل نئے کھلاڑیوں پر تجربات کرنا ٹیم کے لیے فائدہ مند ثابت نہیں ہوا۔ بھارت پہلے آئرلینڈ کے خلاف ٹی 20 سیریز 0-2 سے ہارا اور اب انگلینڈ کے خلاف بھی چار میچوں کے بعد 0-4 سے پیچھے ہے۔ انگلینڈ نے سیریز میں ناقابل شکست برتری حاصل کر لی ہے۔ اس پوری سیریز میں ہندوستانی بلے بازی سب سے بڑی کمزوری بن کر سامنے آئی ہے۔ اگرچہ گیند باز بھی توقعات کے مطابق کارکردگی نہیں دکھا سکے، لیکن سب سے زیادہ تنقید بلے بازوں پر ہورہی ہے۔ کئی بلے باز بڑی اننگز کھیلنے میں ناکام رہے اور ٹیم مسلسل دباؤ میں دکھائی دی۔ ان میں تین کھلاڑیوں کی کارکردگی سب سے زیادہ مایوس کن رہی۔ ٹی 20 کرکٹ میں نمبر تین کا بلے باز نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگر اوپننگ بلے باز جلد آؤٹ ہوجائیں تو یہی کھلاڑی اننگز کو سنبھالتا ہے۔ لیکن انگلینڈ کے خلاف ایشان کشن اس ذمہ داری کو نہیں نبھا سکے۔ پہلے میچ میں وہ کھاتہ بھی نہیں کھول پائے، دوسرے میچ میں 49 رن ضرور بنائے، لیکن اس کے بعد ان کی کارکردگی مسلسل خراب رہی۔ چار اننگز میں انہوں نے صرف 66 رن بنائے، جو ان کی صلاحیت کے مطابق کافی نہیں ہیں۔ ابھیشیک شرما کے علاوہ بھارت کی جانب سے دوسرا اسلامی بلے باز پوری سیریز میں کمزور ثابت ہوا۔ پہلے ٹی 20 میں سنجو سیمسن کو موقع ملا، لیکن وہ صرف ایک رن بنا کر آؤٹ ہوگئے۔ اس کے بعد دوسرے، تیسرے اور چوتھے میچ میں 15 سالہ ویبھو سوریہ ونشی کو موقع دیا گیا۔ آئی پی ایل میں شاندار کارکردگی کے بعد ان سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں، لیکن بین الاقوامی کرکٹ میں وہ اب تک اپنی چھاپ چھوڑنے میں ناکام رہے ہیں۔ تین اننگز میں ان کے بلے سے صرف 42 رنز نکلے، جس کی وجہ سے بھارتی ٹیم کو مضبوط آغاز نہیں مل سکا۔ ٹی 20 ٹیم کے نائب کپتان تلک ورما سے مڈل آرڈر میں بڑی اننگز کی توقع تھی، لیکن وہ بھی مسلسل جدوجہد کرتے نظر آئے۔ انگلینڈ کے خلاف چار اننگز میں ان کا سب سے بڑا اسکور صرف 24 رنز رہا۔ پوری سیریز میں انہوں نے 17 کی اوسط سے صرف 51 رنز بنائے۔

مڈل آرڈر میں ان کی ناکامی کا اثر پوری بھارتی بلے بازی پر صاف نظر آیا اور ٹیم کسی بھی میچ میں بڑا اسکور کھڑا کرنے میں کامیاب نہ ہوسکی۔ بھارتی ٹیم مینجمنٹ نے مستقبل کو سامنے رکھتے ہوئے نوجوان کھلاڑیوں پر بھروسہ ضرور کیا ہے، لیکن انگلینڈ کے خلاف مسلسل شکست نے اس حکمت عملی پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہوگا کہ باقی میچوں میں بھارت واپسی کر پاتا ہے یا نہیں اور آنے والے بڑے ٹورنامنٹس سے پہلے ٹیم مینجمنٹ اپنی حکمت عملی میں کیا تبدیلیاں کرتی ہے۔ شریاس ایئر نے 49 گیندوں پر 80 رنز کی ناقابلِ شکست اننگز کھیلی، جس میں 4 چوکے اور 5 چھکے شامل تھے۔ ان کی عمدہ بیٹنگ کی بدولت بھارت نے مقررہ 20 اوورز میں 7 وکٹوں کے نقصان پر 158 رنز بنائے۔ انگلینڈ کی جانب سے جوفرا آرچر اور جوش ٹنگ نے دو، دو وکٹیں حاصل کیں، جبکہ ول جیکس اور عادل رشید کے حصے میں ایک، ایک وکٹ آئی۔ ہدف کے تعاقب میں انگلینڈ کو ابتدا میں جوس بٹلر کی وکٹ کا نقصان اٹھانا پڑا، جو صرف 8 رنز بنا کر ارشدیپ سنگھ کا شکار بنے۔ اس کے بعد ہیری بروک اور فلپ سالٹ نے بھارتی بولنگ پر مکمل غلبہ حاصل کرتے ہوئے دوسری وکٹ کے لیے 68 گیندوں پر ناقابلِ شکست 146 رنز کی شاندار شراکت قائم کی۔ اب دونوں ٹیموں کے درمیان سیریز کا پانچواں اور آخری میچ 11 جولائی کو ساؤتھمپٹن میں کھیلا جائے گا، تاہم انگلینڈ پہلے ہی سیریز اپنے نام کرچکا ہے۔

بی سی سی آئی کا بڑا اعلان

ہندوستان بنام نیپال ٹی ۲۰ سیریز کا شیڈول جاری

ہندوستانی ٹیم اسی سال دسمبر میں نیپال کا دورہ کرے گی۔ دونوں ٹیموں کے درمیان تین ٹی-20 میچوں کی سیریز

کھیلی جائے گی۔ کرکٹ ایسوی ایشن آف نیپال (سی اے این) کے پریسیڈنٹ چتر بہادر چند، سی اے این کے سکریٹری پارس کھڑکا اور بی سی سی آئی سکریٹری دیوجیت سیکیا کے درمیان میٹنگ کے بعد دوطرفہ سیریز پر فیصلہ لیا گیا۔ ہندوستانی ٹیم اسی سال دسمبر میں نیپال کا دورہ کرے گی۔ جمعہ کے روز کرکٹ ایسوی ایشن آف نیپال (سی اے این) نے اسٹیٹمنٹ جاری کرکے بتایا کہ 'انڈیا اے' اسی سال دسمبر میں 3 میچوں کی ٹی-20 سیریز کے لئے نیپال ٹور پر آئے گی۔ سی اے این نے آئندہ سیریز کا شیڈول بھی جاری کردیا ہے، جو 9 دسمبر-13 دسمبر تک کھیلی جائے گی۔ کرکٹ ایسوی ایشن آف نیپال (سی اے این) کے پریسیڈنٹ چتر بہادر چند، سی اے این کے سکریٹری پارس کھڑکا اور بی سی سی آئی سکریٹری دیوجیت سیکیا کے درمیان میٹنگ کے بعد دوطرفہ سیریز پر فیصلہ لیا گیا۔ دونوں ٹیموں کے درمیان تین ٹی-20 میچ کھیلے جائیں گے، جن کی میزبانی کیرتی پور واقع تری بھون یونیورسٹی واقع ٹی وی انٹرنیشنل کرکٹ گراونڈ کرے گا۔ پہلا ٹی-20 میچ 9 دسمبر کو کھیلا جائے گا۔ دوسرا میچ 11 دسمبر کو کھیلا جائے گا جبکہ 13 دسمبر کو ہندوستان اے اور نیپال کی ٹیم کے درمیان تیسرا ٹی-20 میچ کھیلا جائے گا۔ نیپال کے لئے یہ بہت بڑا موقع ہوگا، کیونکہ انڈیا اے میں آئی پی ایل کے بڑے ستارے اور ہندوستان کی سینئر کرکٹ ٹیم کا حصہ رہ چکے کچھ کھلاڑی بھی شامل ہیں۔ نیپال کرکٹ ٹیم نے گزشتہ کچھ سالوں میں شاندار کھیل دکھایا ہے۔ نیپال گزشتہ دونوں ٹی-20 ورلڈ کپ میں کوالیفائی کرکے آئی تھی۔ سال 2024 کے ورلڈ کپ میں نیپال کی ٹیم ایک بھی جیت درج نہیں کرپائی تھی، لیکن 2026 کے ورلڈ کپ میں اس نے اپنی کارکردگی میں سدھار لاتے ہوئے اسکاٹ لینڈ کو دھوڑ الا تھا۔ ورلڈ کپ میں نیپال نے انگلینڈ کو بھی تقریباً ہرا ہی دیا تھا، لیکن آخر میں اسے 4 رنوں کی قریبی ہار جھیلنی پڑی تھی۔

مارٹا کوستیوک نے ومبلڈن ٹینس ٹورنامنٹ میں پہلی بار سیمی فائنل میں بنائی جگہ

کوستیوک نے جیسمین پاؤلینی کو سیدھے سیٹوں میں شکست دے کر آخری چار میں جگہ بنائی

لندن: کوستیوک نے جیسمین پاؤلینی کو سیدھے سیٹوں میں شکست دے کر آخری چار میں جگہ بنائی جبکہ نوسکووا نے ایلیز مرٹینس کو ہرا کر پہلی بار گرینڈ سلیم سیمی فائنل تک رسائی حاصل کی ہے۔ یوکرین کی مارٹا کوستیوک نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پہلی بار ومبلڈن کے سیمی فائنل میں جگہ بنالی۔ انہوں نے سینٹر کورٹ پر کھیلے گئے کوارٹر فائنل میں اٹلی کی گزشتہ سال کی رنر اپ جیسمین پاؤلینی کو 3-6، 2-6 سے شکست دے کر مسلسل دوسرے گرینڈ سلیم کے سیمی فائنل میں رسائی حاصل کی۔ بارہویں سیڈ یافتہ کوستیوک نے صرف ایک گھنٹہ نومنٹ میں مقابلہ اپنے نام کیا۔ سینٹر کورٹ پر پہلی مرتبہ کھیلتے ہوئے انہوں نے جارحانہ انداز اپنایا اور 19 شاندار ونرز اسکور کیے، جن میں کئی بہترین ریٹرن ونرز بھی شامل تھے۔ پاؤلینی ابتدا ہی سے دباؤ کا شکار رہیں اور پہلے سیٹ میں 15 غیر ضروری غلطیاں (ان فورسڈ ایررز) کر بیٹھیں، جس کا کوستیوک نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ میچ کا فیصلہ کن لمحہ پہلے سیٹ کے پانچویں گیم میں آیا، جب یوکرینی کھلاڑی نے کمزور دوسری سروس پر زبردست فورہینڈ ریٹرن ونر کھیل کر اہم بریک حاصل کیا۔ اس کے بعد انہوں نے پورے اعتماد کے ساتھ کھیلتے ہوئے حریف کو واپسی کا کوئی موقع نہیں دیا۔ ایک اور کوارٹر فائنل میں جمہوریہ چیک کی نویں سیڈ یافتہ لنڈا نوسکووا نے بیلجیم کی ایلیز مرٹینس کو 3-6، 5-7 سے شکست دے کر اپنے کیریئر کے پہلے گرینڈ سلیم سیمی فائنل میں رسائی حاصل کرلی۔ آل انگلینڈ لان ٹینس کلب کے کورٹ نمبر ایک پر کھیلے گئے مقابلے میں صرف 21 سالہ نوسکووا نے غیر معمولی پختگی کا مظاہرہ کیا اور دونوں سیٹوں میں ایک ایک مرتبہ مرٹینس کی سروس بریک کر کے کامیابی حاصل کی۔ گزشتہ برس نوسکووا ومبلڈن کے چوتھے راؤنڈ تک پہنچی تھیں، جبکہ اب وہ 2018 کے بعد آل انگلینڈ کلب میں سیمی فائنل تک رسائی حاصل کرنے والی کم عمر ترین کھلاڑی بن گئی ہیں۔ اب ومبلڈن 2026 کے خواتین کے سیمی فائنل میں مارٹا کوستیوک اور لنڈا نوسکووا کے درمیان مقابلہ ہوگا۔ دونوں کھلاڑی اپنے کیریئر کے پہلے گرینڈ سلیم فائنل میں جگہ بنانے کے لیے مدِ مقابل ہوں گی۔ مارٹا کوستیوک نے اس سیزن میں رولانڈ گیروس اور ومبلڈن، دونوں گرینڈ سلیم ٹورنامنٹس کے سیمی فائنل میں جگہ بنا کر خود کو 2026 کی بہترین کھلاڑیوں میں شامل کرلیا ہے، جبکہ نوسکووا ابھی پہلی بار گرینڈ سلیم کے آخری چار میں پہنچ کر اپنی صلاحیتوں کا بھرپور اظہار کر چکی ہیں۔ بدھ، 8 جولائی 2026 کو کھیلے گئے ویمنز سنگلز کے کوارٹر فائنل میں بارہویں سیڈ یافتہ مارٹا کوستیوک نے اٹلی کی گزشتہ سال کی رنر اپ جیسمین پاؤلینی کو سیدھے سیٹوں میں 3-6 اور 2-6 سے شکست دی۔ یہ مقابلہ صرف 1 گھنٹہ 9 منٹ تک جاری رہا جس میں کوستیوک نے بہترین جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔

چنئی بی بی ایل ۲۷-۲۰۲۶ سیزن کے پہلے میچ کی میزبانی کرے گا

چنئی کا ایم اے چدمبرم اسٹیڈیم بگ بیش لیگ (بی بی ایل) ۲۷-۲۰۲۶ء سیزن کے افتتاحی میچ کی میزبانی کرے گا

چنئی کا ایم اے چدمبرم اسٹیڈیم بگ بیش لیگ (بی بی ایل) ۲۷-۲۰۲۶ء سیزن کے افتتاحی میچ کی میزبانی کرے گا۔ سیزن کا آغاز ۱۲ر دسمبر کو میلبورن رینیگیڈز اور دفاعی چیمپئن پرتھ اسکارچرز کے درمیان مقابلے سے ہوگا۔ چنئی کا ایم اے چدمبرم اسٹیڈیم بگ بیش لیگ (بی بی ایل) ۲۷-۲۰۲۶ء سیزن کے افتتاحی میچ کی میزبانی کرے گا۔ سیزن کا آغاز ۱۲ر دسمبر کو میلبورن رینیگیڈز اور دفاعی چیمپئن پرتھ اسکارچرز کے درمیان مقابلے سے ہوگا۔ کرکٹ آسٹریلیا کو امید ہے کہ یہ اقدام مستقبل میں انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) کے کسی میچ کی آسٹریلیا میں میزبانی کی راہ ہموار کرسکتا ہے، بشرطیکہ ہندوستانی کرکٹ کنٹرول بورڈ مستقبل میں آئی پی ایل کے کسی میچ کو بیرونِ ملک منعقد کرنے کا فیصلہ کرے۔ آئی پی ایل میں چنئی سپر کنگز کے ہوم گراؤنڈ ایم اے چدمبرم اسٹیڈیم میں یہ میچ مقامی وقت کے مطابق دوپہر ۲ر بجکر ۴۰ر منٹ اور آسٹریلوی وقت کے مطابق رات ۸ر بجکر ۱۰ر منٹ پر شروع ہوگا۔ اس کا شیڈول اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ یہ پرتھ میں نیوزی لینڈ کے خلاف پہلے ٹیسٹ کے چوتھے دن کے کھیل کے فوراً بعد شروع ہو، تاہم اگر ٹیسٹ میچ اس وقت بھی جاری رہا تو دونوں مقابلوں کے اوقات ایک دوسرے سے متصادم ہو سکتے ہیں۔ یہ میچ میلبورن رینیگیڈز کا ہوم میچ تصور کیا جائے گا۔ اس کا باضابطہ اعلان جمعہ کو میلبورن کرکٹ گراؤنڈ میں منعقدہ ایک تقریب کے دوران کیا گیا، جس میں آسٹریلیا کے وزیر اعظم انتھونی البانیز اور ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی نے شرکت کی۔ اس میچ کے انعقاد میں دونوں حکومتوں نے اہم کردار ادا کیا ہے جبکہ اسے "سینٹر آف آسٹریلیا۔ انڈیا ریلیشنز" کی جانب سے جزوی مالی معاونت بھی فراہم کی گئی ہے۔ یہ مقابلہ دونوں ممالک کے تعلقات کو فروغ دینے کیلئے ہفتہ بھر جاری رہنے والی سرگرمیوں کا حصہ ہوگا۔ کرکٹ آسٹریلیا بھی اس ایونٹ کے لیے مالی تعاون فراہم کرے گا اور اس سے متعلق تجارتی مواقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا۔ بی بی ایل کے ایگزیکیٹو جنرل منیجر ایلسٹیر ڈوبسن نے کہا "ریاستی حکومت، میزبان مقام اور ہمارے بعض کلبوں کی سطح پر وقتاً فوقتاً اس بات میں دلچسپی ظاہر کی جاتی رہی ہے کہ اگر آئی پی ایل کا کوئی میچ یہاں منعقد ہوتو وہ کیسا ہوگا۔ آئی پی ایل اپنی نوعیت میں ایک منفرد ٹورنامنٹ ہے اور اس سے دونوں ممالک کے درمیان کھیلوں کے تعلقات کو مزید تقویت ملے گی۔ ہم نے پہلے ہی میلبورن میں این ایف ایل میچ کے حوالے سے شائقین کا غیر معمولی جوش دیکھا ہے۔ ضروری نہیں کہ یہ مستقبل کا منصوبہ اسی ایونٹ سے وابستہ ہو، لیکن جب مناسب وقت آئے گا تو اس بارے میں سنجیدہ بات چیت ضرور ہوگی۔

ہندوستان اور انگلینڈ کی ٹیمیں تاریخی ٹیسٹ میچ کیلئے آمنے سامنے

۱۴۲ سالہ تاریخ میں لارڈز کے میدان پر پہلی بار خواتین کرکٹ کا ٹیسٹ میچ کھیلا جائے گا

خواتین کرکٹ کی تاریخ کا ایک نیا اور سنہری باب آج یعنی ۱۰ر جولائی سے لندن کے تاریخی میدان لارڈز پر لکھا جائے گا، جہاں ہندوستان اور انگلینڈ کی خواتین کرکٹ ٹیمیں واحد ٹیسٹ میچ میں ایک دوسرے کے سامنے ہوں گی۔ ۱۴۲ر سالہ ٹیسٹ تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے جب لارڈز کے میدان پر خواتین کا کوئی ٹیسٹ میچ کھیلا جارہا ہے۔ اس یادگار مقابلے کے لئے دونوں ٹیمیں بھرپور تیاریاں کرچکی ہیں اور شائقین کرکٹ میں اس میچ کے تعلق سے زبردست جوش و خروش پایا جارہا ہے۔ کرکٹ کا گھر کہے جانے والے لارڈز کرکٹ گراؤنڈ پر یہ میچ خواتین کرکٹ کیلئے بہت بڑا میل کا پتھر ہے۔ ٹھیک ۵۰ر سال قبل (۱۹۷۶ء میں) انگلینڈ کی خواتین ٹیم نے پہلی بار یہاں کوئی محدود اوورز کا میچ کھیلا تھا اور اب آدھی صدی بعد وہ یہاں سفید لباس میں سرخ گیند سے مقابلہ کریں گی۔ ہندوستانی ٹیم کے ہیڈ کوچ امول مجمدار نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اس موقع کو تمام کھلاڑیوں کے لئے خواب کا سچ ہونا قرار دیا ہے۔ اگرچہ دونوں ٹیمیں حالیہ ٹی-۲۰ر ورلڈ کپ کا خطاب جیتنے میں ناکام رہیں لیکن جب بات ٹیسٹ کرکٹ کی ہوتو ہندوستانی ٹیم کا حالیہ ریکارڈ انتہائی شاندار رہا ہے۔ ۱۹۹۵ء سے اب تک انگلینڈ کے خلاف ٹیسٹ میچوں میں ٹیم انڈیا کا پلڑا بھاری رہا ہے۔ تاہم میچ سے ٹھیک پہلے ہندوستانی ٹیم کو ایک بڑا جھٹکا لگا ہے کیونکہ ان کی شاندار اوپنر پرتیکا راول گھٹنے کی انجری کی وجہ سے میچ سے باہر ہوگئی ہیں۔ ان کی جگہ ٹیم میں پریہ پنیا کو شامل کیا گیا ہے۔ ہندوستانی کرکٹ ٹیم کی قیادت تجربہ کار ہرمن پریت کور کر رہی ہیں۔ ٹیم کی بلے بازی لائن اپ کافی مضبوط دکھائی دے رہی ہے جس میں نائب کپتان اسمرتی مندھانا، شیفالی ورما اور جمائمہ روڈریگز جیسی اسٹار کھلاڑی شامل ہیں۔ آل راؤنڈر دیپتی شرما اور اسپن گیند باز اسنیہ رانا لارڈز کی پچ پر اہم کردار ادا کرسکتی ہیں۔ میزبان انگلینڈ کو ہوم کنڈیشنز کا فائدہ حاصل ہوگا۔ ہیتھر نائٹ کی قیادت میں ٹیم کے پاس نیٹ اسکیور برنٹ، ٹیمی بیومونٹ اور ڈینی ویلیئرز جیسی شاندار کھلاڑی موجود ہیں۔ انگلینڈ کی فاسٹ بولنگ لائن اپ اور سوفی ایکلسٹون کی اسپن گیند بازی ہندوستانی بلے بازوں کے لئے بڑا چیلنج ثابت ہوسکتی ہے۔ کھیل کے ماہرین کے مطابق لارڈز کی پچ شروع میں تیز گیند بازوں کو مدد فراہم کرے گی جس کی وجہ سے ٹاس جیتنے والی ٹیم پہلے گیند بازی کرنے کو ترجیح دے سکتی ہے۔

نغمہ نگار سے ناراض ہوکر پیدا ہونے والے خیال کو ہدایتکار نے فلم کا گیت بنادیا

۱۹۷۴ء میں ریلیز ہونے والی فلم ہوس میں انیل دھون، نیتو سنگھ، بندو اور ونود مہرا جیسے نامور فنکاروں نے اداکاری کی تھی، جبکہ ریکھا نے اس فلم میں خصوصی کردار ادا کیا تھا

۱۹۷۴ء میں ریلیز ہونے والی فلم 'ہوس' میں انیل دھون، نیتو سنگھ، بندو اور ونود مہرا جیسے نامور فنکاروں نے اداکاری کی تھی، جبکہ ریکھا نے اس فلم میں خصوصی کردار ادا کیا تھا۔ ۱۹۷۴ء میں ریلیز ہونے والی فلم 'ہوس' میں انیل دھون، نیتو سنگھ، بندو اور ونود مہرا جیسے نامور فنکاروں نے اداکاری کی تھی، جبکہ ریکھا نے اس فلم میں خصوصی کردار ادا کیا تھا۔ اس فلم کی ہدایت کاری معروف فلم ساز ساون کمار ٹاک نے کی تھی، جنہوں نے بعد میں 'ساجن بنا سہاگن'، 'سوتن'، 'صنم بے وفا' اور کئی دوسری کامیاب فلمیں بنائیں۔ اس فلم سے جڑا ایک نہایت دلچسپ واقعہ اس کے سپر ہٹ گیت 'تیری گلیوں میں نہ رکھیں گے قدم' سے متعلق ہے۔ یہ نغمہ کس طرح وجود میں آیا، اس کے پیچھے ایک ایسا قصہ چھپا ہے جسے بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ دراصل اس گیت کو لکھوانے کی کوشش میں ساون کمار ٹاک کو خاصی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ جب معروف نغمہ نگار نے اپنی منہ مانگی فیس طلب کی تو مایوسی کے عالم میں واپس لوٹتے ہوئے ان کے دل میں ایک خیال آیا، اور اسی خیال نے بعد میں اس لازوال گیت کی شکل اختیار کرلی۔ اس زمانے میں ساون کمار ٹاک کی مالی حالت زیادہ مستحکم نہیں تھی۔ ان کی اس سے پہلے ریلیز ہونے والی فلم 'گومتی کے پار' بری طرح ناکام ہوچکی تھی، جس کے باعث وہ مالی مشکلات سے دوچار تھے۔ اس کے باوجود وہ 'ہوس' کے معیار پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اسی مقصد کے تحت وہ فلم کے گیت لکھوانے کے لیے معروف شاعر اور نغمہ نگار مجروح سلطان پوری کے پاس پہنچے۔ دونوں کے درمیان فلم اور اس کے گیتوں کے حوالے سے طویل گفتگو ہوئی۔ یہ ملاقات مجروح سلطان پوری کے گھر پر ہوئی، جہاں دونوں نے فلم پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا اور ساتھ میں عشائیہ بھی کیا۔ بعد ازاں جب بات معاوضے پر آئی تو مجروح سلطان پوری نے واضح طور پر کہا کہ وہ فلم کے گیت لکھنے کے لیے ۲۵ر ہزار روپے فیس لیں گے۔ ساون کمار نے انہیں اپنی مالی مجبوری سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ فلم کا بجٹ محدود ہے، اس لیے وہ فی الحال صرف ایک ہی گیت لکھوانا چاہتے ہیں، لہٰذا اگر ممکن ہوتو فیس میں کچھ کمی کردی جائے۔ لیکن مجروح سلطان پوری اپنے مؤقف پر قائم رہے۔ انہوں نے صاف الفاظ میں کہا کہ فلم میں ایک گیت لکھوایا جائے یا چار، ان کی فیس پوری ہی ادا کرنا ہوگی۔ یہ سن کر ساون کمار شدید مایوس ہوگئے اور خاموشی سے وہاں سے واپس روانہ ہو گئے۔ راستے بھر ان کے ذہن میں ایک ہی خیال گردش کرتا رہا کہ "اب ان کی گلیوں میں قدم نہیں رکھوں گا۔" یہی خیال آگے چل کر مشہور گیت "تیری گلیوں میں نہ رکھیں گے قدم" کی بنیادی سطر بن گیا۔ اس واقعے کے بعد ساون کمار نے خود ہی فلم کے گیت لکھنے کا فیصلہ کیا اور موسیقار اُوشا کھنہ کے ساتھ مل کر فلم کی موسیقی تیار کی۔

کشمیر میرا ننھیال ہے: ہما قریشی کا وادی میں فلم کی شوٹنگ کے لیے دوبارہ آنے کا وعدہ

بالی ووڈ کی معروف اور خوبرو اداکارہ ہما قریشی نے جمعرات کے روز وادیٔ کشمیر کے ساتھ اپنے گہرے جذباتی اور خاندانی رشتے کا ایک بار پھر کھل کر اظہار کیا ہے

سرینگر: بالی ووڈ کی معروف اور خوبرو اداکارہ ہما قریشی نے جمعرات کے روز وادیٔ کشمیر کے ساتھ اپنے گہرے جذباتی اور خاندانی رشتے کا ایک بار پھر کھل کر اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کشمیر کو اپنا ننھیال (مادری گھر) قرار دیتے ہوئے یہ پختہ وعدہ کیا کہ وہ مستقبل قریب میں ایک مکمل فلم کی شوٹنگ کے لیے یہاں دوبارہ تشریف لائیں گی۔ ہما قریشی ان دنوں اپنی حال ہی میں ریلیز ہونے والی فلم 'بے بی دو ڈائی دو' (Baby Do Die Do) کی تشہیر کے سلسلے میں سرینگر کے دورے پر ہیں۔ اس موقع پر انہوں نے کشمیری شائقین سینما کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا جنہوں نے ان کی فلم کو بے پناہ محبت اور پذیرائی سے نوازا۔ اداکارہ کا کہنا تھا کہ وادی میں انہیں جو پیار اور عزت ملتی ہے، وہ ہمیشہ ان کے دل کو چھو لیتی ہے اور انتہائی ذاتی محسوس ہوتی ہے۔ ان کا یہ دورہ بالی ووڈ اور کشمیر کے درمیان بڑھتے ہوئے اس دیرینہ تعلق کو بھی ظاہر کرتا ہے جس کے تحت اب وادی نہ صرف فلموں کی شوٹنگ کا ایک بہترین مرکز بن رہی ہے بلکہ ایک متحرک اور بڑی سینما مارکیٹ کے طور پر بھی ابھر رہی ہے۔ اس پروقار دورے کے دوران ہما قریشی کے ہمراہ ان کے بھائی اور فلم کے شریک پروڈیوسر ثاقب سلیم، فلم کے ہدایت کار نچکیت سامنت اور کاسٹ کے دیگر اراکین بھی موجود تھے۔ سرینگر کے مشہور 'آئی نوکس' (INOX) ملٹی پلیکس میں ان تمام فنکاروں نے اپنے مداحوں کے ساتھ تفصیلی ملاقات اور گفتگو کی۔ فلمی ستاروں کی ایک جھلک دیکھنے اور ان سے بات چیت کرنے کے لیے مقامی لوگوں اور فلم بینوں کی ایک بہت بڑی تعداد ملٹی پلیکس میں جمع ہوگئی تھی، جس سے وہاں کا ماحول خوشگوار اور جشن جیسا بن گیا۔ میڈیا کے نمائندوں اور نامہ نگاروں سے بات چیت کرتے ہوئے ہما قریشی نے جذباتی انداز میں کہا: "ہم خاص طور پر کشمیر صرف اس لیے آئے ہیں تاکہ یہاں کے لوگوں کا ذاتی طور پر شکریہ ادا کرسکیں، کیونکہ ہماری فلم کو اس وادی میں بے انتہا محبت اور داد مل رہی ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ وادی کا ہر دورہ انہیں ان کی مادری جڑوں اور خاندان کی یاد دلاتا ہے۔ اپنے خاندانی پس منظر کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا: "میری والدہ کا تعلق کشمیر سے ہے، اس لیے یہ خوبصورت وادی میرا ننھیال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی ہم یہاں قدم رکھتے ہیں، یہاں کے لوگ ہمیں بے پناہ خلوص، اپنائیت اور محبت کی دعاؤں سے نوازتے ہیں۔ یہاں آکر مجھے کبھی یہ احساس نہیں ہوتا کہ میں اپنے گھر سے دور ہوں۔" بات چیت کے دوران اداکارہ نے ایک ایسا اعلان اور وعدہ کیا جس نے وہاں موجود تمام کشمیری مداحوں کو خوشی سے جھومنے پر مجبور کردیا۔ ہما قریشی نے عزم ظاہر کرتے ہوئے کہا: "آج ہماری فلم کشمیر کے سینما گھروں کی زینت بنی ہوئی ہے اور لوگ اسے دیکھ رہے ہیں، لیکن میں آپ سب سے یہ وعدہ کرتی ہوں کہ میں بہت جلد یہاں ایک فلم کی شوٹنگ بھی کروں گی۔" انہوں نے گزشتہ سال کے اپنے خوشگوار تجربات کو یاد کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے اپنی مشہور ویب سیریز 'مہارانی' کے چوتھے سیزن (Maharani Season 4) کے کچھ اہم حصوں کی شوٹنگ مشہور زمانہ جھیل ڈل کے عین وسط میں واقع تاریخی مقام 'چار چنار' پر کی تھی، اور وہ تجربہ ان کے لیے ناقابلِ فراموش تھا۔ ہما قریشی کے بھائی اور اداکار ثاقب سلیم نے بھی اپنی بہن کے اس وعدے کی پرزور تائید کی۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دونوں بہن بھائی مستقبل میں ایک ایسے بڑے فلمی پروجیکٹ کے ساتھ کشمیر واپس آنے کا پکا ارادہ رکھتے ہیں جس کی مکمل کہانی اور شوٹنگ اسی وادی میں انجام دی جائے گی اور اسے یہیں ریلیز بھی کیا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ کشمیر کے نوجوانوں میں ٹیلنٹ کی کوئی کمی نہیں ہے اور یہاں کی خوبصورتی فلم کے کینوس کو چار چاند لگا دیتی ہے۔ اداکاروں کا یہ دورہ ایک ایسے اہم وقت پر ہوا ہے جب جموں وکشمیر میں سینما کلچر اور فلمی رونقیں ایک طویل عرصے کے بعد دوبارہ انگڑائی لے رہی ہیں۔ وادی میں قائم ہونے والے نئے ملٹی پلیکسز میں فلمیں دیکھنے کے لیے شائقین کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے۔ بالی ووڈ کے فلم ساز اور پروڈیوسرز بھی اب پرانے وقتوں کی طرح ایک بار پھر کشمیر کی حسین وادیوں، برف پوش پہاڑوں اور خوبصورت جھیلوں کو اپنی فلموں کے لیے اولین ترجیح دینے لگے ہیں۔ مقامی حکومت کی جانب سے بنیادی ڈھانچے میں کی جانے والی نمایاں بہتری، نئی اور پرکشش 'جے کے فلم پالیسی' کے تحت ملنے والی مراعات اور سینما ہالز کے دوبارہ کھلنے سے خطے میں 'فلم ٹورازم' (فلمی سیاحت) کو ایک نئی اور زبردست قوت ملی ہے۔ واضح رہے کہ نچکیت سامنت کی ہدایت کاری میں بننے والی فلم 'بے بی دو ڈائی دو' ایک سسپنس اور کرائم تھرلر فلم ہے، جس میں ہما قریشی نے مرکزی اور انتہائی جاندار کردار ادا کیا ہے۔ اس فلم میں ان کے ساتھ سکندر کھیر، چنکی پانڈے اور سیما پاہوا جیسے منجھے ہوئے فنکار بھی اپنی اداکاری کے جوہر دکھا رہے ہیں۔ یہ فلم رواں ماہ 3 جولائی کو ملک بھر کے سینما گھروں میں ریلیز کی گئی تھی اور اس وقت جموں وکشمیر سمیت پورے ملک میں کامیابی کے ساتھ دکھائی جارہی ہے، جہاں اسے دیکھنے کے لیے لوگوں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔